حسام الحرمین
کا تحقیقی جائزہ

حسام الحرمین

کی

متکلم اسلام

مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب — حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ
بار اشاعت — اول
تاریخ طبع — اکتوبر 2012
تعداد — 1100
مطبع — دار الایمان پرنٹرز
باہتمام — احناف میڈیا سروس
ویب سائٹ — www.ahnafmedia.com

ملنے کے پتے

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
0321-6353540
دار الایمان فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
0321-4602218

فہرست

مقدمہ 7

فرقہ واریت ختم ہو سکتی ہے؟ 8

اتحاد ملت کے چار نکات! 23

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ پر بریلوی فتاوے جات: 24

شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور بریلویت 29

آگے آیئے دیکھیے: 30

اختلاف ختم کرنے کا ایک اور بریلوی نسخہ 34

ایک اور اصول سے: 36

سچی محبت کیا ہے؟ 37

ایک اور اصول: 38

باب اول

حسام الحرمین کا اجمالی جائزہ 40

آخری بات: 55

اپنے مناظرین وعلماء کی خدمت میں گزارش 88

حسام الحرمین پر مناظرہ کرنے کی ترتیب وشرائط 93

اکابر اربعہ کا مقام بریلوی کتب سے: 93

اعلیٰ حضرت کے جھوٹ 106

باب دوم

حسام الحرمین کا تفصیلی جائزہ 113

الزام بر حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی: 114

اعتراض نمبر 1: 115

اعتراض نمبر2: 119

اعتراض نمبر3: 121

اعتراض نمبر4: 121

اعتراض نمبر5:... 122
اعتراض نمبر6:... 129
اعتراض نمبر 7:... 132
اعتراض نمبر8:... 132
اعتراض نمبر9:... 136
اعتراض نمبر10: 137
اعتراض نمبر11: 139
حضرت کی عبارات کو سمجھنے سے پہلے تھوڑی سی تمہید:........................ 140

حجۃ الاسلام کی برأت بریلویوں کے قلم سے 148

خیانات احمد رضا... 154

خیانت نمبر1: 154
خیانت نمبر2:... 156
خیانت نمبر3: 156
خیانت نمبر4:... 159
خیانت نمبر 5:... 159
خیانت نمبر6:... 160
کئی خیانات:... 160
بریلویوں سے دو سوال: 161

سید تبسم بخاری اور دیگر بریلویت اپنوں کی زد میں : 163

علماء مکہ شریف 166

علماء مدینہ شریف 166

علماء مصر وازہر 167

الزام بر قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی: 170

مسئلہ عموم قدرت باری اور اہل السنۃ دیوبند 173

شرح مسلم کی تصدیق کرنے والے بریلوی علماء 175

الزام بر فخر المحدثین مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ: 176

الزام بر حکیم الامت مجدد ملت الشاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ: . 188

ایک اور مثال:.. 196

ایک اور طرز سے : 198

ایک اور طرز سے بریلوی عالم کا اعتراض : 200

اب آیئے دوسری طرف: 200

آخری بات:... 203

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

قارئین ذی وقار!

نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلابات کئی خصوصیات کے حامل ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹی ہوئی انسانیت کو ایک جسم کی مانند کر دیا اور رحمت والے جھنڈے کے نیچے سب کو اکٹھا فرما دیا۔ جو لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے وہ ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے لگے قرآن مقدس نے بھی اس بات پر کافی زور دیا ہے کہ اُمت مسلمہ کا اتفاق و اتحاد ہونا چاہیے اور اُمت مسلمہ مل جل کر رہے۔ جیسا کہ قرآن شاہد ہے:

حکم قرآنی اور انقلاب مصطفوی کے ساتھ ساتھ وقت کے حالات بھی یہی چاہتے ہیں کہ اُمت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق ہو، اور یہ اُمت مسلمہ کفر کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے۔

مگر افسوس کہ غیر مسلم لوگوں کے ہاتھوں ایجنٹ بن کر کام کرنے والے کبھی ان باتوں کا خیال کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

ہمیں اس وقت بریلوی حضرات کے متعلق کچھ لکھنا ہے اور ہم نہایت دیانتداری سے چند باتیں عرض کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ اُمت مسلمہ کا اتفاق و اتحاد پھر سے قائم ہو۔ اور ساتھ ساتھ آپ کو یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ کون اس اتحاد و اتفاق کے حق میں نہیں ہے اور ہم کوششیں کریں گے کہ بریلوی حضرات کے گھر سے ہی کچھ عرض کریں۔

اور یہ ثابت کریں گے کہ اتفاق واتحاد میں بڑی رکاوٹ یہ حضرات ہی ہیں اور انسانیت میں پھوٹ ڈالنے والے یہ خود ہی ہیں۔

جیسا کہ ''سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی'' کے ص 8 پر موجود ہے کہ:

مولانا احمد رضا خان صاحب پچاس برس مسلسل اسی جدوجہد میں لگے رہے یہاں تک مستقل دو مکتبہ فکر قائم ہو گئے۔ بریلوی اور دیوبندی۔

تو کیا جو ابتدا ہی میں اُمت مسلمہ کو ان حالات سے دوچار کرنے والے ہوں کیا ان حالات سے نکالنا پسند کریں گے نہیں اور ہر گز نہیں۔ یہ سنی اور بریلوی جھگڑا مولانا احمد رضا خان کی مہربانیوں میں سے ایک مہربانی ہے اور یہی بات ہم آگے جا کر مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی کے قلم سے بھی آپ کو دکھائیں گے کہ فاضل بریلوی کے وجہ سے گھر گھر میں جھگڑا پیدا ہوا، حالانکہ موصوف بھی بریلوی ہیں مگر بات تو سچ ہی کہہ دی۔

القصہ آیئے اور دیکھیے کہ کون اس اتفاق و اتحاد کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔

مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

فرقہ واریت ختم ہو سکتی ہے؟

امابعد فقیر اویسی غفرلہ ان مخلص کلمہ گو حضرات سے اپیل کرتا ہے فقیر کے رسالہ ہذا کو غور سے پڑھنے کے بعد دو گروہوں کو ان مسائل وعقائد پر متفق ہو کر عام پرچار کرنا ہو گا۔ جن پر دونوں گروہوں کے سربراہ متفق ہیں فضلاء دیوبند کے مرکزی پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور موصوف کو بریلوی

بھی اپنا مقتدر بزرگ تسلیم کرتے ہیں کیونکہ بریلویت کی بہت سی مقتدر شخصیات کے بھی پیر و مرشد ہیں اگر ان دو گرہوں میں جو بھی حاجی صاحب کے عقائد و معمولات کے خلاف ہو اسے سمجھ لیں وہی فساد کی جڑ ہے۔

انعام اللہ فی عقائد حاجی امداد اللہ ص4، بتغییریسیر

اور یہی بات اویسی صاحب نے ص7 پر بھی لکھی ہے اور یوں لکھتے ہیں اگر وہ (دیوبندی حاجی صاحب کا فیصلہ) نہ مانیں تو سمجھ لیں کہ یہی فساد کی جڑ اور ملا فی سبیل اللہ فساد۔

معلوم ہو گیا جو حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ نہ مانے بریلویوں کے اصول سے وہی فساد کی جڑ ہے چونکہ پہلے ایمانیات و عقائد کی بات ہوتی ہے اور اویسی صاحب نے بھی پہلے عقائد کی بات کی پہلے ہے اسی کو پہلے دیکھ لیتے ہیں۔

حاجی صاحب فیصلہ ہفت مسئلہ کے آخر میں ص 13 پر یوں ارشاد فرماتے ہیں:

اہل اللہ کی صحبت و خدمت اختیار کریں خصوص عزیزی مولوی رشید احمد صاحب کے وجود بابرکت کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ و نعمت عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض وبرکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری و باطنی کے ہیں ان کی تحقیقات محض للّٰہیت کی راہ سے ہیں ہرگز اس میں شائبہ نفسانیت نہیں یہ وصیت تو مولوی صاحب کے مخالفین کو ہے۔

کلیات امدادیہ ص 86

حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ضیاء القلوب ص72 پر یوں ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مجھ سے عقیدت و محبت رکھے وہ مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور

مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو جو کمالات ظاہری و باطنی کے جامع ہیں۔ میری جگہ بلکہ مجھ سے بھی بلند مرتبہ سمجھے اگرچہ ظاہر میں معاملہ برعکس ہے کہ میں ان کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے کہ ان کے ایسے لوگ اس زمانے میں نہیں پائے جاتے ہیں اور ان کی بابرکت خدمت سے فیض حاصل کرے اور سلوک کے طریقے جو اس کتاب میں ہیں ان کے سامنے حاصل کرے ان شاء اللہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے اور معرفت کی تمام نعمتوں اور اپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند رتبوں تک پہنچائے اور ان کے نور ہدایت سے دُنیا کو روشن کرے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں قیامت تک ان کا فیض جاری رکھے۔

کلیات امدادیہ: ضیاء القلوب ص72، 73

بریلوی حضرات سے ہمارا سوال ہے کہ تم ان فیصلوں کو ماننے کے لیے تیار ہو؟ بریلوی کبھی بھی اس پیالے کو اپنے منہ سے لگانے کے لیے تیار نہیں۔ تو فساد کی جڑ بریلوی ہوئے یا ہم؟.........

بریلوی ملاؤں کی ہٹ دھرمی دیکھیے کہ ایک صاحب جو بریلویت کے بہت بڑے علامہ ہیں حیدر آباد دکن سے اس فیصلہ ہفت مسئلہ کی شرح کرنے اُٹھے جب آخر میں پہنچے جہاں وصیت لکھی تھی تو چپ سادھ لی اور یوں گوہر افشانی کی کہ:

ہاں وصیت کے عنوان سے شاہ صاحب نے جو کچھ تحریر کیا اسے ہم نے قابل توضیح نہ جانا اور اس عبارت کو ہاتھ نہ لگایا کہ فتنہ خوابیدہ بہ۔

فیصلہ ہفت مسئلہ توضیحات و تشریحات ص311

یعنی وصیت کو ہاتھ لگاتے ہیں تو فتنہ جاگ جائے گا اور اسے نہ جگانا بہتر ہے

واہ بریلویوں واہ حاجی صاحب کی وصیت جس میں قطب الارشاد حضرت گنگوہی کی تعریف و توثیق تھی جو ہم نقل کر آئے ہیں اس وصیت کا ہاتھ لگانا فتنہ سمجھتے ہو۔ تو فسادی تم ہی ہوئے نہ کہ ہم:

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

ہو سکتا ہے کہ کسی کے جی میں آئے کہ اکابر دیوبند کو تو سعودیہ کے علماء نے کافر کہا ہے اس کا تفصیلی جواب تو آگے آئے گا۔ اختصار سے ہم کچھ یہاں بھی عرض کر دیتے ہیں کہ ان میں سے کئی حضرات نے اپنے فتاویٰ میں یوں لکھ دیا تھا کہ اگر یہ باتیں واقعی ان حضرات نے کہیں ہیں یا اگر یہ باتیں ان سے ثابت ہو جائیں وغیرہا اس طرح کی باتیں لکھ کر ثابت کر دیا جن کا یوں عقیدہ ہو وہ کافر ہے اور یہ بات تو ہمارے اکابر سے لے کر آج تک ہم کہتے چلے آرہے ہیں کہ یہ ہمارے عقیدے نہ تھے بلکہ ہم پر یہ فاضل بریلوی کے الزامات ہیں۔ اس بات کی وجہ اول یہ ہے کہ فاضل بریلوی کو انصاف کا تقاضا مد نظر رکھنا چاہیے تھا اور ان حضرات کی پوری پوری باتیں نقل کرتے جیسا کہ اپنی باری میں بریلوی حضرات نے یہ بات اپنے مخالفین کو کہہ دی "اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت" ص32 پر لکھا ہے کہ:

" انصاف کا تقاضا تھا کہ ہر عنوان پر وہ مولانا کی پوری عبارت نقل کرتے اور پھر اس پر رائے زنی کرتے۔ سیاق وسباق سے منقطع جملوں کو سامنے رکھ کر انہوں نے اپنے اشہب قلم کی جولانی کا مظاہرہ کیا ہے۔" انتہٰی

یہی بات ہم اہل السنۃ دیوبند بریلوی حضرات کو کہتے ہیں اور دوسری وجہ یہ

ہے کہ اپنی باری میں بریلوی یوں کہتے ہیں کہ عداوت وافتراق بین المسلمین کا ابلیسی پروگرام بناکر ایک فتنہ گر فسادی مولوی نے عربی زبان میں ”البریلویہ“ لکھی ہے جس میں غلط حوالے دے کر عبارتوں کو توڑ موڑ کر اور مفہوم کو مسخ کرکے گم راہی پھیلائی۔

اتحاد بین المسلمین ص 66

ہم بھی یہی کہتے ہیں بریلویوں کے بارے میں جوانہوں نے غیر مقلدین کے عالم احسان الٰہی ظہیر کے متعلق لکھاہے اور تیسری وجہ احمد رضاکے ہمارے خلاف لگائے جانے والے فتوؤں کے الزام محض ہونے کی یہ ہے کہ مولوی عبد الستار خان نیازی لکھتا ہے اگر کسی کتاب میں قابل اعتراض عبارت نظر آجائے تو اس کی مراد متعین کرنے کا حق مصنف کو ہو۔

اتحاد بین المسلمین ص 116

ہمیں اس حق سے بھی بریلویوں نے محروم رکھا جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فتوے محض الزام تھے اور چوتھی وجہ یہ بھی ہے کہ مولوی عبد الستار خان نیازی لکھتے المھند کی اشاعت کے بعد تمام غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں اور موافقت کی راہ کھل جاتی ہے۔

اتحاد بین المسلمین ص 136

یعنی جو فتاوی جات اکابر دیوبند پر لگائے گئے ان کی صفائی المھند میں دیدی گئی اور غلط فہمی لوگوں کی دور ہو گئی تو وہ فتوے الزام ہی تو رہ گئے۔ یہ الگ بات ہے کہ فاضل بریلوی اور ان کے ہم نوا ابھی تک یہی رٹ لگا رہے ہیں کوا سفید ہی ہوتا ہے یا مرغی کی ایک ٹانگ پر اڑے ہوئے ہیں چونکہ جو فتنہ وفساد ڈالنے والا ہوتا ہے وہ ایسے

ہی کیا کرتا ہے کسی کی مانتا ہی نہیں جب مسلک بریلوی کے ذمہ دار آدمی عبد الستار خان نیازی کہہ رہے کہ ہماری غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں تو باقی بریلوی حضرات کو بھی توبہ تائب ہو کر رجوع کر لینا چاہیے تھا مگر جب مقصود ہی امت کو توڑنا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہو پھر اپنی بات پر ہی تو فاضل بریلوی کو جمنا ہو گا تا کہ ڈالر کا حق نمک ادا ہو۔

القصہ یہی بات ہم بھی کہہ دیتے ہیں کہ سعودیہ کے علماء نے تو یہاں تک فتویٰ دیا البریلویہ بعد القادیانیہ یعنی قادیانیوں کے بعد بریلویوں کی باری ہے۔ انہیں بھی ویسے کافر قرار دیا جائے جیسے قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا اور ابو ظہبی کے اخباروں میں بھی خبریں چھپی تھیں کہ بریلوی دین سے خارج ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

دل بہ محبوبِ حجازی بستہ ایم
زیں جہت با یک دِگر پیوستہ ایم

اِتّحاد بین المسلمین

وقت کی اہم ضرورت

○

از

مجاہدِ ملّت مولانا محمد عبد الستّار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ

والضحیٰ پبلی کیشنز
داتا دربار مارکیٹ، لاہور 0300-7259263
0315-4959263

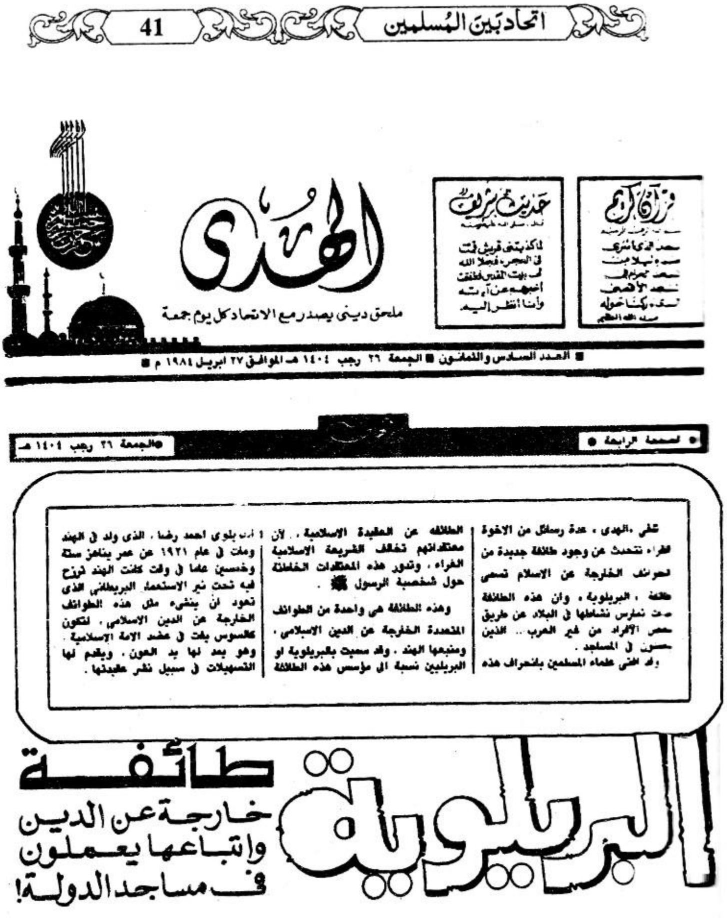

اتحاد بین المسلمین 41

الهدى

ملحق ديني يصدر مع الاتحاد كل يوم جمعة

قرآن كريم

ـحن الذي أسرى ...

صدق الله العظيم

حديث شريف

قال صلى الله عليه وسلم

لما كذبتني قريش قمت في الحجر، فجلا الله لي بيت المقدس فطفقت أخبرهم عن آياته وأنا أنظر إليه.

■ العدد السادس والثمانون ■ الجمعة ٢٦ رجب ١٤٠٤ هـ الموافق ٢٧ ابريل ١٩٨٤ م ■

● الصفحة الرابعة ● ●الجمعة ٢٦ رجب ١٤٠٤ هـ

تلقى «الهدى» عدة رسائل من الاخوة القراء تتحدث عن وجود طائفة جديدة من الطوائف الخارجة عن الاسلام تسمى طائفة «البريلوية» وان هذه الطائفة صارت تمارس نشاطها في البلاد عن طريق بعض الأفراد من غير العرب.. الذين يعملون في المساجد.

وقد افتى علماء المسلمين بانحراف هذه الطائفة عن العقيدة الإسلامية، لأن معتقداتهم تخالف الشريعة الإسلامية الغراء، وتدور هذه المعتقدات الخاطئة حول شخصية الرسول ﷺ.

وهذه الطائفة هي واحدة من الطوائف المتعددة الخارجة عن الدين الاسلامي، ومنبعها الهند. وقد سميت بالبريلوية او البريليين نسبة الى مؤسس هذه الطائفة (ابريلوي احمد رضا، الذي ولد في الهند ومات في عام ١٩٢١ عن عمر يناهز ستة وخمسين عاما في وقت كانت الهند ترزح فيه تحت نير الاستعمار البريطاني الذي تعود ان ينشيء مثل هذه الطوائف الخارجة عن الدين الإسلامي، لتكون كالسوس يفت في عضد الامة الإسلامية. وهو يمد لها يد العون، ويقدم لها التسهيلات في سبيل نشر عقيدتها.

طائفة البريلوية

خارجة عن الدين وإتباعها يعملون في مساجد الدولة!

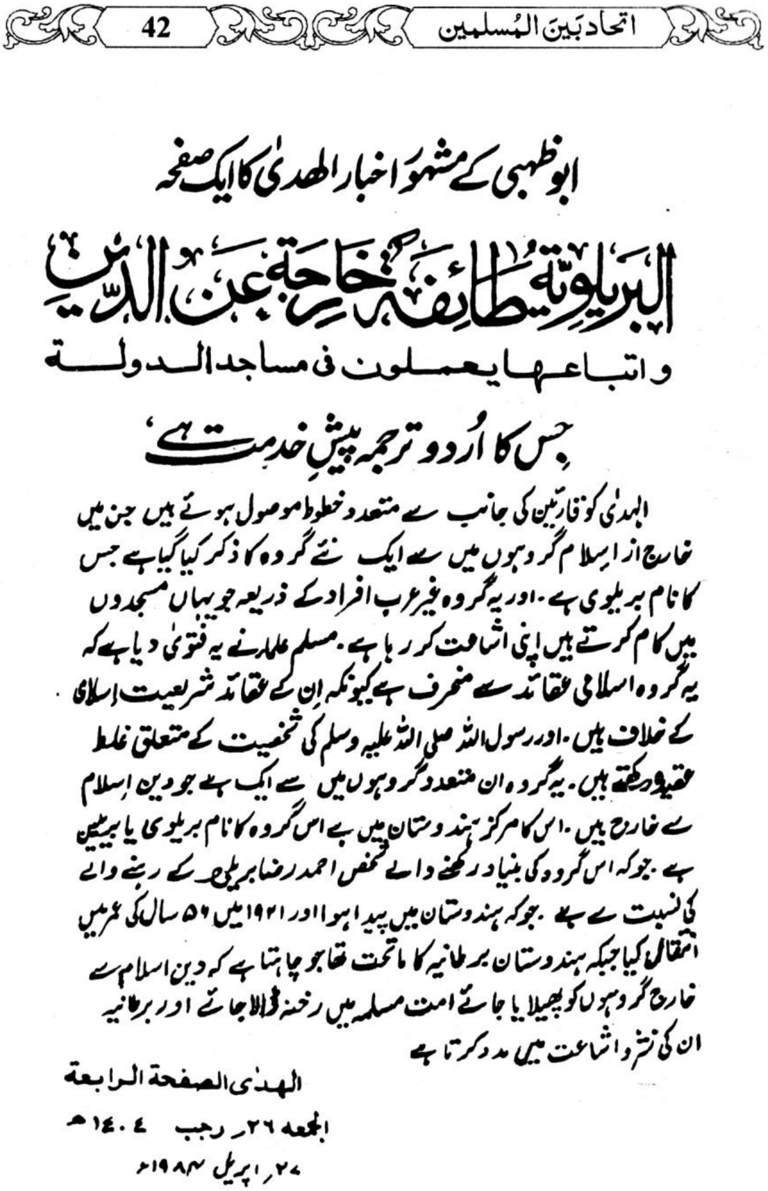

اتحاد بین المسلمین 42

ابوظہبی کے مشہور اخبار الھدیٰ کا ایک صفحہ

البریلویۃ طائفۃ خارجۃ عن الدین

واتباعھا یعملون فی مساجد الدولۃ

جس کا اردو ترجمہ پیشِ خدمت ہے

الہدیٰ کو قارئین کی جانب سے متعدد خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں خارج از اسلام گروہوں میں سے ایک نئے گروہ کا ذکر کیا گیا ہے جس کا نام بریلوی ہے۔ اور یہ گروہ غیر عرب افراد کے ذریعہ جو یہاں مسجدوں میں کام کرتے ہیں اپنی اشاعت کر رہا ہے۔ مسلم علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ گروہ اسلامی عقائد سے منحرف ہے کیونکہ ان کے عقائد شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے متعلق غلط عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ گروہ ان متعدد گروہوں میں سے ایک ہے جو دین اسلام سے خارج ہیں۔ اس کا مرکز ہندوستان میں ہے اس گروہ کا نام بریلوی یا بریلیین ہے۔ جو کہ اس گروہ کی بنیاد رکھنے والے شخص احمد رضا بریلی کے رہنے والے کی نسبت سے ہے۔ جو کہ ہندوستان میں پیدا ہوا اور ۱۹۲۱ میں ۵۶ سال کی عمر میں انتقال کیا جبکہ ہندوستان برطانیہ کا ماتحت تھا جو چاہتا ہے کہ دین اسلام سے خارج گروہوں کو پھیلایا جائے امت مسلمہ میں رخنہ ڈالا جائے اور برطانیہ ان کی نشر و اشاعت میں مدد کرتا ہے

الهدیٰ الصفحة الرابعة

الجمعه ٢٦ر رجب ١٤٠٤ھ

۲۷ر اپریل ۱۹۸۴ء

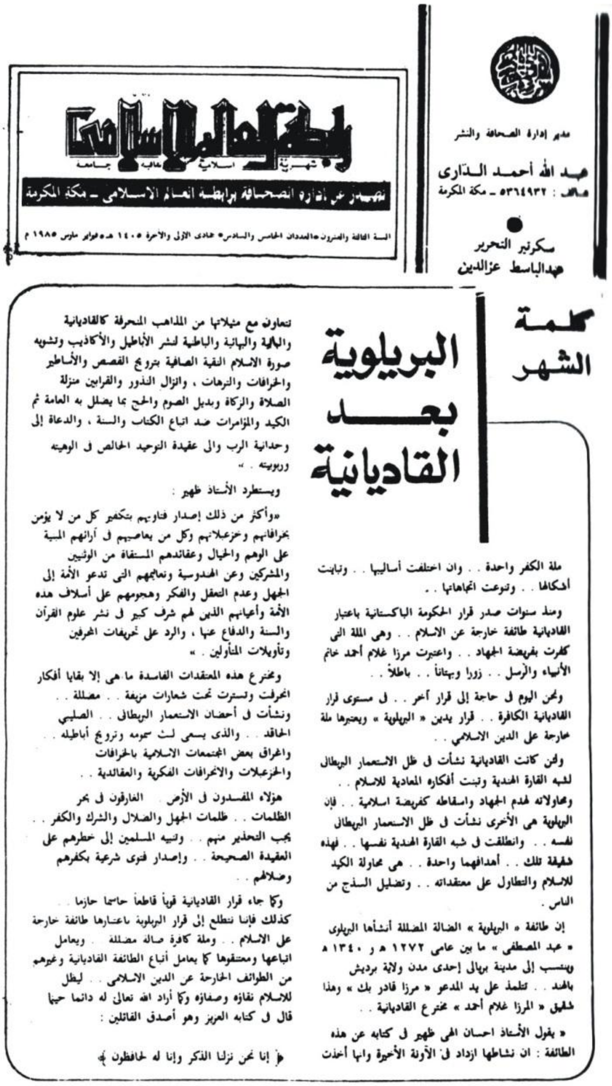

رابطة العالم الاسلامي
شهرية اسلامية ثقافية جامعة
تصدر عن ادارة الصحافة برابطة العالم الاسلامي ـ مكة المكرمة
السنة الثالثة والعشرون ـ العددان الخامس والسادس ـ جمادى الأولى والآخرة ١٤٠٥ هـ ـ فبراير مارس ١٩٨٥ م

مدير إدارة الصحافة والنشر
عبد الله أحمد الداري
هاتف : ٥٣٦٤٩٣٢ ـ مكة المكرمة

سكرتير التحرير
عبدالباسط عزالدين

كلمة الشهر

البريلوية بعد القاديانية

ملة الكفر واحدة . . وان اختلفت أساليبها . . وتباينت أشكالها . . وتنوعت اتجاهاتها . .

ومنذ سنوات صدر قرار الحكومة الباكستانية باعتبار القاديانية طائفة خارجة عن الاسلام . . وهى الملة التى كفرت بفريضة الجهاد . . واعتبرت مرزا غلام أحمد خاتم الأنبياء والرسل . . زورا وبهتاناً . . باطلاً . .

ونحن اليوم فى حاجة إلى قرار آخر . . فى مستوى قرار القاديانية الكافرة . . قرار يدين « البريلوية » ويعتبرها ملة خارجة على الدين الاسلامي . .

ولئن كانت القاديانية نشأت فى ظل الاستعمار البريطانى لشبه القارة الهندية وتبنت أفكاره المعادية للاسلام . . ومحاولاته لهدم الجهاد واسقاطه كفريضة اسلامية . . فإن البريلوية هى الأخرى نشأت فى ظل الاستعمار البريطانى نفسه . . وانطلقت فى شبه القارة الهندية نفسها . . فهذه شقيقة تلك . . أهدافهما واحدة . . هى محاولة الكيد للاسلام والتطاول على معتقداته . . وتضليل السذج من الناس .

إن طائفة « البريلوية » الضالة المضللة أنشأها البريلوى « عبد المصطفى » ما بين عامى ١٢٧٢ هـ و ١٣٤٠ هـ وينتسب إلى مدينة بريلى إحدى مدن ولاية برديش بالهند . . تتلمذ على يد المدعو « مرزا قادر بك » وهذا شقيق « المرزا غلام أحمد » مخترع القاديانية . .

« يقول الأستاذ احسان الهى ظهير فى كتابه عن هذه الطائفة : ان نشاطها ازداد فى الآونة الأخيرة وانها أخذت تتعاون مع مثيلاتها من المذاهب المنحرفة كالقاديانية والبهائية والبابية والباطنية لنشر الأباطيل والأكاذيب وتشويه صورة الاسلام النقية الصافية بترويج القصص والأساطير والخرافات والترهات ، وانزال النذور والقرابين منزلة الصلاة والزكاة وبديل الصوم والحج بما يضلل به العامة ثم الكيد والمؤامرات ضد اتباع الكتاب والسنة ، والدعاة إلى وحدانية الرب والى عقيدة التوحيد الخالص فى الوهيته وربوبيته . »

ويستطرد الأستاذ ظهير :

«وأكثر من ذلك إصدار فتاويهم بتكفير كل من لا يؤمن بخرافاتهم وخزعبلاتهم وكل من يعاصيهم فى آرائهم المبنية على الوهم والخيال وعقائدهم المستقاة من الوثنيين والمشركين وعن الهندوسية وتعاليمهم التى تدعو الأمة إلى الجهل وعدم التعقل والفكر وهجومهم على أسلاف هذه الأمة وأعيانهم الذين لهم شرف كبير فى نشر علوم القرآن والسنة والدفاع عنها ، والرد على تحريفات المحرفين وتأويلات المتأولين . »

ومخترع هذه المعتقدات الفاسدة ما هى إلا بقايا أفكار انحرفت وتسترت تحت شعارات مزيفة . . مضللة . . ونشأت فى أحضان الاستعمار البريطانى . . الصليبي الحاقد . . والذى يسعى لبث سمومه وترويج أباطيله . . واغراق بعض المجتمعات الاسلامية بالخرافات والخزعبلات والانحرافات الفكرية والعقائدية . .

هؤلاء المفسدون فى الأرض . . الغارقون فى بحر الظلمات . . ظلمات الجهل والضلال والشرك والكفر . . يجب التحذير منهم . . وتنبيه المسلمين إلى خطرهم على العقيدة الصحيحة . . وإصدار فتوى شرعية بكفرهم وضلالهم . .

وكما جاء قرار القاديانية قوياً قاطعاً حاسما حازما . . كذلك فإننا نتطلع إلى قرار البريلوية باعتبارها طائفة خارجة على الاسلام . . وملة كافرة ضالة مضللة . . ويعامل اتباعها ومعتنقوها كما يعامل أتباع الطائفة القاديانية وغيرهم من الطوائف الخارجة عن الدين الاسلامى . . ليظل للاسلام نقاؤه وصفاؤه وكما أراد الله تعالى له دائما حينما قال فى كتابه العزيز وهو أصدق القائلين :

﴿ إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون ﴾

سعودی عرب سے شائع ہونے والے ماہنامہ رابطۃ العالم الاسلامی" مکہ مکرمہ، جمادی الاولیٰ و الآخرہ ۱۴۰۵ھ / مارچ ۱۹۸۵ء کا ادارتی نوٹ

قادیانیوں کے بعد بریلویوں کی باری

کافر ایک ہی ملت ہیں اگرچہ اُن کے طریقے مختلف، اُن کی شکلیں جُدا جُدا اَور قسمیں علیحدہ ہیں۔ کئی سال پہلے حکومتِ پاکستان نے قادیانی جماعت کو اِسلام سے خارج قرار دیا تھا ــــــ یہ وُہ ملت ہے جس نے جہاد کی فرضیت کا اِنکار کیا ــــــ اَور مرزا غلام احمد کو جھوٹ، بہتان اَور ناجائز طور پر رسُول جانا، اَور آج ضرورت ہے کہ ایک دُوسری جماعت بریلوی کو قادیانیوں کی کی طرح کافر اَور دینِ اِسلام سے خارج قرار دیا جائے ــــــ قادیانی، حکومتِ برطانیہ کے زیرِ سایہ پیدا ہُوئے اَور اُنہوں نے ایسے افکار و عقائد اپناتے جو اِسلام کے خلاف تھے، جیسے جہاد کی فرضیت کا اِنکار ــــــ بریلوی انگریز حکومت کی دُوسری پیداوار ہیں، وُہ بھی ہندوستان میں اُسی طریقہ پر چلے۔ یہ بھی ان کے بھائی ہیں۔ ان کا ہدف بھی ایک ہے وُہ اِسلام میں مکر اَور حیلے کرنے والے اَور اپنے عقائد کے مطابق تاویلیں کرنے والے اَور سیدھے سادے لوگوں کو گمراہ کرنے والے۔ بے شک بریلوی جماعت گمراہ اَور گمراہ گر۔ یہ جماعت ۱۲۷۲ھ تا ۱۳۴۰ھ بریلوی "عبدالمصطفیٰ" نے قائم کی اَور بریلوی کی نسبت ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کے ایک شہر بریلی کی طرف ہے۔ وُہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی مرزا قادر بیگ کے شاگرد ہیں۔

اُستاد اِحسان اِلٰہی ظہیر اپنی کتاب (البریلویۃ) میں اِس جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں :۔

"اِس گروہ کی قوت دَورِ آخر میں بڑھ گئی ہے اَور انہوں نے مذاہبِ باطلہ جیسے قادیانی، بابیہ، بہائیہ، باطنیہ کے ساتھ تعاون شروع کر رکھا ہے تاکہ باطل اَور جھوٹ کو پھیلائیں اَور اِسلام کی شکل کو مسخ کریں، قصہ کہانی خرافات اَور اَوہام کی ترویج کریں۔ نذر و نیاز وغیرہ کو بمنزلہ نماز، زکوٰۃ، روزہ اَور حج کے گردانیں تاکہ عام لوگ گمراہ ہوجائیں۔ پھر ان کا مکر اَور ان کی کانفرنسیں قرآن و سُنت کی پیروی اَور رب کی وحدانیت، توحیدِ خالص، اُلوہیت و ربوبیت کی طرف بُلانے والوں کے خلاف ہیں۔"

اُستاد ظہیر لکھتے ہیں :۔

"اَور اِس سے بڑھ کر ان کی تاویلات کا محور ہر اُس شخص کی تکفیر کرنا جو ان کی خرافات اَور بیہودگیوں کو نہ مانے وُہ ان کی رائے، وہم اَور خیال میں نافرمان ہے۔ انہوں نے اپنے عقائد ہندوستان کے بُت پرست اَور مشرکین سے لیے ہیں، اَور ان کی تعلیم جس کی طرف اُمت کو وُہ دعوت دیتے ہیں وُہ جہالت، کم عقلی اَور فکر سے محرُومی، اَور اِس اُمت کے اسلاف کو کوسنے پر مبنی ہے حالاں کہ علومِ قرآن و حدیث کے پھیلانے والے ایسے بزرگ ــــــ جنہوں نے محرّفین کی تحریفات، غلط تاویلیں کرنے والوں کی تاویلات اَور عقائدِ فاسدہ کے گھڑنے والوں کا دفاع کیا ــــــ کے لیے شرفِ کبیر ہے۔"

یہ فاسد عقائد ــــــ برطانیہ کی عیسائی حکومت کے زیرِ سایہ فرنگی اِستعمار کی آغوش میں پروان چڑھنے والے افکارِ منحرفہ، مضلّہ کی پیداوار ہیں ــــــ ملتِ اِسلامیہ میں اِن خرافات منحرفہ کفریہ کا زہر پھیلانے والے ــــــ زمین میں فساد کرنے والے ــــــ اَور جہالت، ضلالت، گمراہی اَور شرک و کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبنے والے یہی لوگ ہیں ــــــ اِن سے بچنا واجب ہے، مسلمانوں کو ان کے شر سے خبردار کرنا اَور صحیح عقیدہ کا بتانا اَور ان کے کفر و گمراہی پر شرعی فتویٰ جاری کرنا ضروری ہے جیسا کہ قادیانیوں پر قطعی حکم جاری کیا گیا ــــــ اِسی طرح ہم اُمید کرتے ہیں کہ بریلوی بحیثیت جماعت کے اِسلام سے خارج ــــــ اَور ایک جماعتِ ضالہ، مضلّہ کافرہ قرار دیئے جائیں ــــــ ان کے ماننے والوں کے ساتھ وُہی سلوک کیا جائے جو قادیانیوں کے ساتھ کیا گیا ہے اَور اِس جماعت کو دینِ اِسلام سے خارج کیا جائے تاکہ یہ اِسلام میں گمراہی نہ پھیلائیں اَور اِسلام مجلّیٰ اَور پاک صاف رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اِسلام کے لیے اِرادہ فرمایا ہے، اَور اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے :۔

"ہم نے ذِکر نازل فرمایا اَور ہم ہی اِس کے محافظ ہیں۔"

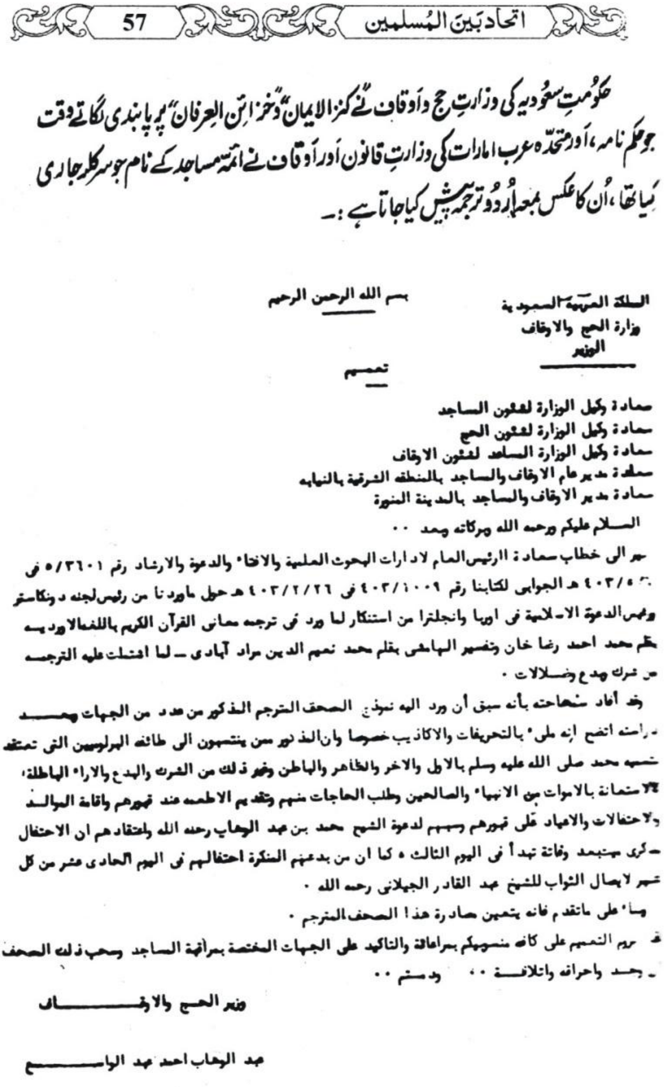

اتحاد بین المُسلمین 57

حکومتِ سعودیہ کی وزارتِ حج و اَوقاف نے "کنزالایمان" و "خزائن العرفان" پر پابندی لگاتے وقت جو حکم نامہ، اَور متحدہ عرب امارات کی وزارتِ قانون اَور اَوقاف نے ائمہ مساجد کے نام جو سرکلر جاری کیا تھا، اُن کا عکس بمعہ اُردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے :۔

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
وزارة الحج والاوقاف
الوزير

تعميم

سعادة وكيل الوزارة لشئون المساجد
سعادة وكيل الوزارة لشئون الحج
سعادة وكيل الوزارة المساعد لشئون الاوقاف
سعادة مدير عام الاوقاف والمساجد بالمنطقة الشرقية بالنيابه
سعادة مدير الاوقاف والمساجد بالمدينة المنورة

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد ..

نشير الى خطاب سماحة الرئيس العام لادارات البحوث العلمية والافتاء والدعوة والارشاد رقم ٥/٣٦٠١ في ٤٠٣/٥/[illegible] هـ الجوابي لكتابنا رقم ٤٠٣/١٠٠٩ في ٤٠٣/٢/٢٦ هـ حول ماوردنا من رئيس لجنة دونكاستر ومجلس الدعوة الاسلامية في اوربا وانجلترا من استنكار لما ورد في ترجمة معاني القرآن الكريم باللغة الاوردية بقلم محمد احمد رضا خان وتفسير الهامش بقلم محمد نعيم الدين مراد آبادی — لما اشتملت عليه الترجمة من شرك وبدع وضلالات .

وقد أفاد سماحته بأنه سبق أن ورد اليه نموذج المصحف المترجم المذكور من عدد من الجهات وبعد دراسته اتضح انه مليء بالتحريفات والاكاذيب خصوصا وان الذين هم ممن ينتسبون الى طائفة البريلويين التي تعتقد شخصه محمد صلى الله عليه وسلم بالاول والاخر والظاهر والباطن ونحو ذلك من الشرك والبدع والاراء الباطلة، كالاستعانة بالاموات من الانبياء والصالحين وطلب الحاجات منهم وتقديم الاطعمة عند قبورهم واقامة الموالد والاحتفالات والاعياد على قبورهم وسبهم لدعوة الشيخ محمد بن عبد الوهاب رحمه الله واعتقادهم ان الاحتفال بذكرى ميت بعد وفاته تبدأ في اليوم الثالث ، كما ان من بدعهم المنكرة احتفالهم في اليوم الحادي عشر من كل شهر لايصال الثواب للشيخ عبد القادر الجيلاني رحمه الله .

وبناء على ماتقدم فانه يتعين مصادرة هذا المصحف المترجم .

فنرجو التعميم على كافة منسوبيكم بمراقبة والتاكيد على الجهات المختصة بمراقبة المساجد وسحب ذلك المصحف وجد واحراقه واتلافه .. ودمتم ..

وزير الحج والاوقاف

عبد الوهاب احمد عبد الواسع

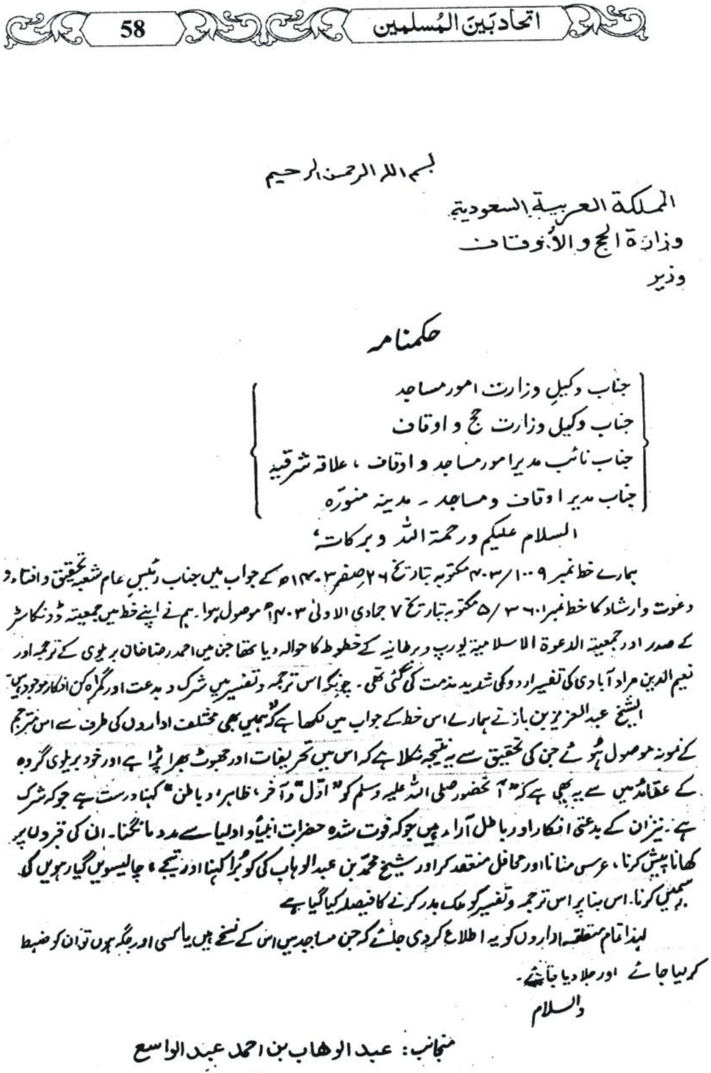

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المملکۃ العربیۃ السعودیۃ
وزارۃ الحج والأوقاف
وزیر

حکمنامہ

جناب وکیل وزارت امور مساجد
جناب وکیل وزارت حج و اوقاف
جناب نائب مدیر امور مساجد و اوقاف ، علاقہ شرقیہ
جناب مدیر اوقاف و مساجد ۔ مدینہ منورہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہمارے خط نمبر ۹۔۱۰۰/۳/۴۰۳ مکتوبہ بتاریخ ۲۶ صفر ۱۴۰۳ھ کے جواب میں جناب رئیس عام شعبہ تحقیق وافتاء و دعوت وارشاد کا خط نمبر ۱۰۶ / ۳ / ۵ مکتوبہ بتاریخ ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ موصول ہوا۔ ہم نے اپنے خط میں جمعیۃ ڈونکاسٹر کے صدر اور جمعیۃ الدعوۃ الاسلامیۃ یورپ و برطانیہ کے خطوط کا حوالہ دیا تھا جن میں احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ اور نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر اردو کی شدید مذمت کی گئی تھی۔ چونکہ اس ترجمہ وتفسیر میں شرک و بدعت اور گمراہ کن افکار موجود ہیں۔ الشیخ عبد العزیز بن باز نے ہمارے اس خط کے جواب میں لکھا ہے کہ ہمیں بھی مختلف اداروں کی طرف سے اس ترجمہ کے نمونہ موصول ہوئے جن کی تحقیق سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اس میں تحریفات اور جھوٹ بھرا پڑا ہے اور خود بریلوی گروہ کے عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ "آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "اول" و آخر، ظاہر و باطن" کہنا درست ہے جو کہ شرک ہے۔ نیز ان کے بدعتی افکار اور باطل آراء ہیں جو کہ فوت شدہ حضرات انبیاءؑ و اولیاء سے مدد مانگنا۔ ان کی قبروں پر کھانا پیش کرنا، عرس منانا اور محافل منعقد کرا اور شیخ محمد بن عبد الوہاب کو برا کہنا اور تیجہ ، چالیسویں گیارہویں کی رسمیں کرنا۔ اس بنا پر اس ترجمہ وتفسیر کو ملک بدر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے

لہٰذا تمام متعلقہ اداروں کو یہ اطلاع کردی جائے کہ جن مساجد میں اس کے نسخے ہیں یا کسی اور جگہ ہوں تو ان کو ضبط کرلیا جائے اور جلا دیا جائے۔

والسلام

منجانب: عبد الوہاب بن احمد عبد الواسع
وزیر امور حج و اوقاف

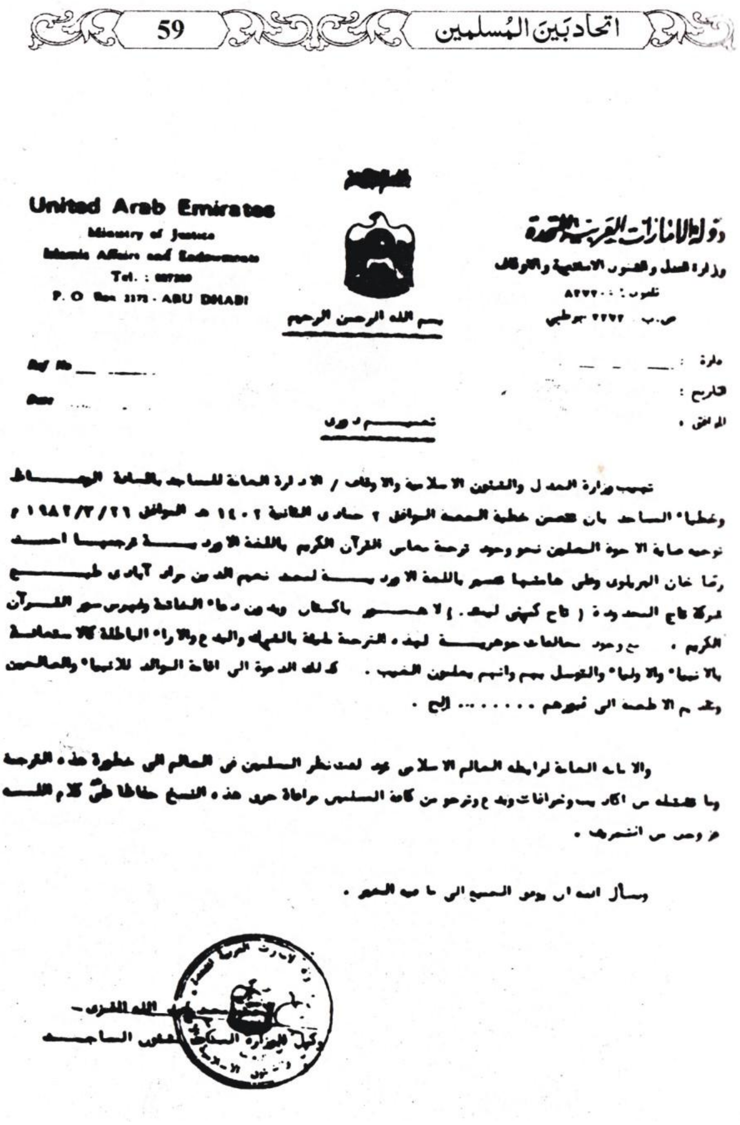

اتحاد بین المسلمین 59

دولة الامارات العربية المتحدة
وزارة العدل والشئون الاسلامية والاوقاف
تلفون : ٨٢٧٢٠٠
ص.ب ٢٢٧٢ ابوظبي

بسم الله الرحمن الرحيم

United Arab Emirates
Ministry of Justice
Islamic Affairs and Endowments
Tel. : 827200
P. O Box 2272 - ABU DHABI

الرقم : ____ Ref No ____
التاريخ : Date
المرافق :

تعميم دوري

تهيب وزارة العدل والشئون الاسلامية والاوقاف / الادارة العامة للمساجد بالسادة الوعاظ وخطباء المساجد بان تتضمن خطبة الجمعة الموافق ٢ جمادى الثانية ١٤٠٢ هـ الموافق ٢٦/٣/١٩٨٢ م توجيه عناية الاخوة المسلمين نحو وجود ترجمة معاني القرآن الكريم باللغة الاوردية ترجمها احمد رضا خان البريلوي وعلى هامشها تفسير باللغة الاوردية لمحمد نعيم الدين مراد آبادي طبع شركة تاج المحدودة (تاج كمپني لميٹد) لاهور باكستان وهي من دعاة الخرافة وتشويه سور القرآن الكريم . مع وجود مخالفات جوهرية لهذه الترجمة لحقة بالشرك والبدع والاراء الباطلة كالاستعانة بالانبياء والاولياء والتوسل بهم وانهم يعلمون الغيب . كذلك الدعوة الى اقامة الموالد للانبياء والصالحين وتقديم الاطعمة الى قبورهم .... الخ .

والامانة العامة لرابطة العالم الاسلامي تود لفت نظر المسلمين في العالم الى خطورة هذه الترجمة وما تشتمله من اكاذيب وخرافات وبدع وترجو من كافة المسلمين مراعاة حرق هذه النسخ حفاظا على كلام الله عز وجل من التحريف .

ونسأل الله ان يوفق الجميع الى ما فيه الخير .

محمد [illegible] الله القرى
وكيل الوزارة المساعد لشئون المساجد

اتحاد بین المسلمین 60

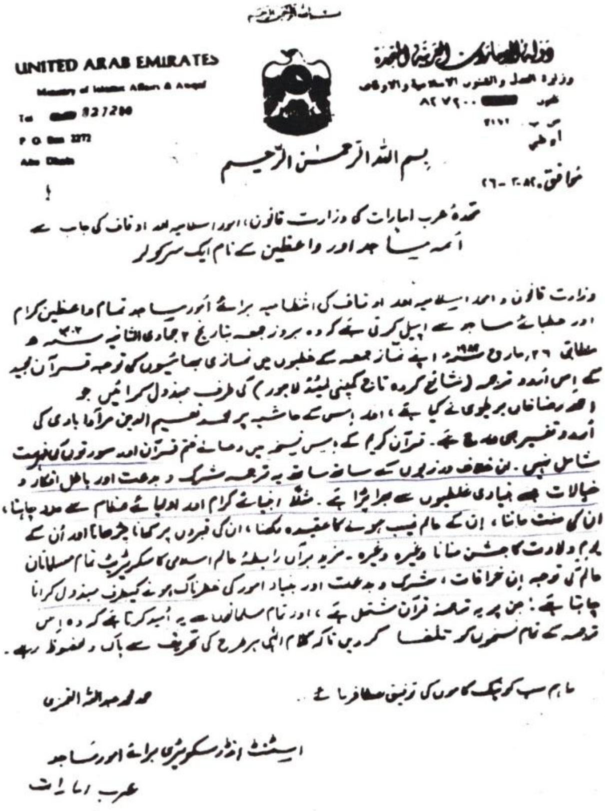

بسم الله الرحمن الرحيم

دولة الامارات العربية المتحدة
وزارة العدل والشئون الاسلامية والاوقاف
تلفون [redacted] ٨٢٧٩٠٠
ص ب ٢١٧٢
ابوظبي

UNITED ARAB EMIRATES
Ministry of Islamic Affairs & Awqaf
Tel [redacted] 827200
P O Box 2272
Abu Dhabi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موافق ٢٦-٣-٨٢

متحدہ عرب امارات کی وزارت قانون، امور اسلامیہ اور اوقاف کی جانب سے
آئمہ مساجد اور واعظین کے نام ایک سرکلر

وزارت قانون و امور اسلامیہ اور اوقاف کی انتظامیہ برائے امور مساجد تمام واعظین کرام اور خطبائے مساجد سے اپیل کرتی ہے کہ وہ بروز جمعہ بتاریخ ۲ جمادی الثانیہ ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۸۲ء اپنے نماز جمعہ کے خطبوں میں نمازی بھائیوں کی توجہ قرآن مجید کے اس اردو ترجمہ (شائع کردہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور) کی طرف مبذول کرائیں جو احمد رضا خاں بریلوی نے کیا ہے، اور اس کے حاشیہ پر محمد نعیم الدین مرادآبادی کی اردو تفسیر بھی مندرج ہے۔ قرآن کریم کے اس نسخہ میں دعائے ختم قرآن اور سورتوں کی فہرست شامل نہیں۔ ان خلاف ورزیوں کے ساتھ ساتھ یہ ترجمہ شرک و بدعت اور باطل افکار و خیالات جیسی بنیادی غلطیوں سے بھرا پڑا ہے۔ مثلاً انبیائے کرام اور اولیائے عظام سے مدد چاہنا، ان کی منت ماننا، ان کے عالم غیب ہونے کا عقیدہ رکھنا، ان کی قبروں پر کپڑا چڑھانا اور ان کے یوم ولادت کا جشن منانا وغیرہ وغیرہ۔ مزید برآں رابطۂ عالم اسلامی کا سکریٹریٹ تمام مسلمانان عالم کی توجہ ان خرافات، شرک و بدعت اور بیہودہ امور کی خطرناک ہونے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے: جن پر یہ نسخۂ قرآن مشتمل ہے، اور تمام مسلمانوں سے یہ امید کرتا ہے کہ وہ اس ترجمہ کے تمام نسخوں کو تلف کر دیں تاکہ کلام الٰہی ہر طرح کی تحریف سے پاک و محفوظ رہے۔

اللہ ہم سب کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد محمد عبداللہ الغزی

اسسٹنٹ انڈر سکریٹری برائے امور مساجد
عرب امارات

اب جو جواب بریلوی دیں وہی ہماری طرف بھی سے قبول فرمالیں۔

آج سے کچھ عرصہ قبل مولوی عبدالستار خان نیازی صاحب جو بریلوی مسلک کے مقتدر رہنما تھے نے ایک آواز اُٹھائی کہ اُمت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق پر زور دیا جائے اور اس سلسلہ میں وہ ایک کتاب لکھتے بھی نظر آتے ہیں۔ ”اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت“ مگر پڑھ کر افسوس ہوا کہ نام تو کیسا خوبصورت اور اندر سراسر بریلویت کی ترجمانی۔ بہر کیف...

انہوں نے چار نکاتی فارمولا پیش کیا تھا کہ اگر اس پر عمل کر لیا جائے تو پاکستان میں فرقہ واریت ختم ہو سکتی ہے۔ ہم ترتیب سے ہر شق کو لاتے ہیں پھر اس پر کچھ گفتگو عرض کریں گے۔

کہ اس فارمولے کے مخالف بھی بریلوی ہیں جو کہ امن و اتحاد و اتفاق نہیں چاہتے جو امریکہ سے ڈالر ہی اس بنیاد پر لے رہے ہوں کہ لڑائی اور فساد ڈلوانا ہے وہ کیسے اتفاق کریں گے۔ میں حیران ہوں کہ حاجی فضل کریم جیسے بریلوی زعماء ختم نبوت کے مقدس عنوان پر تحریک چلے تو اس کا ساتھ بھی نہیں دیتے تو پھر کب یہ اتفاق و اتحاد کریں گے؟ نیازی صاحب لکھتے ہیں:

اتحاد ملت کے چار نکات:

پاکستان کی تمام جماعتیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے افکار و نظریات پر اصولاً متفق ہیں لہٰذا ہم اپنے تمام متنازعہ فیہ امور ان کے عقائد و نظریات کی روشنی میں حل کریں۔

اتحاد بین المسلمین ص113

تبصرہ:

نیازی صاحب انتہائی معذرت و افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ بریلوی دھرم میں ان حضرات کی تحریرات پر کفر اور ان پر گستاخ رسول ہونے کے فتاویٰ درج ہیں اور ان میں سے بعض تو آپ کے قلم کی زد میں بھی آگئے اب آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ ان کو ثالث مانا جائے:

بغل میں چھری منہ میں رام رام ...والی بات ہی ہو گی کیونکہ:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ پر بریلوی فتاوے جات:

1۔ بریلوی مذہب کی ریڑھ کی ہڈی جناب غلام مہر علی آف چشتیاں صاحب دیوبندی مذہب لکھتے ہیں:

سارے فساد کی جڑ مولوی شیخ احمد معروف بہ شاہ ولی اللہ دہلوی اور وہی سارنگی بجانے والے اس کے بیٹے رفیع الدین و عبد القادر ہیں ....وہی مولوی احمد الضدان یجتمعان کا حیرت انگیز ہیولیٰ تھے اول سنی پھر نجدی۔

معرکۃالذنب ص7، 8

آگے لکھتے ہیں:

خواجہ اللہ بخش تونسوی فرمایا کرتے تھے کہ شاہ ولی اللہ نے ہگا شاہ عبد العزیز نے اس پر مٹی ڈالی مگر اسماعیل نے اسے ننگا کر کے سارے ملک کو متعفن کر دیا۔

معرکۃ الذنب ص8

آگے لکھتے ہیں:

قرآن مجید کا فارسی و اردو میں غلط ترجمہ کرنے والوں میں اس سارے فساد

کی جڑ مولوی شیخ احمد الملقب بہ شاہ ولی اللہ۔

معرکۃ الذنب ص15

مولوی عمر اچھروی صاحب نے مقیاس حنفیت کے ص 577، 576 پر شاہ صاحب کو وہابی لکھا ہے اور وہابی بریلویوں کی زبان میں گستاخ رسول کو کہتے ہیں۔

جیسے بریلوی عالم جلال الدین امجدی لکھتے ہیں:

جس طرح حنفی شافعی اور رضوی میں نسبت ملحوظ ہے اس طرح وہابی میں نسبت ملحوظ نہیں بلکہ اب وہ نام ہے گستاخ رسول کا جیسے کہ لوطی میں لوط علیہ السلام کی طرف نسبت ملحوظ نہیں بلکہ وہ نام ہے لواطت کرنے والے کا۔

فتاویٰ فیض الرسول ص 261، ج3

تو شاہ ولی اللہ کو گستاخ رسول بنایا گیا۔

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی لکھتے ہیں :

لایعنی لغو اور کذب باتوں نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اور خواجہ حسن نظامی دہلوی کو معاشرہ علمیہ میں مشکوک بنا دیا کہ پتہ نہیں لگتا کہ یہ لوگ سنی ہیں یا شیعہ یا وہابی ان لوگوں نے اپنی کتب میں کوئی بات شیعہ نوازی میں کہہ کر شیعہ فرقہ کو خوش کر دیا کوئی بات وہابیوں کی تائید میں کر دی اس کج روی کی بناء پر مشکوک لوگ اہل سنت کے لیے قابل سند نہیں رہے۔

تنقیدات علی مطبوعات ص148

اور تقریباً یہی بات ص72 پر بھی لکھی ہے۔

بریلوی جید عالم محمود احمد قادری لکھتے ہیں:

جس طرح مرزا قادیانی دجال کو اس کی درثمین نہیں بچا سکتی اسی طرح شاہ

ولی اللہ کو بھی اس کی در ثمین نہیں بچا سکتی۔

ریحان المقربین ص52

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

شاہ ولی اللہ کی وہابیت کی وضاحت تو ہم پیر طریقت مناظر اعظم حضرت مولانا محمد عمر صاحب کی کتاب مقیاس حنفیت سے کر چکے ہیں۔ اب شاہ ولی اللہ کی شیعت کے بارے میں بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ریحان المقربین ص89،90

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ والضحیٰ کی آیت نمبر7 کے ترجمہ میں یوں لکھتے ہیں۔

ویافت ترا راہ گم کردہ یعنی شریعت نمی دانستی پس رہ نمود

”اور پایا تجھے راہ گم کردہ یعنی آپ شریعت کو نہیں جانتے تھے پس آپ کو راہ دکھائی۔

ترجمہ شاہ ولی اللہ

تو اس پر بریلوی علامہ وجاہت رسول قادری لکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ کہنا کہ بھٹکا ہوا گم کردہ راہ ہے صاف اور صریح گستاخی ہے۔

انوار کنز الایمان ص531

شاہ ولی اللہ سورۃ فتح کی آیت نمبر2 کا ترجمہ یوں کیا۔

بیامرزد ترا خدا آنچه که سابق گذشت از گناه تو وا آنچه پس ماند

ترجمہ:شاہ صاحب

یعنی فتح یہ ہے کہ خدا نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے۔

اور جن بزرگوں کو نیازی صاحب ثالث مان رہے تھے ان میں سے ایک شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی ہیں۔

وہ یوں لکھتے ہیں:

آمرزیدہ شدہ است برائے تو ھمہ گناھان تو آنچہ پیش رفتہ بود و آنچہ پس آمدہ

اشعۃ اللمعات ج1، ص554، باب التحریض علی الکلام

جس کا ترجمہ اوپر والے ترجمہ کے قریب قریب ہے۔

جبکہ نیازی صاحب خود اس پر فتویٰ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اس آیت میں مترجمین نے خطاؤں اور گناہوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک معصوم عن الخطاء سے منسوب کر دیا ہے جو صریحاً عصمت انبیاء پر حملہ ہے۔

انوار کنز الایمان ص823

مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی صاحب لکھتے ہیں:

یہ سارے مترجمین ترجمہ قرآن سے قطعاً نابلد ہیں ورنہ جان بوجھ کر کفریات کے پھنکے لگائے ہیں۔

نجوم شہابیہ ص67،68

اسی طرح کے کئی فتاویٰ پیش کیے جاسکتے ہیں۔ جو ہم آگے نقل کریں گے۔

سوال یہ ہے نیازی صاحب جس شخصیت پر آپ کو خود اعتماد نہیں ہے لوگوں کو کیوں بتا رہے ہیں کہ معتمد ہے۔

القصہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ پر عقائد و اعمال کا تصفیہ کرنے کے لیے بریلوی زعماء کسی قیمت پر تیار نہیں۔

اب آیئے شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کی طرف۔

مولوی عمر اچھروی شاہ ولی اللہ پر کئی الزام لگاتے ہیں۔

1۔ اپنے والد کا عطیہ کھو بیٹھے۔

2۔ بزرگوں کی شان میں ہتک آمیز کلمات کہے۔

3۔ انبیاء و اولیاء کی توہین کی۔

4۔ وہابی ہو چکا ہے۔

5۔ تمام علماء نے فتویٰ کفران پر صادر کیا۔

6۔ بڑی مذہبی مجرم تھے۔

7۔ ان کے اثرات شاہ عبد العزیز پر بھی تھے۔

ملخصاً۔ مقیاس حنفیت ص577، 578

مفتی اقتدار احمد نعیمی بریلوی لکھتے ہیں:

اہل علم حضرات فرماتے ہیں۔ چار حضرات کی باتیں قابل تحقیق ہیں اکثر غلط ثابت ہوتی ہیں۔

1۔ شاہ ولی اللہ 2۔ شاہ عبد العزیز

تنقیدات علی مطبوعات ص72

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

رہا شاہ عبد العزیز کا جواز لکھ دینا تو قرآن و حدیث فقہاء عظام کے مقابل ان چاروں کی حیثیت ہی کیا ہے۔ ان کا تو اپنا کوئی مضبوط نظریہ نہیں۔

تنقیدات علی مطبوعات ص123

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

عبد العزیز خود مشکوک شخصیت ہیں۔

تنقید ات علی مطبوعات ص180

ہاں جی نیازی صاحب جس کو آپ کو گھر کے لوگ نہیں مانتے۔ آپ اسے ثالث بنانے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ پہلے ان سے تو مشورہ کر لیا ہوتا۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور بریلویت

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی لکھتے ہیں:

مدارج کے مصنف شیخ عبد الحق محدث دہلوی نہ فقہاء میں شامل نہ صوفیاء میں بلکہ آپ محدثین میں سے ہیں۔ شریعت کی دلیل نہ صوفی کا قول نہ محدث کا۔

العطایا الاحمدیہ ج2، ص68

بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

شیخ عبد الحق محدث دہلوی اپنی تمام تر علمی خدمات اور عظمتوں کے باوجود بشر اور انسان تھے۔ نبی و رسول نہ تھے ان کی رائے میں خطاء ہو سکتی ہے نیز ان کو ایک محدث کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔ ان کو فقیہ نہیں مانا گیا اور ان کی کسی کتاب کو کتب فتاویٰ میں شمار کیا گیا ہے۔

شرح مسلم ج1، ص930، 931

شیخ دہلوی یوں لکھتے ہیں:

مکر خدا آں است کہ بندہ را در معصیت گزار دو ابواب ناز و نعمت بروی او بکشاید تا مغرور شود و غافل گردد ناگاہ بگیر دش۔

تکمیل الایمان فارسی ص188

یعنی خدا کا مکر یہ ہے کہ بندہ کو معصیت میں چھوڑ دے اور ناز و نعمت کے

دروازے اس پر کھول دے تاکہ وہ مغرور و غافل ہو جائے اور اچانک اس کو پکڑ لے۔

جبکہ نیازی صاحب آپ نے تو یہ لکھا ہے کہ:

مکر اور داؤ جیسے الفاظ کا استعمال صریح گستاخی اور دریدہ دہنی کا مظاہرہ ہے۔

انوار کنز الایمان ص816

اور مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی لکھتے ہیں:

جو اللہ تعالیٰ کو کسی ایسی صفت کے ساتھ متصف کرے جو اس کے لائق نہیں جیسے مکر............... تو کافر ہو گیا ہے۔

نجوم شہابیہ ص69

نیازی صاحب جس شخصیت کو آپ کافر تک قرار دیں اسے ثالث کیسے قرار رہے ہیں۔ بہر حال ہم نے آپ کو آئینہ دکھا دیا ہے۔

آگے آیئے دیکھیے:

نیازی صاحب دوسرا نکتہ لکھتے ہیں:

اگر تمام مکاتب فکر کے علماء اور متبعین حاجی صاحب کی تصنیف ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ کو حکم مان لیں تو فرقہ وارانہ اختلافات چشم زدن میں ختم ہو سکتے ہیں۔

اتحاد بین المسلمین ص114

اس پر قدرے کفایت گفتگو ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔

آگے نیازی صاحب لکھتے ہیں نکتہ نمبر 3 کے عنوان سے کہ:

علماء دیوبند المہند میں درج شدہ فیصلوں کو اختلافی مسائل میں نافذ العمل کر لیں تو تمام متنازعہ عقائد و نظریات کا نہایت معقول و مدلل جواب مل سکتا ہے۔

اتحاد بین المسلمین ص115

ہم المہند علی المفند سے چند باتیں پیش کرتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر آپ بخوبی اندازہ لگائیں گے نیازی صاحب اس میں بھی مخلص نہیں کیوں کہ اسی المہند میں لکھا ہے:

اگر ہندی کسی شخص کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے۔ سنت پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

المہند ص32

حضرت قطب الارشاد گنگوہی کا نام یوں ہے۔

شیخ شمس العلماء حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

المہند ص3

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا نام یوں لکھا ہے۔

شیخ و مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ۔

المہند ص51

اسی جگہ آپ علیہ السلام کو موصوف بالذات اور باقی انبیاء کو موصوف بالعرض بھی لکھا ہے۔ (اس کی تشریح آگے آئے گی۔)

اسی جگہ آپ کا خاتم الانبیاء دو طرح سے لکھا ہے۔

1۔ زمان کے اعتبار سے۔

2۔ مرتبے کے اعتبار سے۔

اسی المہند علی المفند میں یوں بھی ہے کہ:

مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے

نہیں۔

المہند ص60

یعنی براہین قاطعہ کی عبارت میں بریلویوں نے تحریف کی ہے۔

اسی المہند کے ص61 پر حضرت تھانوی پر حسام الحرمین میں جو الزام لگایا گیااس کا جواب یوں ہے۔ یہ بھی مبتدعین کا ایک افتراء اور جھوٹ ہے۔

اسی المہند کے ص71 پر حضرت گنگوہی پر حسام الحرمین میں جو الزام لگایا گیا تھااس کے جواب میں یوں لکھاہے۔

علامہ زماں یکتائے دوراں شیخ اجل مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف مبتدعین نے جو یہ منسوب کیاہے کہ آپ نعوذ باللہ حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسے کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے قائل ہے۔ یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا۔

اسی المہند میں ص78 پر یوں بریلویوں کے متعلق لکھاہے۔:

اس معاملہ میں ہماری اور ان کی مثال معتزلہ اور اہل سنت کی سی ہے۔

یعنی بریلوی معتزلہ ہیں۔

اسی المہند حسام الحرمین وغیرہا اعتراضات کے متعلق جو اکابر اہل السنۃ پر ہوئے یوں لکھاہے:

مبتدعین کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے جہلاء کو ہم پر برافروختہ کریں اور حرمین شریفین کے علماء و مفتی و اشراف و قاضی و رؤسا کو ہم پر متنفر بنائیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ اہل عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ ان تک ہندی رسائل و کتابیں پہونچتی بھی نہیں۔ اس لیے ہم پر جھوٹے افتراء باندھے سو خدا ہی سے مدد

درکار ہے۔

المہند ص86

تو کیا نیازی اینڈ کمپنی ان باتوں کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے اگر نہیں مانتے تو فسادی یہی ہوئے نہ کہ ہم، اور اتحاد کے فارمولے بتانے میں بھی اندر سے جھوٹے ہوئے۔

چوتھا نکتہ ملاحظہ ہو، نیازی صاحب لکھتے ہیں:

بہرحال پلیٹ فارم پر بحث و مناظر کا بازار گرم نہ کیا جائے اور تکفیر و تفسیق اور طعن و تشنیع سے کلی احتراز کیا جائے۔

اتحاد بین المسلمین ص116

اس سے بھی انکار بریلوی علماء کو ہے۔

چونکہ جگہ جگہ اکابر اہل السنۃ دیوبند پر بریلوی علماء کیچڑ اچھالتے نظر آتے ہیں تو نیازی صاحب کے اصول اتحاد سے مخالفت و مخاصمت بریلوی علماء و زعماء کو ہے۔ اعتصام بالکتاب اور اتحاد اُمت مسلمہ سے مفر و انکار بریلویت کو ہی ہے۔

اختلاف ختم کرنے کا ایک اور بریلوی نسخہ

بریلوی مناظر اجمل شاہ صاحب لکھتے ہیں:

اگر تمہارے اکابر قائل امکان کذب اور قائل وقوع کذب الٰہی کو کافر اور زندیق جانتے تو تمہارا جدید مذہب ہی کیوں بنتا اور ہم اہلسنت سے تمہارا اختلاف ہی کیا ہوتا۔

رد شہاب ثاقب ص292

یعنی اگر وقوع کذب کے قائل کو دیوبندی کافر کہیں اور امکان کذب کے قائل کو بھی تو بریلوی دیوبندی جھگڑا ختم ہو جائے گا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اکابر اہل سنت وقوع کذب کے قائل کو کافر کہتے ہیں۔

دیکھیے فتاویٰ رشیدیہ اور المہند علی المفند

اور مفتی احمد یار نعیمی بریلوی لکھتے ہیں تم بھی کذب کا امکان مانتے ہو نہ کہ وقوع۔

تفسیر نعیمی ج4، آل عمران آیت نمبر 129

دوسری بات ہے امکان کذب کی پہلے امکان کذب کا مطلب سنیے ہمارے اکابر کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو خبر دی ہے اس کے خلاف کرنے پر بھی خدا کو قدرت ہے اگرچہ وہ ایسا کرے گا نہیں۔

اور یہی بات تمہارے اکابرین نے بھی لکھی ہے۔

1۔ بریلوی غزالی زماں احمد سعید کاظمی لکھتا ہے۔

نیکوں کو دوزخ میں ڈالنا یا بالعکس اس میں ہمارا کلام نہیں۔

مقالات کاظمی ج2، 240، 241

یعنی ایسا کرنا خدا کی قدرت میں ہے کہ وہ نیکوں کو دوزخ میں اور کافروں کو

جنت میں بھیجنے پر قادر ہے اس سے بریلوی ملت کے کئی زعماء کو بھی انکار نہیں۔

2۔ بریلوی جید عالم مفتی جلال الدین امجدی لکھتے ہیں۔

بے شک مغفرت مشرکین تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔

فتاویٰ فیض الرسول ج1۔ ص2

3۔ مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں۔

اگر خدا تمام دنیا کو دوزخ میں بھیج دے تو ظالم نہیں۔

نور العرفان، سورۃ اعراف آیت نمبر160، حاشیہ نمبر10، نعیمی کتب خانہ

4۔ مولوی صدر الوریٰ مصباحی لکھتے ہیں۔

مطیع کو ثواب دینا اس کا فضل و احسان اور گناہ گار کو عذاب دینا اسکا عدل۔ اگر معاملہ اُلٹ ہو جائے یعنی مطیع کو عذاب میں ڈالے اور گناہ گار کو ثواب دے تو بھی اس کے لیے بُرا نہیں۔

جمع الفوائد بانارۃ شرح العقائد ص56، مکتبہ المدینہ

اب ہم پوچھتے ہیں مولوی اجمل شاہ قادری صاحب جس بناء پر ہمیں کافر کہہ رہے تھے اسی بناء پر کیا یہ سب کافر ہوں گے۔ اگر اسی بناء پر ہم سے اختلاف ہوا تو ان سے اتفاق کیوں؟

معلوم ہوا یہ محض آپ کا دھوکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ اختلافات کو ہی برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ فاضل بریلوی نے امکان کذب کے باعث تکفیر کو پسند نہیں کیا۔ (دیکھیے سبحان السبوح) تو وہ کافر نہیں کہتے، آپ کافر کہتے ہیں اور جس کا عقیدہ احمد رضا سے نہ ملے وہ تو کافر ہے۔

الصوارم الہندیہ ص138، فتاویٰ صدر الافاضل ص134، انوار شریعت ج1، ص140

تو شاہ صاحب یہاں تو لینے کے دینے پڑ گئے۔

ایک اور اصول سے:

مولوی محمد اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

اتنا ہی کہہ دو اور مان لو کہ خود تکلیف دور نہیں کر سکتے لیکن اللہ سے تکلیف دور کرا دیتے ہیں۔ خود مشکلیں حل نہیں کرتے لیکن کرا دیتے ہیں۔ پھر بھی نزع و اختلافات ختم ہو سکتا ہے۔

گلشن توحید و رسالت ج1، ص259

سیالوی صاحب !ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اولیاء کرام میں حاجت روائی اور مشکل کشائی کی طاقت وقدرت نہیں ہاں ان کی دعا کو اللہ کبھی شرف قبولیت عطا فرما دیتا ہے۔ اس لیے ان بزرگوں کی خدمت میں جا کر ان سے دعائیں کروانی چاہئیں۔

اب بھی اختلافات کو نہیں مٹاتے تو مجرم تم ہو نہ کہ ہم

ایک اور اصول:

صراط مستقیم کی وہ عبارت جس کو متنازعہ اہل بدعت نے بنا دیا ہے۔ حالانکہ اس میں تو آپ علیہ السلام کی تعظیم و تکریم تھی اس کے متعلق غلام نصیر الدین سیالوی لکھتے ہیں:

تسلیم کرو کہ اس میں گستاخی اور بے ادبی ہے اور اس کا لکھنے والا اور ایسا غلیظ عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔ جھگڑا ختم ہو جائے گا۔

عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ج1، ص167

ہمارا سوال اس سیالوی کے بیٹے سے یہ ہے کہ:

اس عبارت کی نسبت فاضل بریلوی نے شاہ اسماعیل شہید کی طرف کی ہے۔

اور انہیں کافر بھی نہیں کہا اور کافر کہنے سے روکا ہے آگے مفصل عبارت آ رہی ہے تو اگر گستاخی تھی اور لکھنے والا کافر تھا تو فاضل بریلوی نے کافر کیوں نہ کہا جب آپ کے علماء نے اصول لکھا ہے۔

کافر کو کافر نہ کہنے والا خود کافر ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج15، ص43

اگر یہ بات کرو تو بھی کافر فاضل بریلوی بنتا ہے۔ پہلے فاضل بریلوی کو کافر کہو پھر ہم سے بات کرو۔

ایک اور اصول مفتی محمد امین صاحب لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اپنے حبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت عطا کرے تو سارے جھگڑے ہی ختم ہو جائیں۔

حاضر و ناظر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ص21

سچی محبت کیا ہے؟

مولوی عبدالحکیم شرف قادری بریلوی نے محبت کی تعریف میں یہ لکھا ہے:

محبت یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ ایسا تعلق خاطر ہو کہ انسان محبوب کا فرمانبردار ہو اس کے اشارہ آبرو پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کو تیار ہو اور محبوب کا سراپا صرف شعور نہیں بلکہ لاشعور میں اس طرح نقش ہو جائے کہ انسان لاشعوری طور پر محبوب کی ایک ایک ادا کو اختیار کرے ہم غلامی رسول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور سنتوں کو قبول کرنے، خواہشات نفس کے چھوڑنے پر تیار نہیں

موت کیسے قبول کرلیں گے۔

مقالات شرف قادری ص239

یعنی محبت یہ ہے کہ تعلیمات و سنتوں پر بھی عمل ہو۔

مگر بریلویوں نے تو آپ کے طریقوں کی بجائے بدعات کو اپنا رکھا ہے۔ نہ آپ علیہ السلام کی بتلائی ہوئی اذان، نہ جنازہ، نہ عقیدہ، نہ نظریہ نہ اعمال نہ اقوال۔

جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے آگے چل کر۔ ان کا سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیب سے نہ عقیدہ ہے نہ عمل تو محبت میں تو یہی ناقص رہے۔ جن کی وجہ سے فساد ہے۔

ایک اور اصول:

فاضل بریلوی کہتے ہیں:

اللہ عزوجل کو جاننا بحمد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے۔ کوئی کافر کسی قسم کا ہو ہر گز اسے نہیں جانتا۔ کفر کہتے ہی جہل باللہ کو ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ج15، 530

جبکہ بریلوی علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب لکھتے ہیں بریلویوں کا رونا روتے ہوئے کہ

جس قدر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہونی چاہیے اور جتنا تعلق رب کریم جل مجدہ کے ساتھ ہونا چاہیے وہ دکھائی نہیں دیتا۔

مقالات شرف قادری ص235

شرف صاحب نے بریلویوں کو خدا تعالیٰ کی پہچان کرانے کے لیے رسالہ لکھا ہے۔ ”خدا کو یاد کر پیارے “ اور کئی مثالیں دی ہیں کہ ہمارے بریلوی یہاں تک

کہہ دیتے ہیں۔

اگر حضور نہ ہوتے تو خدا بھی نہ ہوتا۔

ملخصاً مقالات شرف قادری 249

ایک جگہ یوں بھی لکھتے ہیں۔

ہمارے ہاں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو ضمناً اور تبعاً حالانکہ یہ بات قطعاً اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں۔

مقالات شرف قادری ص244

ایک جگہ یوں بریلویت کارد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ایک لحاظ سے یہ لاشعوری طور پر عقیدہ توحید کی اہمیت کم کرنے کے مترادف ہے۔

مقالات شرف قادری ص247

معلوم ہو گیا کفر کی جو علت ہے وہ بریلویوں میں پائی جاتی ہے اور کفر ہی سب فساد کی جڑ ہے تو آپ بخوبی سمجھ جائیں گے کہ فسادی کون ہے؟

قارئین ذی وقار! ہم چاہتے ہیں کہ اختلاف مٹے مگر بریلوی حضرات اسے بالکل ہی نہیں مٹانا چاہتے اور کسی بات پر بھی تیار نہیں ہیں ہاں منہ سے بات تو کر دیتے ہیں مگر حقیقت کا پردہ ہم نے چاک کر کے آپ کو بتادیا کہ وہ اپنی ان باتوں میں کہاں تک سچے ہیں۔

☆☆☆

باب اول

حسام الحرمین کا اجمالی جائزہ

حسام الحرمین کا اجمالی جائزہ

برادران اہل السنۃ والجماعت! اہل اسلام کی دشمنی ازل ہی سے اہل باطل نے اپنے ذمے لے رکھی ہے اور وہ اس کو اپنا جینا مرنا سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ اسلام اور اہل اسلام کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتے۔

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب!
یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کے لیے

القصہ باطل نئی نئی تدبیروں اور نورانی جالوں سے اہل اسلام کے خلاف سازش کرنے میں مگن ہے۔ مگر اسے معلوم ہونا چاہیے کہ حق والوں کو رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے قیامت تک بقا ملے گی۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: لا یزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق لایضرھم من خالفھم اور ایک جگہ ہے: یقاتل علیہ عصابۃ من المسلمین او کما قال

ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور ان کے مخالفین (چاہے سینکڑوں حسام الحرمیں کیوں نہ لکھ لیں) ان کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور ایک روایت میں ان کی نشانی بیان کر دی کہ وہ جماعت حق پر قتال وجہاد کرتی رہے گی۔

میں بڑی سوچ بچار سے ملت رضویہ کے افراد سے کہوں گا اس وقت حق پر قتال کرتی ہوئی تمہاری جماعت تو در کنار ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا جبکہ دوسری طرف بحمد اللہ کئی جماعتیں جہاد میں مصروف ہیں جو کفر کے طاغوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے مقابلہ میں مصروف ہیں۔

بہر حال حسام الحرمین کے چاہنے اور ماننے والوں کے رد میں علماء ومشائخ و اکابرین نے کئی کتب لکھی ہیں۔

1۔ المہند علی المفند

2۔ الشہاب الثاقب علی المستسرق الکاذب

3۔ حسام الحرمین اور عقائد علماء دیوبند

4۔ فیصلہ کن مناظرہ

5۔ انکشاف حق (یہ ایک بریلوی عالم نے لکھی ہے اور احمد رضا کی تردید میں کمال کر دیا ہے)

6۔ عبارات اکابر وغیرہ ذالک

ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے اکابر اربعہ، شیوخ اربعہ حجۃ الاسلام بانی دارالعلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی، قطب الارشاد فقیہ النفس مولانا رشید احمد گنگوہی، خلیل الملۃ والدین فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری مدفون بجنت البقیع مدینہ منورہ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہم اللہ کے نام لے کر اس بدنام زمانہ کتاب حسام الحرمین میں کافر کہا گیا حالانکہ یہ سب کے سب اولیاء و علماء زمانہ تھے۔ ان کی ولایت و عظمت کی تحفظ کی بات کرنا سعادت ہے کیونکہ بفرمان سید کونین رحمت کون ومکان صلی اللہ علیہ وسلم فی ما یروی عن اللہ تبارک وتعالیٰ:

"من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب"

حدیث قدسی ہے کہ خدا فرماتا ہے:

جو میرے ولی سے دشمنی کرے میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔

اس لیے ان شیوخ اربعہ کا دفاع کرنا اولیاء اللہ کا دفاع ہے۔ جو عین سنت خدا ہے اور ان سے دشمنی کرنا شقاوت وبد بختی اور کار شیطان ہے اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ اس پر ایک مثال پیش کر کے میں بات آگے لے چلتا ہوں کہ:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ کیسے ہوتا ہے اسے ملاحظہ فرمائیے:

مولوی احمد رضا صاحب نے اپنی کتاب حسام الحرمین میں ان اکابر اربعہ کے متعلق لکھا ہے کہ:

یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں۔ باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بے شک بزازیہ اور درر، غرر اور فتاویٰ خیریہ و مجمع الانھر اور دُرّ مختار و غیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

حسام الحرمین مع تمہید ایمان ص 20

اب آیئے دیکھیے کہ فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت صاحب اس فتوے میں خود کیسے پھنستے ہیں۔ انوار مظہریہ جس میں پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب کی تقریظ بھی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ:

1۔ مولوی اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے جب اپنے دوست مولانا عبد الباری فرنگی محلی کو دکھائی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس میں کفر نظر نہیں آتا اعلیٰ حضرت نے ایک مثال دی پھر بھی انہوں نے نہ مانا اعلیٰ حضرت خاموش ہو گئے اور دوستی و محبت کو برقرار رکھا۔

انوار مظہریہ ص 292

2۔ پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب خود لکھتے ہیں کہ مولانا عبد الباری فرنگی محلی کو

باوجود اس کے انہوں نے ایک دیوبندی عالم کی (تعلقات کی رعایت کرتے ہوئے) تکفیر سے انکار کیا تو آپ نے ان کی تکفیر نہیں فرمائی۔

فتاویٰ مظہریہ ص 499

اب مولانا عبد الباری فرنگی محلی پر حسام الحرمین کی رو سے فتویٰ کفر آنا چاہیے تھا کہ انہوں نے حکیم الامت اشرف الملۃ والدین رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر نہ کرکے حسام الحرمین کے فتوے سے انکار کیا اور حسام الحرمین کے فتوے سے انکار کرنے کی وجہ سے حسام الحرمین والا فتویٰ ان پر بھی لگنا چاہیے تھا مگر فاضل بریلوی نے وہ فتویٰ جو حسام الحرمین میں لکھا تھا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے تو وہ خود بھی کافر ہے۔

حسام الحرمین ص 20

یہ فتویٰ مولانا عبد الباری پر نہیں لگایا بلکہ ان کے ساتھ دوستی محبت کو برقرار رکھا اور یہ اصول بھی بریلویوں کے گھر سے مد نظر رہے کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

1۔ دعوت اسلامی کی مجلس تحقیقات شریعہ کی تحقیق یہ ہے کہ قرآن عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا۔

نصاب شریعت ص 469 مصدقہ امیر دعوت اسلامی الیاس عطار قادری

2۔ بریلوی علامہ فیض احمد اویسی بہاولپوری لکھتا ہے:

”ہاں وہ واقعی کسی غلط عقیدہ پر جم گیا ہے تو پھر اسے کافر کہنا ضروری ہے نہ کہے گا تو خود کافر ہو گا۔

مسلمان کو کافر نہ کہو ص 4

3۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا

ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقینا اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔

حسام الحرمین مع تمہید ایمان ص 177

4۔ کافر کو کافر کہنا ضروریات دین سے ہے۔

پیر کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 214

القصہ معلوم ہو گیا کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

تو فاضل بریلوی اس کفر کی دلدل میں خود پھنس گیا اور حسام الحرمین کا منکر بھی خود ہی ہے۔ دنیائے رضاخانیت میں کسے جرأت ہے کہ وہ فاضل بریلوی کو اس کفر کی دلدل سے نکال سکے۔ یہ اللہ کی طرف سے اعلان جنگ ہے کہ فاضل بریلوی ایمان سے خالی ہو گیا۔

فاضل بریلوی نے یہ خدا کی دشمنی مول لی۔ حالانکہ ان اولیاء عداوت نہیں ہونی چاہیے تھی مگر ادھر انگریز کے دیے ہوئے پیسے کا کمال تھا کہ خدا اور رسول سے دشمنی تک مول لے لی گئی۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

فاضل بریلوی لکھتے ہیں: کتب فتاویٰ میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے ان سے پہلوئے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہرگز کفر نہیں۔

حسام الحرمین مع تمہید ایمان ص 127،128

یعنی قائل کی مراد کو دیکھا جائے گا مگر فاضل بریلوی نے اکابر اہل السنۃ کے کلام میں ان کی رائے معلوم ہی نہیں کہ ورنہ خود کفر کے گھاٹ نہ اُترتے۔ مفتی شریف الحق امجدی لکھتے ہیں۔ مصنف اپنی مراد کو بخوبی جانتا ہے۔

دیوبندیوں سے لاجواب سوالات جوابات ص 79

مفتی فیض احمد گولڑوی مفتی آستانہ عالیہ گولڑہ شریف لکھتے ہیں: الفاظ کے معانی متکلم اور دیگر قرائن کے لحاظ سے متعین کرنا بعض جگہ ضروری ہو جاتا ہے۔

تحقیق الحق

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی لکھتے ہیں:

بزرگوں کے کلام کا ان کی مراد کے خلاف مطلب نکال کر مراد لینا سراسر جہالت ہے اس کا کوئی اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

آئینہ اہل سنت ص80

مگر فاضل بریلوی تو اس طرف آئیں ہی کیوں یہاں تو امت مسلمہ کو ٹکڑے کرنا ہے اور اس کے لیے جان بوجھ کر زبردستی ان عبارات اسلامیہ کو غیر اسلامی بنایا گیا جن کی بڑی عمدہ عمدہ تاویلیں ان کے گھر کے لوگ تسلیم کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

حفظ الایمان کی عبارت پر گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب لکھتے ہیں:

مولانا خلیل احمد نے اپنے جواب میں ایک اچھا نکتہ نکالا ہے انہوں نے تحریر فرمایا ہے مولانا اشرف علی کی اس تحریر سے یہ مراد نہیں کہ وہ علم مصطفی کو جانوروں اور درندوں وغیرہ کے مساوی سمجھتے تھے بلکہ وہ تو یہ کہنا چاہتے تھے کہ ایسا علم جس میں پاگل دیوانے بچے اور جانور و درندے شریک ہوں اس سے آپ کی ذات ارفع و اعلیٰ ہے۔

فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظرمیں ص 198،197

تو بریلوی علماء و دانشور لوگ تسلیم کرتے ہیں ان عبارات کا اچھا معنی بنتا

ہے۔ تو پھر فاضل بریلوی نے کیوں تکفیر کی وجہ صرف یہ ہے کہ امت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا اور فساد کو برپا کرنا تھا جو ان کے ذمے انگریز کی طرف سے نوکری لگی تھی۔ وہ اس کو کرنے میں مگن ہیں۔ جیسا کہ قاری احمد پیلی بھیتی صاحب لکھتے ہیں۔ مولانا احمد رضا خان پچاس سال مسلسل اسی جد وجہد میں منہمک رہے۔ یہاں تک کہ مستقل دو مکتبہ فکر قائم ہوگئے بریلوی اور دیوبندی۔

سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی ص8

اس فکر میں فاضل بریلوی اندھا دھند چلے ہیں یہ نہیں دیکھا کہ اس زد میں کون آرہا ہے اور کون نہیں اور کیا یہ فکر اسلامی ہے یا نہیں۔ ان کے اپنے گھر کے افراد اس تکفیر پر جو اکابر اہل السنۃ دیوبند کی انہوں نے کی ہے، جرح کر رہے ہیں۔

1۔ قاضی عبد النبی کوکب لکھتے ہیں:

مخالف نقطہ نظر کی طرف سے بھی زیادہ سے زیادہ بات مولانا کے خلاف یہ کہی جا سکتی ہے کہ انہوں نے علماء دیوبند سے اظہار اختلافات کے لیے نہایت سخت اور تلخ لہجہ اختیار کیا تھا انہوں نے مدرسہ دیوبند کے جید اساطین علم کی بعض عبارات کو کفریہ قرار دیا اور اس فتویٰ میں انہوں نے اس شرعی احتیاط و مراعات کو ملحوظ نہ رکھا جو ایسے نازک موقع پر ملحوظ رکھنی ناگزیر ہوتی ہے۔

مقالات یوم رضا ص 21

2۔ مولوی محمد توفیق برکاتی مصباحی لکھتے ہیں:

جتنے بھی اختلاف ہیں وہ بہت معمولی ہیں البتہ علماء دیوبند کی تکفیر کے بارے میں انہوں نے تشدد برتا ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ اس میں مخلص نظر آتے ہیں تاہم ان کے نتیجے سے متفق نہیں کہ ان عبارات کی کوئی قابل قبول تاویل نہیں اگرچہ

وہ عبارات قابل اعتراض ہیں مگر ان کی نیت پر شبہ اور تکفیر پر اصرار زیادتی ہے۔
خیابان رضا ص 217

اگرچہ یہ حوالہ برکاتی صاحب نے کسی اور کا نقل کیا ہے مگر تردید نہیں کی تو سارا وزن برکاتی صاحب کے کندھے پر آپڑا۔

کیونکہ ان کے رئیس التحریر ارشد القادری لکھتے ہیں:

اور دوسری بات یہ بھی کہ نہ بھی کوئی عبارت کسی کی اپنی ہو لیکن اگر وہ اس کے مضمون سے متفق ہو تو مضمون کی ساری ذمہ داری اس پر بھی عائد ہوتی ہے۔
زیر و زبر ص 306

چونکہ برکاتی صاحب نے اس کی تردید نہیں کی جو تائید کی دلیل ہے تو یہ حوالہ برکاتی صاحب کا ہی شمار ہو گا۔

3۔ خواجہ قمر الدین صاحب کے استاد حضرت معین الدین اجمیری لکھتے ہیں:

فضیلت نمبر 2 تکفیر:

خلقت آپ کی اس فضیلت سے بے حد نالاں ہے وہ کہتی کہ دُنیا میں شاید کسی نے اس قدر کافروں کو مسلمان نہیں کیا ہو گا۔ جس قدر اعلیٰ حضرت نے مسلمانون کو کافر بنایا۔
تجلیات انوارالمعین ص 37

یعنی فاضل بریلوی مکفر المسلمین ہے۔

4۔ مفتی سید شجاعت علی قادری لکھتے ہیں:

حقیقت یہ کہ مولانا کے علمی ذخائر میں تلاش کرنا کچھ مشکل نہیں کہ آپ نے کس کس سے اختلاف کیا ہے بلکہ اصل دقت طلب کام یہ ہے کہ وہ کون سا فقیہ ہے۔ جس سے مولانا نے بالکل اختلافات نہ کیا ہو اگر ایسا کوئی شخص نکل آیا تو یہ ایک

بڑی تحقیق ہو گی۔

حقائق شرح مسلم ص 170

مفتی نور اللہ نعیمی لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ شریف میں اکابر مشائخ عظام پر بکثرت تطفلات کا ذکر فرمایا حتیٰ کہ پہلے ہی جلد میں 19 صد سے بھی زیادہ ذکر کیے ہیں۔

حقائق شرح مسلم ص 172

جس نے اُمت میں کسی کو معاف نہ کیا اور ہر ایک سے اختلاف کیا ہو اور ہر ایک کا رد کیا ہو تو اکابر دیوبند کو کیسے معاف کرے جو امام اعظم کو معاف نہ کرے بلکہ ان سے اختلاف کرے۔ وہ اکابر دیوبند کو معاف کیسے کرے گا؟

بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

راقم ذیل ایک مثال پیش کر رہا ہے جس میں امام احمد رضا نے اکابر صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین امام اعظم ابو حنیفہ امام مالک اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین کے موقف سے اختلاف فرمایا ہے۔

حقائق شرح مسلم ص 172،173

جو اکابر صحابہ کرام ائمہ وائمہ مجتہدین کی اہمیت نہ سمجھے وہ اکابر دیوبند کی کیا شان کا خیال کرے گا۔

جس فاضل بریلوی نے صحابئ رسول عبد الرحمان قاری کو کافر شیطان، خنزیر تک کہہ دیا۔

ملفوظات اعلیٰ حضرت ص 197،198

حضرت عبد الرحمٰن قاری کے متعلق شیوخ حدیث کی آرا مختلف ہیں۔

ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ یقال لہ رؤیۃ

تقریب ص 306

یعنی کہا جاتا ہے کہ وہ صحابی ہیں۔ اور مورخ واقدی نے بھی انہیں صحابی کہا ہے اور صحابہ میں شمار کیا ہے۔

دیکھیے الاکمال فی اسماء الرجال ص 609

اور بعض نے ان کو تابعی بھی لکھا ہے۔ تو جو صحابی یا تابعی کی تکفیر سے باز نہ آئے اسے اکابر دیوبند کی تکفیر سے کون روک سکتا ہے۔

جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے لکھے:

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر
خوف ہے کشتی ابرو نہ بنے طوفانی
کہ چلا آتا ہے حسن اہلہ کی صورت بڑھ کر

حدائق بخشش سوم ص 37

جو اماں جان کو معاف نہ کرے وہ اکابر دیوبند کو کیوں کر معاف کرے گا۔

بعض بریلوی کہہ دیتے ہیں کہ یہ کتاب فاضل بریلوی کی نہیں۔

تو سنیئے! آپ کے گھر کے جید افراد تو یہ مانتے ہیں مثلاً:

1۔ آپ کا نعتیہ دیوان حدائق بخشش تین حصوں میں شائع ہو چکا ہے۔

انوار رضا ص 566

2۔ آپ کے کلام کے تین مجموعے حدائق بخشش کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔
انوار رضا ص 595

3۔ حدائق بخشش مولانا احمد رضا کان کی تصنیف ہے۔
تحریک آزادی ہند اور سواد اعظم ص 281

4۔ حدائق بخشش حصہ سوم جو اعلیٰ حضرت کے نعت مدح منقبت پر مشتمل غیر مرتب اشعار کا مجموعہ ہے۔

فیصلہ مقدسہ ص 71

5۔ حدائق بخشش حصہ سوم مطبوعہ بدایوں 1325 مولانا احمد رضا خان کی۔
فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ص 96

6۔ مولانا بریلوی کے دیوان حدائق بخشش حصہ سوم میں یہ رباعی ملتی ہے۔
خیابان رضا ص 234

قارئین کرام! جو احمد رضا خان اماں جی رضی اللہ عنہا کو معاف نہ کرے وہ کسی اور کیوں کرے گا۔ جو فاصل بریلوی نبی محترم شفیع امم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف نہ کرے۔ وہ اکابر دیوبند کو کیسے کرے گا۔

دیکھیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان اللہ مستخلفکم فیھا فناظر کیف تعملون

ترمذی ج 2 ص 42، 43، ابن ماجہ ص 288، مشکوٰۃ شریف ص 437 ج 2

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمین پر بھیجا پس دیکھنے والا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو ناظر کہا ہے۔

اور دوسری حدیث میں بخاری ص 1099 پر ہے:

آپ علیہ السلام نے فرمایا: انکم لا تدعون اصم ولا غائباً

کہ تم کسی بہرے اور غائب خدا کو نہیں پکار رہے۔ خدا بہرا نہیں تو سننے والا ہوا اور جب غائب نہیں تو حاضر ہوا۔

اب اللہ تعالیٰ کے لیے حاضر کا مفہوم یہاں سمجھ آتا ہے۔

القصہ نبی پاک علیہ السلام کے فرمودات میں ناظر کا لفظ خدا کے لیے صراحتاً ہے۔ اور حاضر کا لفظ اشارتاً اور مفہوماً ہے۔

مگر فاضل بریلوی کی سنئے وہ لکھتے ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں شہید و بصیر ہے اس کو حاضر و ناظر نہ کہنا چاہیے۔ یہاں تک کہ بعض علماء نے اس پر تکفیر کی۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ج 6، ص 157 ،فتاویٰ رضویہ جدید ج 14، ص 688

ہم فاضل بریلوی کی تمام ذریت کو کہتے ہیں کہ کس جید عالم و مفتی و فقیہ نے تکفیر کی ہے یہ فاضل بریلوی کا جھوٹ ہے ورنہ اس کی نشاندہی کرو۔

اس لفظ کے استعمال پر باقی بریلوی علماء نے بھی تشدد کا راستہ اختیار کیا ہے۔

1۔ بریلوی شیخ القرآن فیض احمد اویسی بہاولپوری نے لکھا ہے کہ:

جو لفظ مخلوق کے لیے مستعمل ہو اسے اللہ پر استعمال کرنا کفر ہے۔ مثلاً حاضر و ناظر۔

فتاویٰ اویسیہ ج 1 ص 30

2۔ مفتی عبد الواحد قادری لکھتا ہے کہ ان دونوں اسماء کو ذات الٰہی کی طرف منسوب کرنا شریعت مطہرہ پر جرأت کرنا ہے۔

فتاویٰ یورپ ص 98

3۔ محدث کچھوچھوی لکھتا ہے صاحب درمختار نے بعض فقہا کا قول نقل کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا کفر ہے۔

رسائل میلاد حبیب ص 244

یہ بھی جھوٹ ہے ورنہ کوئی مفتی و فقیہہ یہ جرأت کیوں کر سکتا ہے کہ اس کو کفر کہے جو نبی پاک علیہ السلام کے الفاظ مبارک ہوں۔

4۔ ابو الحسنات قادری لکھتے ہیں۔

یہ خالص جہالت ہے کہ جو حاضر و ناظر اللہ کی ذات کے ساتھ لگاتے ہیں۔

تفسیر الحسنات ج 6 ص 78، 6

5۔ اویسی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں صاحب در مختار رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ یا حاضر یا ناظر کہنا کفر نہیں۔

ظاہر ہے کہ نفی کفر مستلزم جواز نہیں اس لیے ممکن ہے کہ حرام ہو یا مکروہ ہے۔

ندائے یا رسول اللہ ص 35

یعنی خدا کو حاضر و ناظر کہنا حرام ہے یا مکروہ ہے۔ القصہ خدا کو حاضر و ناظر کہنے کو:

حرام، مکروہ، جہالت، کفر، شریعت پر جرأت کرنا وغیرہا قرار دیا گیا ہے حالانکہ یہ لفظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ تو جو طبقہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف نہ کرے وہ اکابر دیوبند کو معاف کیسے کر سکتے ہیں۔

آگے آیئے! جو طبقہ قرآن پاک پر جھوٹ بولے وہ اکابر دیوبند کو معاف کیسے کرے گا۔

بریلوی عالم مولوی نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں:

قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا۔ خزائن العرفان ص 5 اور مفتی احمد الدین توگیری سیفی نے انوار سیفیہ حصہ عقائد کے ص

117 پر بھی یہی کچھ لکھا ہے اب دیکھیے یا تو اسے قرآن پر جھوٹ کہیے یا پھر صحابہ کرام کی تکفیر کیجئے کیوں کہ ابوداؤد شریف ج 2 کتاب العلم میں باب کتابۃ العلم میں روایت موجود ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ آپ علیہ السلام کے سارے فرمان لکھتے تھے وہ کہتے ہیں کہ قریش نے مجھے روکا اور کہا کہ ورسول اللہ بشر (الخ)

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں الخ...

تو دیکھیے قریشی صحابہ کرام نے بشر کہا:

اور شمائل ترمذی باب ماجافی تواضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری روایت میں سیدہ عائشہ کا ارشاد گرامی ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرا من البشر

شمائل ترمذی ص 23

سیدہ عائشہؓ نے بشر کہا۔

تو اگر قرآن نے یہ کہا ہے کہ بشر کہنے والا کافر ہے تو صحابہ کرام پر فتویٰ کفر لگے گا اور اگر قرآن نے نہیں کہا تو مراد آبادی کا قرآن پر جھوٹ۔

تو جو صحابہ کرام کی تکفیر اور قرآن پر جھوٹ بولیں وہ اکابر دیوبند کو کیسے معاف کر سکتے ہیں۔ ایک اور مثال قرآن پر جھوٹ کی۔ فاضل بریلوی نے داڑھی منڈے کے لیے کہا ہے کہ قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔

احکام شریعت ص 190

حالانکہ کسی آیت میں صراحتہً اس کا ذکر ہی نہیں جو قرآن پر جھوٹ بولے وہ ہمیں کب معاف کرے گا؟

آخری بات:

جو خدا کو معاف نہ کرے وہ ہمیں کیسے معاف کرے گا؟

فاضل بریلوی وہابیوں کے جھوٹے خدا کے عنوان سے لکھتے ہیں:

وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے .... جس کا بہکنا بھولنا سونا اونگھنا غافل رہنا ظالم ہونا حتیٰ کہ مر جانا سب کچھ ممکن ہے کھانا پینا پیشاب کرنا۔ پاخانہ پھیرنا ناچنا تھرکنا نٹ کی طرح کلا کھیلنا عورتوں سے جماع کرنا لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتیٰ کہ مخنث کی طرح خود مفعول ہونا کوئی خباثت کوئی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں وہ کھانے کا منہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردمی اور زنی دونوں علامتیں بالفعل رکھتا ہے۔ صمد نہیں جو جوف دار کھکل ہے سبوح قدوس نہیں خنثیٰ مشکل ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج 1 ص 745

یہی فاضل بریلوی دوسری جگہ لکھتا ہے۔

تمہارا خدا بھی زنا کر اسکے ورنہ دیوبند میں چکلہ والی فاحشات اس پر قہقہے اڑائیں گی کہ نکھٹو تو ہمارے برابر بھی نہ ہو سکا پھر کاہے پر خدائی کا دم مارتا ہے۔ اب آپ کے خدا میں فرج بھی ضرور ہوئی ورنہ زنا کاہے میں کر اسکے خنثیٰ خدا کے پجاریو۔

آگے لکھتا ہے۔

یوں تو ایک خدائن ماننی پڑے گی جو اس کی وسعت رکھے اور ایک بڑا ڈبل خدا ماننا ہوگا جو دوسری ہوس بھر سکے۔

پھر آگے لکھتا ہے:

ایک رنڈی کہ فاسقوں کی محفل میں رقص کرتی ہے لحظہ لحظہ کس قدر اپنی

جہتیں بدلتی ہے اگر ان کا معبودیوں ہی نہ گھوم سکا تو رنڈی سے بھی گیا گزرا۔

اللہ جھوٹ سے پاک ہے ص 161، 162، 163

بریلوی کہتے ہیں کہ یہ تمہارے علماء نے لکھا ہے ہم دعوے سے کہتے ہیں ایک بچے سے لے کر بڑے علماء تک کسی نے بھی یہ لکھا ہو تو دکھاؤ ورنہ "موتوا بغیضکم" بریلوی مناظرین یوں کہہ دیتے ہیں کہ جی یہ باتیں آپ کی تحریروں میں تو نہیں ہیں مگر آپ کی تحریروں سے لازم آتی ہیں تو جواباً ہم عرض کرتے ہیں کہ کبھی وہ دوربین اپنے گھر کی طرف بھی لگائی ہے اگر نہیں تو عبارات ہم بتلاتے ہیں اور وہ لازم آنے والی دوربین ادھر بھی لگائیں۔

1۔ فاضل بریلوی کنز الایمان میں سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 20 کا ترجمہ یوں کرتے ہیں: بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

کنز الایمان ص7

2۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں: یہ قضیہ بے شک حق تھا کہ جس پر انسان قادر ہے اس متناہی اشیاء پر مولی عزوجل قادر ہے۔

اللہ جھوٹ سے پاک ہے ص 150

3۔ فاضل بریلوی کے مسلک کے حکیم مفتی احمد یار خان لکھتے ہیں: انبیاء کرام ارادۃً گناہ کبیرہ کرنے سے ہمیشہ معصوم ہیں کہ جان بوجھ کر نہ تو نبوت سے پہلے گناہ کبیرہ کر سکتے ہیں اور نہ اس کے بعد ہاں نسیاناً خطاً صادر ہو سکتے ہیں۔

جاء الحق ص 427

اور یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ فاضل بریلوی کہتے ہیں کہ کبیرہ گناہ سات سو ہیں۔

ملفوظات ص 137 مکتبہ المدینہ

جب ان لوگوں نے خدا سے لے کر امام اعظم تک کسی کو بھی معاف نہ کیا تو علماء دیوبند رحمۃ اللہ کو کیسے معاف کریں۔

5۔ بات چل رہی تھی کہ بریلوی زعماء نے فاضل بریلوی کی خوب تردید کی ہے۔ اسی میں ایک قابل ذکر شخصیت مولانا خلیل احمد خان برکاتی ہیں جنہوں نے حق کے بیان کا حق ادا کر دیا اور بتایا کہ فاضل بریلوی نے تکفیر کر کے غلطی کی ہے۔

وہ لکھتے ہیں دو مسئلے اعلیٰ حضرت نے امت مرحومہ کے سامنے ایسے پیش کیے جو ان سے قبل کسی امام، عالم کسی ولی کو نہ سوجھے دونوں مسئلوں کی بناء پر ہندوستان کے مسلمین میں جابجا جھگڑے اور فساد، نا اتفاقیاں، بغض، کینہ، بدگوئی، ایذائے مسلمین وغیبت و بہتان بری طرح پھیلے رب تعالیٰ رحم فرمائے گھر گھر اختلاف بھائی بھائی کا دشمن و مخالف بن گیا۔

وہ دو مسئلے جو فاضل بریلوی نے پیش کیے وہ یہ ہیں۔

1۔ تمام علماء دیوبند تمام علماء مدرسہ قادریہ بدایوں کی تکفیر۔

2۔ مسئلہ اذان ثانی یعنی جمعہ کی اذان خطبہ کا باہر یعنی مسجد سے خارج ہونا۔

انکشاف حق ص 13، 14

ایک جگہ لکھتے ہیں:

ان کو قطع و برید و تحریف کا ایسا چسکا پڑ گیا ہے کہ کوئی عبارت کسی کی پوری نقل نہیں فرماتے۔ علماء بدایوں فاضل بریلوی کے لیے صاف صاف بتا رہے ہیں کہ ان کو قطع و برید و تحریف عبارت غیر کا چسکا پڑ گیا ہے۔

انکشاف حق ص 189

ان کی تفصیلی عبارات ہم آگے ذکر کریں گے۔

قارئین ذی وقار! ہم نے اختصار سے حسام الحرمین کا جواب عرض کر دیا ہے کہ جو سلیم الفطرت لوگوں کے لیے کافی ہے۔ مگر ہماری ٹکر جس گروہ سے ہے۔

وہ سب بھیڑیں ہیں اس لیے ہمیں تفصیل سے اس پر کچھ لکھنا ہے۔ میں ایک بات اور عرض کر کے اجمالی جائزہ کو ختم کرتا ہوں باقی آگے تفصیلات میں۔

اور اس بات پر تمام ذریت رضاخانیت کو دعوت فکر دوں گا کہ آؤ اور اس کو پڑھ کر فیصلہ کرو اگر حسام الحرمین کے وہ احکام جو اہل السنۃ دیوبند کے بارے میں ہیں سچ ہیں تو سب سے پہلے فتویٰ کفر فاضل بریلوی کے سر پر آتا ہے اسے بچانا ہے تو حسام الحرمین کے ان احکام کو ترک کر دو۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اکابر اربعہ میں سے حضرت نانوتوی پر الزام ختم نبوت کے انکار کا احمد رضا خان نے لگایا ہے اور حضرت گنگوہی پر الزام خدا کو جھوٹا کہنے کا لگایا ہے اور حضرت سہارنپوری پر الزام یہ لگایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک سے شیطان کا علم زیادہ مانتا ہے اور حکیم الامت تھانوی پر الزام یہ لگایا ہے کہ وہ آنحضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کو چوپاؤں کے علم کے برابر سمجھتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ پہلے بزرگ کو ختم نبوت کا منکر کہا۔ دوسرے کو خدا کا جھوٹا کہنے والا کہا آخری دو کو توہین رسالت کا مرتکب کہا:

اب دیکھیے! یہ تینوں الزام شاہ اسماعیل شہید پر بھی اسی احمد رضا خان نے لگائے۔

مثلاً لکھا کہ: اسماعیل دہلوی کا اپنے پیر کو نبی ماننا۔

فتاویٰ رضویہ ج 15۔ ص 20

آگے شاہ صاحب پر رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”یہ صراحۃً غیر نبی کو نبی بنایا ہے کہ صریح کفر ہے اور نبی بھی کیسا؟ صاحب شریعت!“

فتاویٰ رضویہ ص 248۔ ج 15

الزام کا خلاصہ یہ ہوا کہ شاہ اسماعیل اپنے پیر کو نبی مانتے ہیں اور نبی بھی صاحب شریعت تو اس اعتراض کی روشنی میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ پر۔

ختم نبوت کے انکار کا الزام لگایا۔

آگے لکھتے ہیں ”وہ (دیوبندی) اسماعیل دہلوی کی اتباع میں کذب کو ممکن بلکہ جائز و وقوعی مانتے ہیں۔“

فتاویٰ رضویہ ج 15، ص 34

نوٹ: قولہ سے عبارت اکابر دیوبند کی ہے اقول سے فاضل بریلوی کی شروع ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

قولہ: ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے کبھی جھوٹ بولا نہ بولے۔

اقول : یہ زبانی اظہار محض بے بنیاد ناپائیدار کہ جب کذب ممکن بلکہ جائز و وقوعی ہوا جیسا کہ تمہارے امام کا مشرب۔

فتاویٰ رضویہ ج 15، ص 436

خلاصہ یہ ہوا کہ شاہ صاحب پر خدا کو جھوٹا ماننے کا الزام لگایا۔

فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

امام الوہابیہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلی دشنام دے کر مسلمانوں کے دلوں کو زخم پہنچایا۔

فتاویٰ رصویہ ج 15۔ ص 20

آگے شاہ صاحب کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یہ صراحۃً حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو فحش گالی دینا ہے۔
فتاویٰ رضویہ ج 15، ص 249

اس کا خلاصہ یہ ہوا کہ شاہ صاحب پر سخت توہین نبوی کے مرتکب ہونے کا الزام لگایا۔

القصہ: جو جو الزام اکابر اربعہ پر فاضل بریلوی نے لگایا وہی الزام شاہ صاحب پر بھی گایا مگر ان اکابر اربعہ کے متعلق یہ لکھا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔
حسام الحرمین ص 20

اور شاہ صاحب کے متعلق یہ لکھا کہ ”علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔“وهو الجواب وبه يفتى وعليه الفتوى وهو المذهب وعليه الاعتماد وفيه السلامة وفيه السداد“
حسام الحرمین مع تمہید ص 132

آپ خود دیکھیے کہ اب جو حسام الحرمین کا فتویٰ کہ ”جو ان کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔“ وہ فاضل بریلوی پر جا لگا اور ہم برملا یہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ فتویٰ جو حسام الحرمین کے نام سے موسوم فاضل بریلوی اپنے لیے لایا تھا نہ کہ اکابر اربعہ کے لیے خدا کی زمین پر کوئی بریلوی فاضل بریلوی کو کفر کے فتوے سے نہیں بچا سکتا اور نہ آج تک بچا سکا ہے۔

مقصود کو شروع کرنے سے پہلے دو باتیں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

1۔ توہین رسالت اہل السنۃ کی نظر میں۔

2۔ توہین رسالت اہل بدعۃ کی نظر میں۔

ان مسائل پر روشنی ڈالنا ضروری ہے کیونکہ بریلوی حضرات لوگوں کو ورغلانے کا طرز یہ اپناتے ہیں کہ دیوبندی تو گستاخ رسول ہیں جبکہ میں یہ بات آج کھل کر لکھنا چاہتا ہوں کہ اس توہین کے مسئلہ میں جو نقطہ نظر اکابر و اسلاف کا ہے۔ وہی ہمارے اکابر دیوبند کا ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ امام العصر محدث کبیر علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب بنام اکفار الملحدین لکھی اور اس پر مندرجہ ذیل اکابر کی تقاریظ ہیں۔

1۔ حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوری
2۔ حضرت اقدس مجدد الملۃ والدین حضرت مولانا اشرف علی تھانوی
3۔ حضرت اقدس مرشد العلماء مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ
4۔ حضرت العلامہ مولانا عزیز الرحمن دیوبندی
5۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل
6۔ العلامۃ الفقیہ المحدث مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب رحمۃ اللہ
7۔ حضرت العلامہ مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری
8۔ حضرت اقدس مولانا حبیب الرحمن نائب مہتمم دار العلم دیوبند
9۔ حضرت مولانا محمد رحیم اللہ بجنوری ادام اللہ
10۔ علامہ الدہر سید محمد یوسف بنوری نے اس کتاب پر تعارف لکھا
11۔ علامہ مولانا محمد ادریس میرٹھی نے ترجمہ کیا

ہم چند اقتباسات اسی کتاب سے نقل کر رہے ہیں۔

اور ہم نے یہ سب نام اس لیے ذکر کیے ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صرف ذاتی رائے نہیں بلکہ تمام اکابر دیوبند کا یہی فیصلہ ہے اور اکابر دیوبند کا اجماعی مسئلہ ہے کہ گستاخی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نا قابل قبول جرم ہے انتہائی کفر و ارتداد ہے۔ تفصیل آگے آ رہی ہے۔

شاہ صاحب لکھتے ہیں:

ضروریات دین سے وہ تمام قطعی اور یقینی دین(کی باتیں)مراد ہیں جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہونا قطعی طور پر معلوم ہو اور حد تواتر و شہرت عام تک پہنچ چکا ہو حتیٰ کہ عوام بھی ان کو دین رسول جانتے اور مانتے ہوں۔ مثلاً توحید، نبوت، خاتم الانبیاء پر نبوت کا ختم ہونا۔۔۔۔ الخ۔

اکفار الملحدین ص 65، 66

شاہ صاحب آگے لکھتے ہیں:

ضروریات دین سے کسی متواتر امر مسنون کے انکار سے بھی انسان کافر ہو جاتا ہے۔

مزید لکھتے ہیں: ضروریات دین میں تاویل کرنا بھی کفر ہے۔

اکفار ص 75

توحید، نبوت، ختم نبوت کو ضروریات دین میں شامل مان کر ان کا انکار کفر قرار دیا ظاہر بات ہے توحید اور اس کے متعلقات، نبوت اور اس کے متعلقات بھی اس میں شامل ہیں ایک نبی کی عزت و حرمت مقام و شان، رفعت و بلندی اور احترام کا خیال رکھنا یہ بھی ضروری ہے کیونکہ قرآن مقدس نے خود اس بات کو سمجھایا ہے اور شاہ صاحب

علیہ الرحمۃ تو یہاں تک لکھتے ہیں:

ضروریات دین کا منکر کافر اور واجب القتل ہے۔

اکفار ص 100

امام العصر لکھتے ہیں: ہمارے نزدیک تو ایسے قول و فعل پر بھی کافر کہا جا سکتا ہے جو موجب توہین و استخفاف نبی ہو اس لیے شیخ ابن ہمام نے مسایرہ میں فرمایا ہے۔

ما ینفی الاستسلام او یوجب التکذیب فھو کافر

ہر وہ قول و فعل جو تسلیم و اطاعت کے منافی ہو یا تکذیب نبی کے لیے موجب ہو وہ کفر ہے۔

اکفار الملحدین ص 174

سحنون کے رفیق احمد بن ابی سلیمان فرماتے ہیں:

جو شخص یہ کہے کہ رسول پاک علیہ الصلاۃ والسلام کا رنگ سیاہ تھا اس کو قتل کر دیا جائے گا اس لیے کہ یہ شخص ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتا ہے دوسرے سیاہ رنگ معیوب بھی ہے (اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تحقیر کرتا ہے) اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ فام نہ تھے بلکہ آپ کا رنگ گلاب کی طرح سرخ و سفید اور شگفتہ تھا۔

اکفار الملحدین ص 182

امام العصر لکھتے ہیں: بعض علماء متاخرین فرماتے ہیں کہ ابن ابی سلیمان کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے اوصاف میں کسی صفت میں کذب بیانی کفر اور موجب قتل ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ کذب کے ساتھ تحقیر و توہین کا شائبہ ہونا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا صورت میں اس لیے کہ سیاہ رنگ ناپسندیدہ

اور معیوب ہے۔ خفاجی فرماتے ہیں حالانکہ تم جانتے ہو کہ اس میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ (موجب نقص و عیب ہو یا نہ) اس لیے کہ حضور علیہ السلام کی صفات مقدسہ اور حلیہ مبارکہ میں کسی بھی صفت کے بیان میں (کذب اور) خلاف واقع صفت کو آپ کی طرف منسوب کرنا شائبہ توہین و تحقیر سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اس کہ آپ ایسی کامل ترین صفات کے مالک تھے کہ ان سے کامل تر صفات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا بلکہ ان کے خلاف جو صفت بھی آپ کی طرف منسوب کی جائے گی ضرور اس میں آپ کی تنقیص ہو گی (لہٰذا آپ کی صفات قدسیہ کے باب میں کوئی بھی غلط بیانی اور کذب توہین و تحقیر سے خالی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ایسی صورت میں علماء و متاخرین کا مذکورہ بالا اعتراض بے محل ہے۔

اکفار ص 183

لیکن اہل بدعت حضرات ایسی صفات آپ علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں جو آپ کی ہیں نہیں اور کذب بنتی ہیں اور ساتھ ساتھ وہ تحقیر و توہین پر بھی مشتمل ہیں۔

مثلاً مفتی احمد یار نعیمی گجراتی لکھتا ہے:

تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کیے جاویں وہ بھی نگاہ مصطفی علیہ السلام سے پوشیدہ نہیں۔

جاء الحق ص 72

دوسری جگہ یہی مفتی صاحب لکھتے ہیں: ہم لوگ گھر کی کوٹھڑی میں چھپ کر جو کام کریں وہ بھی حضور علیہ السلام کی نظر سے غائب نہیں۔

شان حبیب الرحمن ص 34، آیت نمبر 15

یہ کہیں بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ میں یہ سب کچھ دیکھ رہا ہوں اور نہ کسی ذمہ دار عالم نے اور نہ کسی فقیہہ نے مگر مفتی صاحب جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے گئے اور ہمارے خیال میں اس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید توہین و تحقیر ہے۔

کہ رات کو چھپ کر میاں بیوی گھر میں ہمبستری کریں اور نبی پاک علیہ السلام اس ننگی حالت میں ان کو دیکھیں العیاذ باللہ تعالیٰ۔ کوئی مولوی پیر یہ بات اپنے لیے گوارا نہیں کرے گا اور کہے گا کہ تم نے میری توہین کر دی مگر نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے کیسے برداشت کر لی گئی۔

ہم برملا یہ اعلان کرتے ہیں یہ صفات آپ علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا کذب اور توہین ہے۔ خیر آگے چلیے:

امام العصر محدث کبیر فخر السادات رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

جو مسلمان شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (العیاذ باللہ تعالیٰ) سب و شتم کرے یا آپ کو جھوٹا کہے یا آپ میں عیب نکالے یا کسی طرح بھی آپ کی توہین و تنقیص کرے وہ کافر ہے اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر ہو جائے گی۔

قاضی عیاض شفا میں فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کرنے والا کافر ہے اور جو کوئی اس کے معذب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے۔

شاتم رسول کی توبہ قبول نہیں ہوتی (دنیاوی احکام کے اعتبار سے)۔

مجمع الانہر، در مختار، بزازیہ، درر اور خیریہ میں لکھا ہے کہ:

انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کو سب و شتم کرنے والے کی توبہ مطلقاً قبول نہیں کی جائے گی اور جس شخص نے اس کے کفر اور معذب ہونے میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔

اکفار الملحدین ص 184، 185

آگے لکھتے ہیں: تحقیر کی نیت سے نبی کے نام کی تصغیر بھی کفر ہے۔

تحفہ شرح منہاج میں فرماتے ہیں:

کسی رسول یا نبی کی تکذیب کرے یا کسی بھی طرح ان کی تحقیر و توہین کرے مثلاً تحقیر کی نیت سے بصورت تصغیر ان کا نام لے یا ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی کی نبوت جائز کہے ایسا شخص کافر ہے یاد رہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو تو آپ (کی بعثت) سے پہلے نبی بنایا گیا ہے (آپ کی بعثت کے بعد نہیں) لہٰذا ان کے آخر زمانہ میں آسمان سے اُترنا باعث اعتراض نہیں ہو سکتا۔

اکفار ص 187

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں بعثت و رسالت پہلے اور آپ کی بعد میں ہے اور یہاں ایک بات پر اور غور کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ جو لکھا ہے کہ کسی رسول یا نبی کی تکذیب کرنا کفر ہے اور کہنے والا کافر ہے۔ آپ مقدمہ میں دیکھ آئے ہیں یہ رضاخانی حضرات حاضر و ناظر خدا کو کہنے کے مسئلہ میں تکذیب نبی کی کرتے ہیں یا نہیں باقی فیصلہ قارئین کے ہاتھ میں ہے۔

امام العصر آگے لکھتے ہیں: ملا علی قاری شرح شفا میں ج 2، ص 393 میں فرماتے ہیں۔

تمام علماء کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی

پر سب و شتم کرے (وہ مرتد ہے) اس کو قتل کر دیا جائے فرماتے ہیں طبری نے بھی اسی طرح یعنی ہر اس شخص کے مرتد ہو جانے کو امام ابو حنیفہ اور صاحبین سے نقل کیا ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عیب گیری کرے یا آپ سے بے تعلقی (اور بے زاری) کا اظہار کرے یا آپ کی تکذیب کرے (وہ مرتد ہے) نیز فرماتے ہیں ۔ سحنون مالکی کا قول ہے کہ تمام علماء کا اس پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب و شتم کرنے والا اور آپ کی ذات مقدس میں عیب نکالنے والا کافر ہے اور جو کوئی اس کے کافر و معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اکفار ص 208

امام العصر فرماتے ہیں:

ہم حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ کی کتاب الصارم المسلول علی شاتم الرسول کے چند اہم اقتباسات اس مسئلہ پر پیش کرتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی عیب چینی اور ان کی تنقیص و توہین سراسر کفر بلکہ سب سے بڑا کفر ہے۔ علامہ موصوف نے اس کتاب میں اس مسئلہ کو پورے استیعاب کے ساتھ بیان کیا ہے اور کتاب و سنت اجماع و قیاس سے ماخوذ دلائل و براہین سے کتاب کو بھر دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اختیار تھا کہ چاہے سب و شتم کرنے والے کو قتل کر دیں چاہیے معاف فرما دیں چنانچہ عہد نبوی میں دونوں قسم کے واقعات پائے جاتے ہیں لیکن امت پر شاتم رسول کو قتل کرنا فرض ہے۔ باقی اس سے توبہ کرانے یا نہ کرانے اور دنیوی احکام کے اعتبار سے توبہ کے معتبر و قبول ہونے نہ ہونے میں بے شک علماء کا اختلاف ہے۔ (لیکن اس کے کافر ہو جانے میں کوئی اختلاف نہیں یہی پوری کتاب کا

حاصل ہے)۔ چنانچہ الصارم المسلول میں (ص195، 418) پر فرماتے ہیں:

حرب نے مسائل حرب میں لیث بن ابی سلیم کے واسطے سے حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے ایک شخص کو لایا گیا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سب و شتم کیا تھا حضرت عمرؓ نے اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد فرمان جاری کر دیا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی شان میں یا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کی شان میں سب و شتم یا گستاخی کرے اسے قتل کر دو۔ لیث کہتے ہیں کہ مجاہد نے مجھ سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت بھی نقل کی کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس کسی مسلمان نے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی پر یا اللہ تعالیٰ پر سب و شتم کیا یا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور اس کا فعل ارتداد ہے اس سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا اگر توبہ کر لی تو فبھا ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا اور جس کسی غیر مسلم معاہد (ذمی) نے اللہ تعالیٰ یا کسی بھی نبی کی شان میں سب و شتم کیا یا علانیہ کوئی گستاخی کی اس نے (اپنی اس حرکت سے جان و مال کی سلامتی کے) عہد کو توڑ دیا لہٰذا اس کو قتل کر دو۔

اکفار الملحدین ص 293

امام العصر فرماتے ہیں:

شاتم رسول کبھی سب و شتم کا یہ طریقہ اختیار کرتا ہے کہ (خود گالیاں دینے کی بجائے) دوسرے شخص کی دی ہوئی گالیاں نقل کرتا ہے اور یہ محض ایک فریب اور دھوکا ہوتا ہے کہ اس طرح وہ اپنا بچاؤ بھی کر لیتا ہے اور سب و شتم کا خوب پروپیگنڈہ اور اشاعت بھی کر لیتا ہے۔ اور اس کا مقصد پورا ہو جاتا ہے یہ دراصل چھپا ہوا کفر ہے۔

جو چھپا نہیں رہتا۔ بلکہ اس کی سبقت لسانی اور قلبی زہر افشانیوں سے ظاہر ہو جاتا ہے اور یہ اس کے دل میں گھر کیے ہوئے روگ اور دیرینہ مرض (کفر و نفاق) کا نتیجہ ہوتا ہے جو اس کے دل و جگر اور سینہ و شکم کو تباہ کر ڈالتا ہے۔

اکفار الملحدین ص 294، 295

شاہ صاحب رحمۃ اللہ آگے لکھتے ہیں:

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ الصارم المسلول میں ص 225 پر فرماتے ہیں۔ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تتبع سے اس کی بہت سے مثالیں مل جائیں گی مثلاً بھز بن حکیم عن ابیہ جدہ والی مشہور و معروف روایت جس میں مروی ہے۔ کہ اس کا بھائی (جو کافر تھا) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میرے پڑوسی کس جرم کی پاداش میں پکڑے گئے ہیں (گستاخانہ انداز بیان کو دیکھ کر) حضور علیہ السلام نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا تو اس پر کہتا ہے لوگ کہتے ہیں تم اوروں کو تو گمراہی اور کج راہی سے منع کرتے ہو اور خود کج راہی (ظلم) کو اختیار کرتے ہو حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں گا تو اس کا خمیازہ خود مجھے بھگتنا پڑے گا لوگوں کو نہیں۔ اور صحابہ سے فرمایا کہ اس کے پڑوسیوں کو رہا کر دو ابو داؤد نے بسند صحیح اس حدیث کو روایت کیا ہے تو دیکھیے بظاہر تو یہ شخص لوگوں کی جانب سے اس بہتان کو نقل کرتا ہے مگر در حقیقت اس کا مقصد خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا ان الفاظ سے حضور کی دل آزاری کرنا اور ایذا پہنچانا ہے۔ (نہ کہ کہنے والوں کی بہتان تراشی کی خبر دینا یا تردید کرنا) غرض کسی کو گالیاں دینے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے۔ (عربی میں اس کو تعریض کہتے ہیں یعنی دوسروں پر رکھ کر بات کرنا)۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مسند احمد کی ایک روایت کے الفاظ تو یہ ہیں (جو اوپر نقل کیے گئے) دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ انك تنهى عن الشر وتستخلى به

ترجمہ: آپ دوسروں کو تو شر وفساد سے روکتے ہیں اور خود شر وفساد کو اختیار کرتے ہیں۔ (یعنی غیی کی بجائے شر کا لفظ ہے)۔

کنز الاعمال میں ج4 ص46 پر بھی انہیں الفاظ کے ساتھ یہ روایت مذکور ہے۔

الصارم المسلول میں ص527 پر حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمارے مشائخ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بطور تعریض سب وشتم کرنا بھی کفر وارتداد ہے۔ اس کی سزا بھی قتل ہے۔ (جیسے صراحتاً سب وشتم رسول کی سزا قتل ہے)۔

مصنف فرماتے ہیں کہ: ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے دلائل وبراہین سے اس کو ثابت کیا ہے اور تعریض کی متعدد مثالیں بھی بیان کی ہیں اور ایسے شخص کے ارتداد (وقتل) پر انہوں نے اُمت کا اجماع نقل کیا ہے۔

نیز ص559 پر فرماتے ہیں: اس سے قبل ہم امام احمد کی تصریح نقل کر چکے ہیں کہ جو شخص رب العالمین کی شان میں بطور تعریض بھی کسی بُرائی کا ذکر کرے اس کو قتل کر دیا جائے گا چاہے مسلمان ہو چاہے کافر اسی طرح ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا یا اس کے دین کا یا رسول اللہ کا یا کتاب کا برائی کے ساتھ تذکرہ کرے گا خواہ صراحتہً ہو خواہ کنایۃً دونوں کا حکم ایک ہے (کہ اس کو کافر ومرتد قرار دیا جائے گا) یہی حکم تعریض کا ہے۔

امام العصر فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے امام احمد کا یہ قول متعدد مقامات پر نقل کیا ہے۔
الصارم المسلول ص527، 536، 563، 553

جبکہ ثابت ہو گیا ہر سب و شتم خواہ صراحۃً ہو یا کنایۃً موجب کفر ہے، اسی مسئلہ سے متعلق ابن حجر رحمۃ اللہ فتح الباری میں ج12 ص284 پر فرماتے ہیں۔ خطابی کہتے ہیں اگر کسی شخص نے تعریفاً بھی کوئی گستاخی کی (اللہ تعالیٰ کی یا اس کے کسی نبی کی شان میں) تو میرے علم میں ایسے شخص کے قتل کے واجب ہونے میں علماء کے اندر مطلق اختلاف نہیں ہوا جبکہ وہ مسلمان ہو۔

قاضی عیاض شفا میں فرماتے ہیں: ابن عتاب کا قول ہے کہ قرآن و حدیث کی نصوص واجب قرار دیتی ہیں کہ جو شخص حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ذرا بھی اذیت پہنچانے کا یا ذرا بھی آپ کی توہین و تذلیل کا قصد کرے صراحۃً ہو یا کنایۃً اس کو قتل کر دینا فرض ہے۔

اسی شفا اور اس کی شرح نسیم الریاض للخفاجی میں ص 459 پر لکھا ہے اگر دوسروں کی طرف سب و شتم کرنے والے پر یہ الزام ثابت ہو جائے کہ:

1۔ گالیاں خود اسی شخص کی ساختہ پرداختہ ہیں اور (سزا سے بچنے کے لیے اس نے) دوسروں کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

2۔ یا اس شخص کی عادت ہو کہ وہ بکثرت ایسی گستاخانہ باتیں خود کہتا ہو اور دعویٰ کرتا ہو کہ میں دوسروں کا قول نقل کرتا ہوں۔

3۔ یا ان گستاخانہ ہرزہ سرائیوں کے وقت اس کی حالت سے ظاہر ہوتا ہو کہ اسے یہ باتیں اچھی لگتی ہیں اور اس میں کوئی برائی محسوس نہیں کرتا۔

4۔ یا وہ اس قسم کی توہین و تذلیل کا دلدادہ فریفتہ ہو اور اس کو معمولی بات سمجھتا ہو اور ممنوع نہ جانتا ہو۔

5۔ یا وہ اس جیسی گستاخانہ باتوں کو خاص طور پر یاد کرتا ہو (کہ اس کا محبوب مشغلہ ہو)

6۔ یا وہ ایسی باتوں کی تلاش و جستجو میں رہتا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہے ہو بہو یہ اشعار اور سب و شتم کے قصے عموماً روایت کرتا ہو تو ان تمام صورتوں میں اس نقل کرنے والے کا وہی حکم جو خود ہجو اور سب و شتم کرنے والے کا ہے کہ اس پر مواخذہ کیا جائے اور (جو اس جرم کی سزا ہے وہ دی جائے گی) دوسروں کی طرف منسوب کرنا اس کے لیے مفید نہ ہو گا اور جلد از جلد اس کو قتل کر کے جہنم رسید کیا جائے گا۔

اسی شفا میں اور اس کی شرح ج 4 ص 459 پر قاضی عیاض فرماتے ہیں:

فصل چھٹی صورت (سب و شتم کی) یہ ہے کہ وہ (سب و شتم کرنے والا) ان گستاخانہ باتوں کو دوسروں سے نقل کرے اور ان کی جانب منسوب کرے تو اس شخص کے انداز نقل اور گفتگو کے قرائن کو دیکھا جائے گا اور ان کے اعتبار سے حکم ہو گا (یعنی اگر قرائن سے ثابت ہو کہ دوسروں کا نام لینا محض اپنے بچاؤ کے لیے یا اس کو خود مزا آتا ہے یا اس کا محبوب مشغلہ ہے تو اس کو اس سب و شتم کا مجرم قرار دے کر قتل کر دیا جائے گا اور اگر قرائن و تحقیق سے ثابت ہو کہ واقعی یہ دوسروں کا بیان ہے اور یہ شخص محض ناپسندیدگی کی وجہ سے نقل کر رہا ہے تو قتل تو نہ کیا جائے مگر کسی اور مناسب سزا یا تنبیہہ پر اکتفا کیا جائے گا۔

مجمع علیہ امور کو بیان کرنے والے مصنفین میں سے بعض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں کہے ہوئے اشعار کے روایت کرنے لکھنے پڑھنے یا جہاں وہ اشعار ملیں ان کو بغیر مٹائے چھوڑ دینے کی حرمت پر تمام مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے۔

نیز لکھتے ہیں: ابو عبیدہ قاسم بن سلام نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجو میں کہے اشعار کا ایک مصرعہ بھی پڑھنا یا یاد کرنا کفر ہے۔ نیز قاسم کہتے ہیں میں نے اپنی کتابوں میں اس ہستی کا نام لینے کی بجائے جس کی ہجو میں اشعار کہے گئے ہیں اس کا ہم وزن کوئی اسم بطور کنایہ ذکر کیا ہے۔

اکفار الملحدین ص 295، 296، 297، 278

قارئین گرامی قدر ! یہ ہمارے اصول اور نظریات ہیں جس میں توہین رسالت کیس کو معاف نہیں کیا جا سکتا۔

اسی تعریض کو دیکھ لیجئے کہ آدمی گستاخی خود کرے جب اس سے پوچھا جائے تو وہ کسی اور کا نام لے دے۔ یہی صورت مولوی احمد رضا خان کی ہے۔

ہم نے کچھ اوراق پہلے احمد رضا کی وہ گالیاں نقل کی ہیں جو اس نے خدا کو دی ہیں جب بریلویوں سے پوچھو تو کہتے ہیں یہ تو شاہ اسماعیل نے دی ہیں ہم کہتے ہیں شاہ صاحب کی کسی کتاب میں یہ گالیاں دکھاؤ اگر نہیں تو پھر جہنم کی آگ سے ڈرو اور فاضل بریلوی کا دامن چھوڑ دو۔ کیونکہ خود اس نے مزا لے کر خدا کو یہ گالیاں دی ہیں بعض بریلوی کہتے ہیں کہ یہ شاہ صاحب کی عبارت پر لازم آتی ہیں۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

یہ بھی جھوٹ ہے اور اگر بالفرض تم سچے تو جو عبارات ہم پیچھے چند اوراق قبل تمہاری نقل کر آئے ہیں ص 44، 54 پر اس میں بھی غور کرو اور فکر کرو پھر ہم

سے بات کرو۔ ہم ایسی بات کو نقل نہیں کرنا چاہتے۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں

اب ان عبارات سے جو لازم آرہا ہے وہ بھی بتایا جائے مگر رضا خانی مر سکتے ہیں اس عبارت پر لازم آنے والی باتیں نقل نہیں کرسکتے۔ اگر نہیں تو وہاں کیوں۔ اگر وہاں نقل کیں تو یہاں کیوں نہیں؟ فما ھو جوابکم فھو جوابنا

قارئین ذی وقار! اب ہم بریلوی مسلک کے ہاں بھی توہین رسالت کا مسئلہ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ ایک دھوکہ یہ لوگ یہ بھی دیتے کہ ہم عاشق ہیں۔ آج کی تحریر سے یہ واضح ہو جائے گا کہ عشق رسالت کے محض نعرے ہیں حقیقت کچھ نہیں۔

1۔ بریلوی جید عالم احمد سعید کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں۔ راعنا کہنے کی ممانعت کے بعد اگر کوئی صحابی نیت توہین کے بغیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو راعنا کہتا تو وہ **واسمعوا وللکافرین عذاب الیم** کی قرآن وعید کا مستحق قرار پایا جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیت توہین کے بغیر بھی حضور کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔

گستاخ رسول کی سزا قتل ص 24

یعنی اب جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو راعی کہے وہ کافر ہے۔

2۔ سوال: اگر کوئی شخص سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کا چرواہا کہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ توہین آمیز لفظ ہے کہنے والا توبہ و تجدید ایمان کرے۔

کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب از الیاس عطار ص204

3۔ مولوی فیض احمد اویسی صاحب بہاولپوری لکھتے ہیں:

اللہ جل شانہ کو گوارانہ ہوا اس لیے راعنا بولنے سے نہ صرف روک دیا بلکہ آئندہ یہ لفظ بولنے والا نہ صرف کافر بلکہ سخت عذاب میں مبتلا کرنے کی وعید شدید بتائی اور سنائی۔

بے ادب بے نصیب ص 15

راعی کا لفظ بولنے پر اویسی صاحب کفر کا فتویٰ دے رہے ہیں۔

اب آیئے! فاضل بریلوی کے ہاں چلتے ہیں وہ لکھتے ہیں: اللہ کا محبوب امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے۔

ختم النبوۃ ص 71

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

اس کے سچے راعی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اللہ جھوٹ سے پاک ہے۔ ص 111

اب بریلوی کبھی بھی اس اصول کی طرف نہیں آئیں گے کیونکہ پتا ہے کہ یہ لفظ جس پر فتویٰ کفر ہم نے دیا ہے وہ تو فاضل بریلوی صاحب نے لکھا ہے یہ ہے ان کے عشق و محبت کے جھوٹ کی داستان شاید کوئی کہے کہ فتویٰ کفر تو لفظ راعنا پر ہے اور فاضل بریلوی نے راعی لکھا ہے تو جواباً عرض یہ ہے کہ راعنا کا معنی ہمارا چرواہا اور راعی کا معنی چرواہا، اور ہمارا چرواہا کہنے سے صرف چرواہا کہنا زیادہ سخت ہے۔

مثال نمبر 2: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کہنا گستاخی ہے۔

1۔ فاضل بریلوی کے والد صاحب نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں: اگر ہندی اپنے باپ یا بادشاہ خواہ کسی واجب التعظیم کو تو کہے گا تو شرعاً بھی گستاخ و بے ادب اور

تعزیر و تنبیہہ کا مستوجب ٹھہرے گا۔

اصول الرشاد ص 228

2۔ مولوی حنیف رضوی لکھتے ہیں: ہمارے دیار میں کسی معظم و بزرگ بلکہ ساتھی اور ہمسر کو بھی ”تو“ کہنا خلاف ادب اور گستاخی قرار پائے گا۔

مقدمہ اصول الرشاد ص 35

3۔ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی بریلوی لکھتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف نام لے کر یا تو تا کر کے... ہی پکارنا ہے تو تجھ میں اور ابو جہل وابو لہب اور دیگر کفار و خبثاء میں فرق کیا رہے گا۔

العطایاالاحمدیہ ج5، ص 158

4۔ مکتبہ ضیاء القرآن والوں نے کنزالایمان کا خصوصی ایڈیشن شائع کیا اس کے ص 1100، اور انوار الکنزالایمان کے ص 528 پر لکھا ہے: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صیغہ واحد حاضر میں مخاطب فرمایا لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ترجمہ کرتے وقت اردو میں وہی الفاظ استعمال کیے جائیں اردو زبان میں تو کہہ کر اپنے بڑے کو مخاطب کرنا گستاخی ہے۔

5۔ بریلوی پیر طریقت ڈاکٹر سرفراز محمدی آستانہ ترنول شریف لکھتے ہیں قرآن پاک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے صیغہ واحد میں مخاطب فرمایا لیکن اردو میں ترجمہ کرتے وقت لازمی تو نہیں کہ وہی الفاظ استعمال کیے جائیں کیونکہ اردو میں کسی بھی معزز و محترم ھستی کو لفظ،تو، سے مخاطب کرنا گستاخی کے زمرے میں شمار ہوتا ہے۔ اگر یہی لفظ ذات باری تعالی کے لیے ہو تو قابل گرفت نہیں کہ مقصد شرک سے اجتناب ہوتا ہے لیکن نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے

لیے استعمال کرنا سراسر بے ادبی میں شمار ہو گا۔

انوار کنز الایمان ص28

اب دیکھیے فاضل بریلوی کی طرف انہوں نے سورۃ القارعۃ پارہ نمبر 30، سورۃ نمبر 101 میں آیت نمبر 3وما ادراك ما القارعة کا ترجمہ کیا ہے اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی اور آیت نمبر 10۔

و ماادراك ماهيه کا ترجمہ کیا ہے اور تو نے کیا جانا کیا ہے بیچاد کھانے والی ۔

کنزالایمان ص 1081

2۔ سورۃ منافقون آیت نمبر 4 کا ترجمہ دیکھیے۔واذا رایتهم تعجبك اجسامهم اور جب تو انہیں دیکھے ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں ۔

کنزالایمان ص 998

3۔ سورۃ زمر کی آیت نمبر 21 کا ترجمہ دیکھیے۔الم تر ان الله انزل من السماء ماءً (الایة) کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا۔

کنز الایمان ص 828

4۔ سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 41 یا ایها الرسول لا یحزنك الذین............ و من یرد الله فتنة، فلن تملك له من الله شیاء (الایة)۔اے رسول تمہیں غمگین نہ کریں ... اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو ہرگز تو اللہ سے اس کا کچھ نہ بنا سکے۔

کنز الایمان ص 205، 206

یہی چار مثالیں بہت ہیں ورنہ اور بھی کئی ہیں۔

اب بریلوی حضرات سے پوچھ لیجئے کیا اپنے اصولوں پر کاربند رہو گے تو یقینا ان کو سانپ سونگھ جائے گا اور کاٹو تو خون نہیں والی مثال نظر آئے گی۔

ہم دو چار مثالیں اور لکھ کر یہ عنوان ختم کرتے ہیں۔

مثال نمبر 3: بریلویوں کے بہت بڑے عالم مفتی فیض احمد اویسی بہاولپوری لکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل اور قول اور عمل مبنی پر حکمت ہوتا ہے۔ اس سے آپ کی لاعلمی یا عدم اختیار ثابت کرنا جاہلوں یا نبوت کے گستاخوں کا کام ہے۔

رسائل اویسہ ج 4، لاعلمی میں علم ص 15

یعنی آپ علیہ السلام کی طرف لاعلمی کی نسبت کرنا گستاخی ہے۔ آیئے دیکھیے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب غلام قادیانی کا رد کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ:

یہ جو (تم نے) لکھا ہے کہ قیامت سات ہزار سال پہلے نہیں آسکتی میں کہتا ہوں کہ یہ سات ہزار سال کی تحدید جو آپ نے لگا دی ہے یہ منافی ہے۔ لا یجلیھا لوقتھا الا ھو کے اور ان احادیث کے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاعلمی بیان فرمائی۔

شمس الہدایہ ص 66

یہاں پیر صاحب نے نبی پاک علیہ السلام کے لیے لاعلمی کی نسبت کی اب اصول بریلوی کی روشنی میں یہ گستاخی ہے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم مگر اب بریلوی اصول نہ جانے کیوں خاموش ہے کیوں پیر صاحب یا ان کی اولاد کے خلاف آواز نہیں اُٹھتی۔

کیا یہ عشق ومحبت کا محض دعویٰ ہی نہیں ہے؟ اگر واقعی یہ شرعی اُصول تھا تو کیوں اب تک اس کتاب پر پابندی نہیں لگوائی گئی مگر یہ سب دوسروں کے لیے ہے نہ کہ اپنے لیے کیوں کہ وہ خود تو نام نہاد عاشق ہیں۔

مثال نمبر 4: کسی اور کو رحمۃ للعالمین کہنے پر بریلوی اکابرین میں صف ماتم بچھا ہے۔

1۔ بریلوی علامہ ارشد القادری صاحب رئیس التحریر لکھتے ہیں: خدا کی پناہ حبیب

خدا کی شان یکتائی پر اس سے زیادہ سنگین حملہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

تبلیغی جماعت ص 67، مکتبہ نبویہ لاہور

2۔ بریلوی ضیغم اہل بدعت حسن علی رضوی اس بات کو سنگین گستاخی قرار دیتے ہیں وہ لکھتے ہیں: حضور علیہ الصلوۃ و السلام کی عظمت اور رفعت شان کو گھٹا کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم و جلیل صفت پر ڈاکہ مارنا مقصود تھا۔

محاسبہ دیوبندیت ص 198 ج1

3۔ بریلوی مناظر اعظم جنید زمان مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے تمام عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اب اور کون سے عالمین ہیں جن کے یہ بھی رحمت بن سکتے ہیں جیسا کہ رب العالمین کہنے کے بعد تمام عالمین میں کسی دوسرے رب کی ضرورت نہیں اگر کوئی مانے تو اس نے شرک فی التوحید کہا ہے ایسے ہی رحمۃ للعالمین کے اقرار کے بعد کوئی عالمین کی رحمت نہیں کہلا سکتا اور اگر کوئی تسلیم کرے تو مشرک فی الرسالت ہو گا۔

مقیاس حقیقت ص 198، 199

4۔ بریلوی جید عالم مفتی خلیل احمد خان برکاتی لکھتے ہیں: مسلمانوں کے نزدیک رحمۃ للعالمین ہونا قطعاً یقیناً خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ ہے جس میں اور انبیاء بھی شریک نہیں۔

فیصلہ ہفت مسئلہ توضیحات و تشریحات ص 305

یعنی مسلمان تو کسی اور کو نہیں کہتے باقی کافر کسی اور کو بھی رحمۃ للعالمین کہتے ہیں۔

5۔ مفتی عبد الوہاب خلیفۃ مفتی اعظم بریلویہ فی الہند لکھتے ہیں: ہر مسلمان کا قرآن کریم پر ایمان ہے کہ رحمۃ للعالمین صرف اور صرف صفت خاصہ محمد صلی اللہ

علیہ وسلم ہے۔

صاعۃ الرضا علی اعداء المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص 311

یعنی کسی اور کو رحمۃ للعالمین کہنے والا آپ کی صفت خاصہ کا منکر اور منکر قرآن ہے۔

6۔ مفتی احمد میاں برکاتی لکھتے ہیں: رحمۃ للعالمین نہ ہو گا مگر رسول الی العالمین۔

ملفوظات مشائخ مارہرہ ص110

یعنی رحمۃ للعالمین وہی ہو گا جو تمام عالمین کا رسول ہو گا۔

7۔ مولوی ظفر الدین بہاری لکھتا ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صفت میں رحمۃ للعلمین میں سب ملاوں کو شریک کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون، پھر سید العالمین کیوں کر مان سکتے ہیں؟

حیات اعلی حضرت ج2 ص404

یعنی کسی اور کے لیے یہ لفظ استعمال کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سید العالمین ہونے کا انکار ہے۔ اب آیئے دیکھیے شانِ رسالت پر ڈاکہ ڈالنے والا، توہین کرنے والا، شان و مقام و عظمت مصطفی پر سنگین حملہ کرنے والا آپ کی شان کو گھٹانے والا کون ہے۔

1۔ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی نے اپنے مقدمہ اور ترتیب سے ایک کتاب اپنے مکتبہ سے چھاپی ہے اس میں ہے:

شہہ سلیمان رحمۃ للعالمین　　رحمۃ للعالمین قطب الوریٰ

تحفۃ الابرار ص 306، 307

یہ خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے لکھا گیا ہے۔

2۔ قادری کتب خانہ لاہور سے کتاب چھپی ہے۔ اردو ترجمہ ملک فضل الدین نقشبندی مجددی نے کیا ہے اور فنی تدوین کتاب کی مولوی محمد عالم مختار حق نے کی ہے اس میں ہے۔

شاہ گیلانی ترا حق در وجود　　رحمۃ للعالمین آوردہ است

تحفہ قادریہ ص 49

اس میں شیخ گیلانی کو رحمۃ للعالمین لکھا ہے۔

3۔ للہ شریف کی خانقاہ کے ایک آدمی صاحبزادہ محمد حسین للّٰہی صاحب نے لکھا۔ خواجہ سلیمان تونسوی کی شان میں:

شاہ سلیمان رحمۃ للعالمین

حضرت خواجہ محمدسلیمان تونسوی اور ا ن کے خلفاء ص 144

دوسری جگہ خواجہ صاحب کی شان یوں بیان کرتے ہیں:

رحمۃ للعالمین قطب الوریٰ

تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی ص21

4۔ ماہنامہ ضیائے حرم کے ایڈیٹر خواجہ عابد نظامی نے پیش لفظ لکھ کر ایک کتاب ضیاء القرآن سے چھپوائی۔ جس کا ترجمہ خواجہ حسن نظامی کے مرید اور خلیفہ سید محمد ارتضٰی المعروف ملا واحدی ایڈیٹر ماہنامہ نظام المشائخ دہلی نے خواجہ صاحب کے حکم سے کیا۔ اس میں ہے: صحبۃ الصالحین نور و رحمۃ للعالمین

راحۃ القلوب ص 81

صالحین کی صحبت نور اور رحمۃ للعالمین ہے۔

5۔ بریلویوں کا بہت بڑا سکالر جناب شمس بریلوی لکھتا ہے: **حضرت خواجہ**

راستیں لقب یافته و ما ارسلنك الا رحمة للعالمین ملك الفقراء و المساکین نظام الحق و الشرع و الهدیٰ والدین۔

فوائد الفواد ص 57، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

خواجہ نظام الدین کو رحمۃ للعالمین کا لقب دیا گیا ہے۔

6۔ پیر جماعت علی شاہ کہتے ہیں اولیاء کے متعلق کہ: یہ مقبولان بارگاہ ایزدی رحمۃ للعالمین کی شان میں جلوہ گر تھے۔

سیرت امیر ملت ص 609

7۔ بریلوی جید عالم دین مولوی غلام جہانیاں صاحب لکھتے ہیں: الٰہی بحرمۃ شیخ المشائخ سلطان العاشقین رحمۃ للعالمین۔ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الحق والدین محمد بن احمد بخاری چشتی ہے رضی اللہ عنہ

ہفت اقطاب ص 70

8۔ مولوی اشرف جلالی کا رسالہ ماہنامہ جلالیہ میں ہے۔

خواجہ باقی باللہ کی تعریف میں "ہست ذات خواجہ باقی مرحمۃ للعالمین"

جلالیہ شمارہ نمبر12، دسمبر 2011، ص 26

قارئین گرامی قدر! حوالے اور بھی لکھے جاسکتے ہیں مگر یہی کافی ہیں ہمارا سوال ہے کہ اگر توہین رسالت کے متعلقہ تمہارے اصول درست ہے تو جن بریلوی زعماء اکابرین نے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ کیا وہ منکر قرآن، شان رسالت کے ڈاکو، عظمت گھٹانے والے ہیں؟ اگر نہیں تو معلوم ہوا کہ تمہارا عشق و محبت کا دعویٰ صرف دعویٰ ہی ہے حقیقت کچھ نہیں۔

قارئین آپ ان چند مثالوں سے سمجھ تو گئے ہوں گے کہ ان رضا خانی

حضرات میں عشق و محبت کے صرف دعوے ہیں حقیقت کچھ نہیں اس طرح کئی مثالیں لائی جاسکتی ہیں مگر میں آخری لاکر موضوع کی طرف آنا چاہتا ہو۔

5۔ سورۃ فتح کی آیت نمبر 2 کے ترجمہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گناہ کی نسبت کرنا ملاحظہ فرمایئے:

فاضل بریلوی لکھتے ہیں: واستغفر لذنبك (الایة)۔ مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی۔

فضائل دعا ص 86

2۔ فاضل بریلوی کے والد صاحب لکھتے ہیں: معاف کرے اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ۔

الکلام الاوضح ص 62

3۔ علامہ فضل حق خیر آبادی لکھتے ہیں۔ برشما لازم است کر بروید بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم او بندہ ایست کہ آمرزیدہ است خداتعالیٰ مرا را ز گناھان پیش و پسین او۔

شفاعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ص 321

یعنی تم پر لازم ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ خدا کے ایسے بندے ہیں جن کے خدا نے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔ ہم مزید حوالے بھی لاسکتے ہیں مگر یہی کافی ہیں۔

اب آیئے ان پر بریلوی اصول سے فرد جرم عائد کرتے ہیں۔

1۔ پیر افضل قادری صاحب لکھتے ہیں:

یہ تمام تراجم نصوص و حدیث اور عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قطعی عقیدے کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہیں اور ان میں بارگاہ نبوی میں بدترین

گستاخی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

قرآن مجید کے ترجموں کی نشاندہی ص 36

2۔ بریلوی جید عالم مولانا قاری رضاء المصطفیٰ لکھتے ہیں: عام تراجم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نبی معصوم ماضی میں بھی گناہ گار تھا مستقبل میں بھی گناہ کرے گا۔ مگر فتح مبین کے صدقے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو گئے اور آئندہ گناہ رسول معاف ہوتے رہیں گے کاش یہ فتح مبین آپ کو نہ دی گئی ہوتی تاکہ آپ کے گناہوں پر ستاری کا پردہ پڑا رہتا۔

قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی ص 7

3۔ مولوی شہزاد مجددی کی مصدقہ کتاب میں ایسے تراجم پر فتویٰ لگا کر لکھا گیا ہے کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہ گار کہنا بے ایمانی اور کفر ہے۔

آؤ حق تلاش کریں ص14

آگے لکھتے ہیں: مترجمین کے تراجم سے بھی ایسے معلوم ہو رہا ہے کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم گناہگار ہے۔ معاذ اللہ۔

آؤ حق تلاش کریں ص18

4۔ اور مولوی شیر محمد جمشیدی صاحب نے اپنی کتاب فیصلہ کیجئے کہ ص24، 28 پر یہی کچھ لکھا ہے۔

5۔ مفتی حنیف قریشی کی مرضی سے چھپنے والی کتاب اور اس کے مناظرے کی روئیداد میں یوں لکھا: خود سوچیں کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گناہ ہو سکتے ہیں۔ جن کی معافی مانگنے کا حکم ہو رہا ہے۔ کیا یہ ترجمہ تقدیس رسالت کے خلاف نہیں؟

مناظرہ گستاخ کون ص201

بریلوی جید علامہ عبد الستار نیازی صاحب لکھتے ہیں:

اس آیت میں مترجمین نے خطاؤں اور گناہوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک معصوم عن الخطاء سے منسوب کر دیا جائے جو صریحاً عصمت انبیاء پر حملہ ہے۔

انوار کنزالایمان ص 823

7۔ بریلوی امام وقت نباض بریلوی قوم ابوداؤد محمد صادق صاحب لکھتے ہیں :

سوال یہ ہے کہ کیا مذکورہ تراجم شان الوہیت و منصب رسالت و نبوت کے منافی نہیں ہیں۔ کیا اس سے بہتر اور متبادل الفاظ نہیں مل سکتے کیا مفسرین نے ان نازک مقامات پر بہتر پہلو استعمال اور پیش نہیں کیے۔ پھر اس قدر عامیانہ و گھٹیا الفاظ کے استعمال کا کیا جواز ہے۔

انوار کنزالایمان ص 894

8۔ لاہور سے ایک گروہ کھڑا ہوا مفتی محمود ساقی کرنل انور مدنی، مولوی ذوالفقار سانگلہ ہل وغیرہم لوگوں نے صاف لکھا ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے گناہ منسوب کرنا پھر معافی سے متعلق کرنا کفر ہے۔

خلاف اولیٰ کے رد میں ص 62

آگے لکھتے ہیں: گناہ کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا اور تاویل بعد میں کرنا بھی غلط ہے گستاخی ہے۔

خلاف اولیٰ کے رد میں ص 62

آگے لکھتے ہیں: ذنب کا ترجمہ گناہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنے سے کوئی تاویل قابل قبول نہیں کیونکہ یہ صراحۃً گستاخی توہین ہے۔

خلاف اولیٰ کے رد میں ص 92

9۔ مولوی الطاف حسین ناظم اعلیٰ دارالعلوم سیف الاسلام کشمیر لکھتے ہیں: ذنب کا معنی گناہ کر کے اس کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا بڑی بیباکی، جرأت ہے۔

الذنب فی القرآن ص 803

10۔ معروف بریلوی ادیب خواجہ رضی حیدر صاحب لکھتے ہیں: اگر کسی نبی کو گناہ گار تصور کیا جائے یہ تصور بھی گناہ ہے ایسی صورت میں اگر کسی آیت کریمہ سے یہ مطلب لیا جائے کہ نعوذ باللہ نبی آخر الزماں کی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ کہ آپ کی اگلی پچھلی سب خطائیں معاف کر دی جائیں گی تو یہ ترجمہ کی غلطی نہیں بلکہ ایک ایسا مذموم اقدام ہے۔ جس سے ایمان ساقط ہو سکتا ہے۔

الذنب فی القرآن ص 812

لفظ خطا گناہ سے ہلکا ہے اگر اس سے ایمان ساقط ہو سکتا ہے تو خدا جانے لفظ گناہ استعمال کرنے والے تو ساقط الایمان ہی ہوں گے۔

11۔ قارئین !آپ بھی شاید حوالے پڑھ کر تھک گئے ہوں گے میں اسی لیے آخری حوالہ عرض کرتا ہوں ورنہ بیسوں بریلویوں کے حوالے اس پر شاہد ہیں کہ یہ ترجمہ کرنا گستاخی توہین کفر وغیرہ ہے۔

دیوبندی مذہب کا مصنف مولوی غلام مہر علی چشتیاں کا رہائشی لکھتا ہے۔ ذنبك کا معنی آپ کے گناہ یا ترک افضل وخلاف اولیٰ یا خطاء آپ کی عصمت پر حملہ آور ایک نہایت ہی زہریلا سانپ ہے۔

معرکۃ الذنب ص8

آگے لکھتے ہیں:

یہ ترجمہ کہ ”اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے“۔ سراسر عصمت رسول سے بغاوت و جہالت و شقاوت ہے، نبوت کا انکار اور کفر ہے۔

معرکۃ الذنب ص 20

قارئین ان پانچ عدد مثالوں میں بریلوی زعماء و اصاغر و اکابر یعنی بریلویوں کے اصول و فروغ گستاخان رسول اپنے بنائے ہوئے اصولوں سے بنتے ہیں۔

مگر قیامت آسکتی ہے وہ ان سب کو گستاخ رسول عظمت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈاکہ ڈالنے والا نہیں کہہ سکتے اور ان سے برات نہیں کر سکتے۔ تو یہ ثابت ہوا کہ ان کا عشق و محبت کا دعویٰ بلا حقیقت ہے۔ تفصیل کا ڈر نہ ہوتا تو ہم مزید اس پر کلام کرتے۔

و بہذا القدر نکتفی وللہ الحمد اولا و آخرا

اپنے مناظرین و علماء کی خدمت میں گزارش

بریلوی حضرات مختلف جگہ اکابرین اہل السنۃ دیوبند کے خلاف گالیاں بکتے نظر آتے ہیں اور عبارات پر چیلنج کرتے نظر آتے ہیں آپ اس کو زبانی طور پر قبول کر لیں اور ان سے یہ بات کہی جائے کہ چیلنج تحریری طور پر لکھ کر دیا جائے اگر وہ دے دیتے ہیں تو آپ بھی تحریری طور پر قبول کر لیں باقی جب شرائط طے ہونے لگیں تو مندرجہ ذیل کتب آپ کے پاس ہونی ضروری ہیں اور یہ عبارات بھی نکال کر آپ ان کے سامنے رکھ دیں کہ آپ کے علماء کا اقرار ہے کہ ہمارا اختلاف تو صرف حسام الحرمین والی پیش کردہ چند عبارات پر ہے۔ لہٰذا مناظرہ حسام الحرمین پر ہو گا۔

ویسے بھی اسی کتاب کی بنیاد پر تم اکابر کو کافر کہتے ہو لہٰذا پہلے بنیاد کو دیکھا جائے حسام الحرمین پر مناظرہ بہت آسان ہے۔ آپ ان سے شرائط طے کرتے ہوئے یہ بات لکھوائیں کہ حسام الحرمین میں جو عبارات ہمارے متعلق پیش کی گئی ہیں وہ من و عن اکٹھی اصل کتب سے دکھانے کے بریلوی پابند ہوں گے اور پہلے حسام الحرمین میں پیش کی گئی ہماری پہلی عبارت پر گفتگو ہو گی اس کے بعد بریلویوں کے امام و پیشوا و قائد فاضل بریلوی کے کفر پر بات ہو گی کہ بریلویوں کتب کی روشنی میں اس کا اسلام ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ فاضل بریلوی کے کفر و ایمان پر بات پہلے کی جائے اور حسام الحرمین پر بعد میں۔

اب آیئے! ان حوالہ جات کی طرف جن کی بنیاد پر میں نے یہ بات عرض کی ہے۔

1۔ بریلوی معتبر کتاب میں ہے: علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ نے بھی حسام الحرمین شریف کے مقدمہ میں بنائے اختلاف ان گستاخانہ عبارتوں کو قرار دیا ہے۔ دیکھیے حسام الحرمین شریف مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور و مکتبہ المدینہ کراچی۔

پتہ چلا کہ اصل اختلاف ان ہی گستاخانہ عبارتوں پر ہے جو وہابی دیوبندی اکابرین نے لکھیں۔

جسٹس محمد کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 75

معلوم ہوا جو عبارات ہمارے اکابر کی فاضل بریلوی نے حسام الحرمین میں پیش کی ہیں اصل اختلاف بریلوی حضرات کو انہی کی وجہ سے ہے تو اختلاف سارا سمٹ کر حسام الحرمین میں آگیا بقول ان کے تو حسام الحرمین پر ہی گفتگو کرلی جائے۔

2۔ بریلوی جید مولوی حسن علی رضوی کہتا ہے:

جن حضرات پر ان کی کفریہ عبارات کے باعث حسام الحرمین شریفین اور الصوارم الھندیہ میں فتویٰ کفر و ارتداد لگا ہے اور عرب و عجم شرق و غرب پاک و ہند کے اکابر و مشاہیر علماء و فقہا نے اس کی تائید کی ہے اور تصدیق فرمائی ہے۔ صرف ان گنتی کے چند مولویوں سے قطع تعلق کرتے ہوئے توہین کو توہین تسلیم کرلیں کفر کو کفر مان لیں اور سچے دل سے توبہ کر کے ان کی وکالت اور دلالی چھوڑ دیں جھوٹی تاویلات کا سلسلہ بند کر دیں اور حسام الحرمین پر تصدیق کر دیں تو امید ہے امت کا وسیع تر اتحاد اور یک جہتی قائم ہو سکتی ہے اور قوم کو خلفشار سے نجات مل سکتی ہے۔

محاسبہ دیوبندیت ج 1، ص 36

آگے لکھتے ہیں:

جب تم ان سے دستبردار ہو گے تو کسی پر بھی تکفیر کا حکم شرعی باقی بند رہے

گا۔ یہ ہم مودبانہ ملتجیانہ عرض کر رہے ہیں کہ کافر کو کافر اور مسلمان کو مسلمان ماننا ضروریات دین سے ہے۔

محاسبہ دیوبندیت ج1، ص 279

اس سے بھی معلوم ہوا کہ اگر حسام الحرمین ان احکام کو جو ہمارے متعلق ہیں درست مان لیا جائے تو اختلاف مٹانے کے لیے بریلوی تیار ہیں تو پھر سارا اختلاف حسام الحرمین میں ہی ہوا ناں؟

3۔ سید تبسم شاہ بخاری بریلوی لکھتا ہے:

ہمارا اصل اور بنیادی اختلاف تحذیر الناس براہین قاطعہ اور حفظ الایمان کی چند کفریہ عبارات پر ہے۔

دیوبندیوں سے لاجواب سوالات ص 456

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

دیوبندیوں سے ہمارا بنیادی اختلاف ان کی کچھ کتب کی چند صریح کفریہ عبارات پر ہے۔

جسٹس محمد کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 81

اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ ان تین کتب کی چند عبارات ہیں۔ جو حسام الحرمین میں درج ہیں صرف ان پر اختلاف ہے اس لیے مناظرہ اسی کتاب حسام الحرمین پر ہو اور جو عبارات اس حسام میں ہماری لی گئی ہیں ان کو من و عن و اکٹھی اصل کتب سے دکھائیں اور حسام الحرمین کے احکام جو ہمارے متعلقہ ہیں ان کو سچ ثابت کریں۔

4۔ آستانہ عالیہ کچھوچھ شریف سے فتویٰ لکھا گیا کہ علماء حرمین طیبین نے جو فتویٰ ان

کے حق میں صادر فرمایا ہے اس کا لفظ بہ لفظ صحیح اور نقطہ نقط حق و درست ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر جاہل یا منافق اور اسی بناء پر ہم ان لوگوں کو کافر و مرتد جانتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں۔

الصوارم الہندیہ ص52

اس سے بھی معلوم ہوا کہ فتویٰ کفر حسام الحرمین کی وجہ سے ہے اسی وجہ سے ہمیں بریلوی کافر کہتے ہیں۔ تو بات حسام الحرمین پر ہو اور بس۔ اور اپنے بزرگوں میں سے کسی اور بزرگ کی کوئی عبارت نہ پیش کرنے دی جائے۔

5۔ سنبھل کے فتاویٰ: قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی اشرف علی تھانوی اپنے مذکورہ بالا اقوال (جو حسام الحرمین میں درج ہیں۔) کی بناء پر کافر مرتد خارج از اسلام ہیں۔

الصوارم الہندیہ ص 71

6۔ فتاویٰ جاورہ:

مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹی و مولوی اشرف علی تھانوی کے جو اقوال استفسار (حسام الحرمین والے) میں نقل کیے گئے ہیں ان پر سابق ازیں بحث و تمحیص ہو کر علماء اہلسنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

الصوارم ص103

7۔ فتاویٰ بریلی شریف از قلم حشمت علی قادری:

نانوتوی گنگوہی انبیٹی تھانوی اپنے ان کفریات واضحہ صریحہ خبیثہ معلونہ کے سبب جو اصل فتاویٰ حسام الحرمین شریف میں بعبارتہا۔ منقول ہیں جن میں کوئی ایسی تاویل و توجیہ قطعاً ناممکن جو قائلین کو قطعی یقینی کفر و ارتداد سے بچا سکے۔ قطعاً

یقیناکافر، مرتد لائق تذلیل واجب التفضیح ہیں۔

الصوارم ص 114

قارئین ذی وقار! سات عدد حوالوں سے معلوم ہو گیا بریلویوں کی طرف سے اکابر اربعہ پر فتویٰ کفر کی بنیاد حسام الحرمین ہے۔ لہٰذا اسی حسام الحرمین پر ہی گفتگو کی جائے۔ اگر بریلوی اس حسام الحرمین کے وہ احکام جو ہمارے متعلق ہیں سچے ثابت کر دیں اور اسی طریق سے جو پیچھے مذکور ہوا تو وہ سچے ہوئے اور اگر ہم یہ ثابت کریں کے فاضل بریلوی نے ان عبارات میں خیانت دھوکہ دہی سے کام لیا ہے تو پھر فاضل بریلوی جھوٹا اور یہ کتاب جھوٹ کا پلندہ، مگر رضا خانی حضرات اس کی ہمت نہیں کر سکتے۔ ھداھم اللہ

حسام الحرمین پر مناظرہ کرنے کی ترتیب و شرائط

1۔ سب سے پہلے فاضل بریلوی کے کفر و ایمان پر بات ہو گی پھر حسام الحرمین پر کیوں کہ مصنف کا ذکر اور حالات کتاب سے پہلے ہوتے ہیں۔

2۔ بریلوی مناظر حسام الحرمین کی عبارات من و عن اکٹھی اصل کتب سے دکھائے گا۔

3۔ حسام الحرمین کے احکام جو ہمارے متعلق ہیں اس کے منکر کا حکم بتانا ہو گا۔ (یعنی جن جن حضرات نے ہمارے اکابر کو مسلمان لکھا انہیں کافر لکھ کر دینا ہو گا۔)

4۔ گفتگو بریلوی اصول و قواعد کو سامنے رکھ کر ہو گی۔

اکابر اربعہ کا مقام بریلوی کتب سے:

الفضل ماشہدت بہ الاعداء کے اصول سے یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ہمارے اکابر کو اللہ کریم نے وہ مقام عطا فرمایا تھا کہ غیر بھی ان کی تعریف لکھنے پر مجبور تھے۔ اور ان کا مقام بریلوی علماء میں بھی مسلم ہے۔ ہم حیران ہیں کہ اگر بریلوی حسام الحرمین کو سچا مانتے ہیں تو اپنے بریلوی اکابرین میں سے کس کس کو کافر کہیں گے۔

کیونکہ بہار شریعت جو کہ بقول عبد المجید خان سعیدی پسند فرمودہ اعلی حضرت ہے۔

نبوت عند الشیخین ص 16

اس میں ہے جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور......کہے وہ کافر ہے۔

بہار شریعت حصہ اول ص 44 ،جنتی زیور ص 161

1۔ بریلوی جید علامہ نور بخش توکلی صاحب نے حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی کا نام

یوں لکھا ہے: مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ۔

سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم ص 666

اس سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق عبد الحکیم شرف قادری سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور لکھتے ہیں:

مولانا الحاج عبد الحمید لدھیانوی نے خواب میں آپ کی وفات کے ایک ماہ بعد آپ کو ایک باغ میں سنہری تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا کہ اس اعزاز کی وجہ کیا ہے مولانا توکلی صاحب نے جواب دیا میرے اللہ کو میری کتاب سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم پسند آگئی اور مجھے یہ انعام ملا۔

عظمتوں کے پاسبان ص343

اور یہی واقعہ میٹھی میٹھی سنتیں اور دعوت اسلامی کے ص 38 پر بھی موجود ہے جو لکھی تو ابو کلیم محمد صدیق فانی نے ہے اور لکھنے میں مدد و نصرت، مفتی شوکت سیالوی، ماہر بریلویت ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی، اور جناب خلیل احمد رانا، جیسے لوگوں نے کی ہے۔ (دیکھیے اصل کتاب)

اور یہی واقعہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی نے تذکرہ علماء اہلسنت و الجماعت لاہور کے ص 299 پر بھی لکھا ہے اور تذکرہ مشائخ نقشبندیہ کے ص 10 پر بھی موجود ہے۔

شرف قادری صاحب مزید لکھتے ہیں: سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم عوام میں بے پناہ مقبول ہوئی اور بارگاہ الٰہی اور دربار مصطفائی میں حضرت مصنف کے لیے ذریعہ اعزاز و اکرام بنی۔

عظمتوں کے پاسبان ص342

اسی کتاب کے متعلق شیخ القرآن و الحدیث کا لقب بریلویوں میں پانے والا مفتی فیض احمد اویسی لکھتا ہے۔ یہ مولانا توکلی کی وہ تصنیف ہے۔ جس پر انہیں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ فلہذا یہ کتاب گویا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی منظور شدہ ہے۔

نہایت الکمال ص4

اب دیکھیے جو اللہ رسول کی بارگاہ میں مقبول و منظور ہو اور منظور و مقبول کہنے والے اتنے جید بریلوی ہیں تو اس کتاب میں جو مولانا قاسم نانوتوی کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے۔ اس کا کیا بنا کیا وہ مقبول و منظور نہیں؟

معلوم ہوا کہ خدا تو ان پر رحمت کا اتر ناپسند کرے اور اس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مگر بریلوی ملت کو پسند نہ ہو آپ خود فیصلہ کرلیں گے۔

بلکہ مفتی حنیف قریشی نے فیصلہ دیا ہے: جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کو ناپسند کرے وہ کافر ہے۔

غازی ممتاز حسین قادری ص 291

اب دیکھیے حسام الحرمین کہتی ہے جو اسے کافر نہ جانے وہ کافر اور یہ کتاب کہتی ہے جو اسے مسلمان نہ جانے وہ کافر؟ اب بریلوی حضرات کے لیے لمحۂ فکر یہ ہے کہ وہ کس طرف جاتے ہیں اور ایک بات میں ان کا طبیب ہونے کے ناطے کہتا ہوں یہ اللہ رسول کی طرف نہیں آئیں گے جبکہ حسام الحرمین کو چھوڑیں گے نہیں تو پھر میں اتنی بات ضرور کہوں گا کہ فاضل بریلوی نے لکھا ہے: جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔

حسام الحرمین ص 20

توتوکلی صاحب تو گئے مگر یہ جید بریلوی علماء وزعماء جو اس کتاب کی تعریف و توثیق کر رہے تھے ان کے کفر میں اگر کوئی بریلوی شک کرے گا تو وہ بھی گیا۔ ہداہم اللہ۔

2۔ مولوی نور بخش توکلی صاحب لکھتے ہیں: شیخنا العلامہ مولانا مولوی حاجی حافظ مشتاق احمد صاحب صاحب چشتی صابری دام اللہ تعالیٰ فیوضہ لکھتے ہیں کہ حضرت توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علہ نے بر سبیل تذکرہ عاجز سے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں یہ دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جارہے ہیں میں اور مولانا محمد قاسم نانوتوی دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوڑے کہ جلد حضور تک پہنچیں مولانا محمد قاسم صاحب تو وہاں اپنا قدم رکھتے ہیں جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کا نشان ہوتا تھا مگر میں بے اختیار جارہا تھا آخر مولانا سے آگے ہو گیا اور پہنچ گیا۔

تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص527

اور ایک بریلوی عالم لکھتے ہیں: ہر ولی کے قدم نبی کے قدم پر ہوتے ہیں۔

تحقیق الاکابر از اویسی صاحب 21

تو معلوم ہوا حجۃ الاسلام ولی اللہ ہیں۔

3۔ ڈاکٹر انوار احمد صاحب بگوی لکھتے ہیں: مولانا محمد قاسم نانوتوی ۔

تذکار بگویہ ص79، ج1

4۔ مفتی عبدالحمید خان سعیدی بریلوی لکھتے ہیں: دیوبندی حضرات خوش فہمی سے سنی عالم دین حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی کثرت تصانیف کی بناء پر اپنے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایں خیال است و محال است و جنوں ۔۔۔۔۔الخ

تنبیہات ص 124

اب دیکھیے مولانا لکھنوی لکھتے ہیں: **مولوی محمد قاسم النانوتوی ھو فاضل کامل مستعد جید..........نانونة بلدة من ا ضلاع سهارنفورومدفنه فی بلدة دیوبند فرحمه الله**

مقدمہ عمدہ الرعایہ ص29

5۔ پیر کرم شاہ بھیروی لکھتے ہیں: حضرت قاسم العلوم کی تصنیف لطیف مسمی بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا علماء حق کے نزدیک حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلوۃ و سلام متشبہات سے ہے اوار اس کی صحیح معرفت انسانی حیطہ سے خارج ہے کہ لیکن جہاں تک فکر انسانی کا تعلق ہے۔ حضرت مولانا قدس سرہ کی یہ نادر تحقیق کئی شپرہ چشموں کے لیے سرمہ بصیرت کا کام دے سکتی ہے۔ الخ......

جسٹس کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص23

صاحبزادہ اقبال احمد فاروقی لکھتے ہیں: ہندوستان کی دیگر اکابر ہستیاں بھی مثلاً مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند مولانا فیض الحسن سہارنپوری، مولانا عبدالسمیع رامپوری (مولانا انوار ساطعہ) مولوی اشرف علی تھانوی آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھیں۔

تذکرہ علماء اہلسنت و جماعت ص 198

7۔ خواجہ غلام فرید چاچڑاں والے فرماتے ہیں: مولوی رشید احمد گنگوہی بھی حاجی صاحب کے مرید اور خلیفہ اکبر ہیں ان کے اور خلفاء بھی بہت ہے چنانچہ مولوی

محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی محمد یعقوب صاحب وغیر ہم۔

مقابیس المجالس ص 352

حضرت خواجہ صاحب کے اس ملفوظ سے ثابت ہوا کہ مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی وغیر ہم علماء دیوبند صحیح معنوں میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ اور اہل طریقت ہے۔ حالانکہ بعض صوفی حضرات ان کو غلط فہمی سے وہابی کہتے ہیں۔

حاشیہ مقابیس المجالس ص352

یہی بات پیر نصیر الدین گولڑوی صاحب نے تائیداً اپنی کتاب میں اشرف سیالوی گروپ کی تردید کرتے ہوئے اس حوالے کے بارے میں یوں لکھتے ہیں کہ قارئین آپ خود انصاف کریں کہ سیالوی صاحب کے فتوے کی زد میں کون کون آ رہے ہیں۔

لطمۃ الغیب ص221

مولوی الحاج (کپتان) واحد بخش سیال چشتی صابری لکھتے ہیں کہ: ”علمائے دیوبند حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کے مرید ہیں اور پکے صوفی ہیں۔“

مشاہدہ حق ص179

”آپ نے بھی 1857ء کی جنگ آزادی میں بے دین انگریزی سلطنت کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور کئی معرکے لڑے لیکن چونکہ آپ کے رفقائے کار کی تعداد قلیل تھی اس لیے کامیاب نہ ہو سکے اور بالآخر انگریزی حکومت نے آپ کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے جس کی وجہ سے آپ حجاز مقدس ہجرت فرما گئے۔ اسی طرح آپ کے رفقائے کار اور مخلص مریدین مثل حضرت مولانا محمد قاسم بانی دیوبند

اور مولانا رشید احمد گنگوہی کے خلاف بھی انگریزوں نے وارنٹ گرفتاری نکالے اور بغاوت کے مقدمات چلائے۔ صوفیائے دیوبند سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ سے تعلق رکھتے ہیں حنفی مذہب پر کاربند ہیں اور شریعت اسلامیہ پر اس سختی سے کاربند ہیں کہ وہابی مشہور ہو گئے۔

مشاہدہ حق ص 180-179

8۔ بریلوی پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کی ترتیب و مقدمہ سے چھپنے والی کتاب میں یوں لکھا ہے: آپ (حاجی صاحب) کے خلفاء راشدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اسماء درج ہیں مولوی محمد قاسم، مولوی رشید احمد گنگوہی ... الخ

تحفۃ الابرار ص 447

9۔ اسی کتاب میں حضرت نانوتوی کا تذکرہ یوں ہے: حضرت مولوی محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ۔

مقام ولادت	نانوتہ ہندوستان
مقام مزار شریف	دیوبند ضلع سہارنپور
حوالہ کتب	انوار العارفین

آپ رؤسائے شیوخ صدیقی قصبہ نانوتہ کے ہیں آپ کو اجازت ہر چہار طریقہ معروف کی ہے حضرت حاجی محمد امداد للہ رحمۃ اللہ علیہ سے تھی اور حدیث کی سند حضرت شاہ عبد الغنی مجددی سے حاصل کی تھی محققانہ و عارفانہ کلام حقائق و معارف میں آپ کا تھا۔ اثبات وجودی میں رطب اللسان تھے۔ توحید شہودی سے بھی انکار نہیں رکھتے تھے۔

تحفۃ الابرار ص 447

10۔ مولوی عبد الکریم بن مولانا محمد صدیق احمد جو مصنف ہے ملفوظات حسینیہ فارسی کے وہ لکھتے ہیں۔ مجھے حصن حصین و دلائل الخیرات وجواہر خمسہ کی اجازت والد کی طرف سے تھی اور ان کو اجازت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی سے تھی۔

ملفوظات حسینیہ فارسی ص 176

11۔ حاجی مرید احمد چشتی سیالوی اپنے معتمد مولوی نجم الدین دھریالوی کے حالات زندگی میں لکھتے ہیں: شیخ الہند مولانا محمود حسن علامہ سید انور شاہ اور مولانا رشید احمد گنگوہی جیسے اکابر سے فیض حاصل کیا۔

انوار سیال ص 22

12۔ یہی بریلوی جید عالم لکھتے ہیں: رئیس المحدثین زبدۃ المفسرین پسندیدۂ احد مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی دام برکاتہ۔

فوز المقال فی خلفاء پیر سیال ص 573، ج2

13۔ مولانا عبد الباری فرنگی محلی لکھتے ہیں: ہمارے اکابر نے اعیان علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی ہے۔ جو حقوق اسلام کے ہیں اس سے ان کو کبھی محروم نہیں رکھا ہے۔

کلیات مکاتیب رضا ج1، ج 390

14۔ پروفیسر ڈاکٹر مسعود لکھتے ہیں۔ مولانا گنگوہی

فتاویٰ مظہریہ ص 356، 357، 361

15۔ مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی لکھتے ہیں: ”خود فقیر نے جامع مسجد بریلی کے امام و مدرسہ منظر الاسلام کے محدث فقیر کے بڑے بھائی مولانا عبد العزیز خان صاحب مرحوم کے مکان پر مولوی ظفر الدین صاحب موصوف کی زبان سے سنا تھا۔ چنانچہ فرمایا کہ علماء دیوبند کی تکفیر صحیح نہیں ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے مجھ کو خوب

تحقیق ہو چکی ہے۔ ان کا ہر گز یہ عقیدہ نہیں چنانچہ بھائی مرحوم سے اس باب میں گفتگو ہوئی یہاں تک کہ بھائی صاحب خاموش ہو گئے۔ مولانا موصوف نے بڑے شدومد کے ساتھ یہی فرمایا کہ تکفیر کا مسئلہ چلے گا نہیں ان حضرات کا ہر گز یہ عقیدہ نہیں ہے جو ہمارا عقیدہ ہے وہی ان کا عقیدہ ہے یہاں تک کہ بقول مولوی حبیب الرحمن صاحب کے مولانا ظفر الدین صاحب نے مولوی سہیل صاحب کی جو مولوی اشرف علی صاحب کے مرید تھے۔ اقتداء میں نماز بھی ادا کی تھی۔

انکشاف حق ص 150

16۔ محدث اعظم ہند جناب مولوی سید محمد میاں صاحب کچھوچھوی نے جمعۃ المبارک کی نماز دیوبندی امام کے پیچھے پڑھی بریلوی علماء نے روکا بھی سہی مگر وہ خاموش رہے اور نماز ادا کر لی اس پر بگڑ کر مولوی حشمت علی قادری نے "70 باادب سوالات " کتاب لکھی۔

ملخص انکشاف حق ص 70،71

17۔ چوہدری نور احمد مقبول نقشبندی مجددی میر ووالی لکھتے ہیں: (حضرت کرمانوالہ سرکار نے) مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس سے سند تکمیل حاصل کی۔

مخزن کرم ص 20

18۔ مولوی محمد اکرام صاحب بریلوی لکھتے ہیں:

مدرسہ مظاہر العلوم میں ان دنوں مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ مدرس تھے۔ وہاں سے تکمیل علم کی سند حاصل کر کے آپ نے دہلی میں مدرسہ مولوی عبد الرب میں داخل ہو کر شیخ الحدیث مولانا عبد العلی قاسمی جیسے متبحر عالم سے دورہ

حدیث کیا۔

معدن کرم ص 95

19۔ پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب لکھتے ہیں: مولانا اشرف علی تھانوی صاحب۔

فتاویٰ مظہریہ ص 446

دوسری جگہ لکھتے ہیں: مولانا اشرف علی تھانوی ۔

تذکرہ مظہر مسعود ص 450

20۔ تذکرہ تاجدار گولڑہ شریف مصدقہ عبدالحکیم شرف قادری و پیر نصیر الدین گولڑوی میں ہے: حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ۔

ص 107

21۔ بریلویوں کی مستند زمانہ کتاب مہر منیر میں ہے: مولوی اشرف علی تھانوی جو ہر مسئلہ کو خالص شرعی نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی تھے۔

مہر منیر 268

22۔ خواجہ قمر الدین کے استاد مولانا معین الدین اجمیری لکھتے ہیں: حق تعالیٰ آپ کو فائز المرام کرے اور سلسلہ خیر آبادیہ کو آپ کے دم سے زندہ رکھے۔

باغی ہندوستان 238

حضرت نے یہ بات مولانا عبد الشاہد صاحب شیروانی کو لکھی ہے۔ شیروانی صاحب سلسلہ خیر آبادیہ کے چشم و چراغ مشہور و معروف تھے۔

وہ لکھتے ہیں: مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم ۔

باغی ہندوستان ص 224

23۔ پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں: فرقتین اسماعیلیہ و خیر آباد میں سے شکر اللہ سعیہم راقم دونوں کو ماجور و مثاب جانتا ہے۔

فتاویٰ مہریہ ص 9

فرقہ اسماعیلیہ سے اشارہ اکابر دیوبند کی طرف ہے۔ مزید لکھتے ہیں: میرے خیال میں فریقین از علماء کرام متناز عین اہل السنۃ و الجماعت سے ہیں آنحضرت کو بالا سماء المعظمہ واجب اور ضروری اعتقاد کرتے ہیں۔

آگے لکھتے ہیں: فریقین کو تحریر ہذا سنا کر آپس میں ملا دیں اور ایک دوسرے کو برا نہ کہیں۔

فتاویٰ مہریہ ص 6،5

24۔ پیر کرم شاہ بھیروی لکھتے ہیں: اس باہمی و داخلی انتشار کا سب سے المناک پہلو اہل سنت و جماعت کا آپس میں اختلاف ہے۔ جس نے انہیں دو گروہوں میں بانٹ دیا ہے۔ دین کے اصولی مسائل میں دونوں متفق ہیں اللہ تعالیٰ کی توحید ذاتی و صفاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و ختم نبوت قرآن کریم قیامت اور دیگر ضروریات دین میں کلی موافقت ہے۔

تفسیر ضیاء القرآن ج1، ص 11، طبع 1995

25۔ فاضل بریلوی نے حکیم الامت کو گالیوں میں مونث کہا تو خواجہ قمر الدین سیالوی کے استاذ خواجہ معین الدین اجمیری نے جواباً لکھا کہ:

(ان) میں فحش اور سوقیت کے علاوہ حضرات علماء کرام کی غایت درجہ تحقیر و توہین بھی ہے کہ ایسے حضرات کو جو عباد الرحمن اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے وارث ہیں صاف لفظوں میں مونث کہا گیا ہے کہ جس کو سن کر بازاری و اوباش تک کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں۔

تجلیات انوار معین ص 36

26۔ تحریک منہاج القران والے لکھتے ہیں: جامعہ اشرفیہ کے مہتمم مولانا

عبدالرحمن اشرفی ملک عبدالرؤف خطیب آسٹریلیا مسجد لاہور اور مفتی غلام سرور قادری نے ایک معاہدہ کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کاپی محفوظ ہے۔ ہم اپنے اپنے فکری تشخص بریلوی دیوبندی کو ختم کرکے صرف اہلسنت وجماعت کہلائیں۔

تحفہ اوکاڑویہ ص 26، ازحافظ ناصر قیوم خان

27۔ مفتی شوکت سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

بدقسمتی سے پاکستان و ہندوستان میں اہلسنت و جماعت بریلوی و یوبندی دو گروپوں میں منقسم ہوگئے۔

قرآن اور ادارہ معارف القرآن ص13

28۔ جامع معقول و منقول مولانا نذیر احمد خان صاحب صدر مدرس مدرسہ طیبہ احمد آباد گجرات نے مولانانوتوی رحمۃ اللہ کے متعلق اپنی کتاب بوارق لامعہ میں ص34 پر علوم دینیہ کا ناشر اور ایک عالم کو علم دین کی طرف رہنما، اور مرحوم لکھا ہے۔

تفصیل کے لیے دیکھیے انکشاف حق ص 67، 68، 69

29۔ سید تبسم شاہ صاحب لکھتے ہیں: تحذیر الناس شائع ہونے پر نظریاتی تصادم ابھر کر سامنے آ گیا اور اہل سنت کے دو حصے معرض وجود میں آ گئے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص84

30۔ یہی بخاری صاحب لکھتے ہیں:

ہمارے ملک کے اندر ایک پورا طبقہ علماء کا وجود میں آ چکا ہے یہ طبقہ دیگر تمام اعمال وعقائد میں پکا بریلوی ہے اور سنی بریلوی اجتماعات میں شرکت کرتا ہے اس طبقے کو بھی امام احمد رضا خان بریلوی کا یہ فتویٰ کفر قبول نہیں۔

جسٹس کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص82

31۔ پیر نصیر الدین گولڑوی لکھتے ہیں:

ہمارے حضرت پیر مہر علی شاہ قدس سرہ کسی کلمہ گو کو کافر یا مشرک کہنے کے حق میں نہیں تھے اور نہ کبھی آپ نے کسی دیوبندی کو کافر اور مشرک قرار دیا۔

راہ ورسم ومنزل ص266

32۔ حکیم محمود احمد برکاتی لکھتے ہیں: مولانا معین الدین اجمیری نے ایک استفتاء کے جواب میں کہا کہ حضرات شاہ اسماعیل، مولانا محمد قاسم، مولانا رشید احمد کافر ہیں؟ تحریر فرمایا تھا کہ یہ حضرات مسلمان اور مسلمانوں کے پیشوا ہیں۔

مولانا حکیم سید برکات احمد سیرت وعلوم ص184

اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ مولانا عبد الحق کے جید تلامذہ مولانا عبد العزیز، مولانا برکات احمد، مولانا نادر الدین، مولانا فضل حق رامپوری مولانا ہدایت علی بریلوی مولانا ماجد علی وغیر ھم کسی سے (مخالفین) کی تکفیر ثابت نہیں۔ اگلے صفحے پر مولانا برکات احمد کا چشم دید واقعہ یوں لکھا ہے کہ والد ماجد مولانا حکیم دائم علی مولانا محمد قاسم کے خواجہ تاش تھے اس لیے ایک بار مجھے ان سے ملانے کے لیے دیوبند لے گے تھے جب ہم پہنچے تو مولانا چھتہ کی مسجد میں سو رہے تھے مگر اس حالت میں بھی ان کا قلب ذاکر تھا اور ذکر بھی بالجہر کر رہا تھا۔

مولانا حکیم سید برکات احمد سیرت وعلوم ص185

اعلیٰ حضرت کے جھوٹ

قارئین گرامی قدر! اس عنوان پر لکھنا بھی ضروری ہے کہ جب اس سارے مسئلے کا راوی ہی جھوٹا ہو تو حسام الحرمین کے جو احکام اکابر دیوبند کے متعلق ہیں خود ہی جھوٹ کا پلندہ ثابت ہو جائیں گے۔ اس لیے ہم نے چند سطور ان جھوٹوں کو جو احمد رضا نے بولے اکٹھا کر کے لکھ دی ہیں اور بجائے کچھ نیکی کمانے کے ان جھوٹوں کی وجہ سے فاضل بریلوی لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی زد میں بری طرح آتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

1۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں: لوگ اپنی ماؤں کی طرف نسبت کر کے پکارے جائیں گے۔

احکام شریعت مسئلہ نمبر97، حصہ دوم ص 204

دوسری جگہ لکھتے ہیں: **انکم تدعون یوم القیام باسمائکم و اسماء ابابکم (الحدیث)**

احکام شریعت حصہ اول ص 91، مسئلہ نمبر21

یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے والدوں کے نام سے پکارے جاؤ گے۔

اب دیکھیے یہ تو حدیث ہے لہٰذا سچ ہوا: اور پہلا قول فاضل صاحب کا ہے جو یقیناً جھوٹ ہے۔

2۔ داڑھی منڈے کے متعلق لکھتے ہیں: قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔

احکام شریعت ص 190، حصہ دوم، مسئلہ نمبر70

جبکہ یہ قرآن میں کہیں نہیں ورنہ وہ آیت دکھائیں جہاں داڑھی منڈے پر لعنت

ہو۔ یہ بھی جھوٹ کا پلندہ ہوا۔

3۔ فاضل بریلوی شیطان کے متعلق لکھتے ہیں: وہ کذب کو اپنے لیے پسند نہیں کرتا۔

احکام شریعت حصہ اول ص135، مسئلہ نمبر39

کون نہیں جانتا کہ اس نے آدم و حوا علیہما السلام سے جھوٹ بولا تھا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ حالانکہ تھا دشمن۔ یہ بھی جھوٹ ہوا۔

4۔ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں رسول کوئی شہید نہ ہوا۔

ملفوظات حصہ 4، ص 398

جبکہ قرآن کہتا ہے: کلما جاء ھم رسول بما لا تھویٰ انفسم استکبرتم ففریقاً کذبتم و فریقا تقتلون۔

المائدۃ نمبر70، پارہ6

جب بھی ان کے پس رسول لایا وہ چیز جو ان کے نفوس نہیں چاہتے تھے تو ایک گروہ تم میں سے ان کو جھٹلا دیتا اور ایک قتل کر دیتا۔ یہ بھی فاضل بریلوی کا جھوٹ ہے۔

5۔ انشاء اللہ وہابیہ کی دعوت بند ہو گی اور اہل سنت کی ترقی ہو گی۔

ملفوظات ص 140، حصہ اول

جبکہ ہوا الٹا ہے۔ ترقی تو اللہ نے ہمیں دی ہے جن کو یہ وہابی کہہ رہا ہے کیونکہ ہمارے مدارس علماء و مشائخ میں اضافہ ہوا۔ یہ تو علمی یتیم ہی رہے۔ یہ بھی جھوٹ ہوا۔

یہ یاد رہے کہ ہم اہل السنت والجماعت ان کے وہابی کہنے سے وہابی بن نہیں

جائیں گے اور تماشا یہ ہے کہ خواجہ قمر الدین سیالوی کے استاد حضرت معین الدین اجمیری نے اپنی کتاب تجلیات انوار المعین میں فاضل بریلوی کو وھابی بھی لکھا ہے اور وھابیوں کا سر تاج بھی۔

6۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں: میرے والد ماجد وجد امجد پیر و مرشد قدست اسرارہم و خود حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اسماء طیبہ سے کتابیں گھڑیں ان کے نام نہاد مطبع تراش لیے فرضی صفحوں کے نشان سے عبارتیں تصنیف کرلیں جس کی مختصر جدول یہ ہے۔

ہدایہ البیریہ   تحفۃ المقلدین   ہدایۃ الاسلام

رسائل رضویہ ج2، ص492

یعنی یہ کتابیں ان دیوبندیوں نے گھڑی ہیں جبکہ خود ہی لکھتے ہیں: اپنے والد صاحب کے حالات میں کہ ہدایۃ البریہ الی الشریعۃ الاحمدیہ کہ دس فرقوں کا رد ہے۔ یہ کتابیں مطبع صادق سیتاپور میں منطبع ہوئیں۔

مقدمہ جواہر البیان ص8

یعنی ایک جگہ لکھتے ہیں: یہ میرے والد صاحب کی کتاب ہے۔ فلاں جگہ سے چھپی ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں: یہ کتاب دیوبندی حضرات نے گھڑی ہے۔ والد صاحب کے نام پر تو جھوٹ ثابت ہو گیا۔ یا پہلی بات جھوٹ ہے یا دوسری۔

7۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں: (حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا) عبد الرحمن قاری سے پہلے کسی لڑائی میں ان سے وعدہ جنگ لیا ہو۔ (ملفوظات ص198) یہ بھی جھوٹ ہے ورنہ ثبوت پیش کیا جائے۔

8۔ وہ (عبدالرحمن قاری) پہلوان تھا۔ اس نے کشتی مانگی انہوں نے قبول فرمائی۔

ملفوظات ص 198

یہ بھی جھوٹ ہے۔ ورنہ ثبوت دیا جائے۔

9۔ عرض: اسماعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیے۔

ارشاد: میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔

ملفوظات ص138

دو باتیں لکھیں: 1۔ اگر کوئی کافر کہے تو منع نہیں کریں گے۔

2۔ خود کافر نہیں کہیں گے۔

جبکہ تمہید ایمان میں لکھا ہے علماء و محتاطین انہیں کافر نہ کہیں۔

حسام الحرمیں مع تمہید ایمان ص 132

کیا یہ روکنا نہیں تو یہ ملفوظات کی بات بھی جھوٹ ہوئی۔

10۔ دوسری بات کہ: خود کافر کہیں گے نہیں۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔ اس لیے کہ کوکبۃ الشہابیہ میں تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا۔

بلاشبہ جماہیر فقہاء کرام واصحاب فتویٰ واکابر واعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع آئمہ ان تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ ورجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض۔

الکوکبۃ الشہابیہ ص60

تو دوسری بات بھی جھوٹ ہوئی۔

11۔ ایک جگہ فرماتے ہیں "میرا کوئی استاذ نہیں۔"

سیرت امام احمد رضا ص12

دوسری جگہ فرماتے ہیں: میرے استاذ صاحب مرزا غلام قادر بیگ رحمۃ اللہ علیہ۔

ملفوظات ص35-ج اول

12۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: رب العزت تبارک و تعالیٰ نے چار روز میں آسمان اور دو دن میں زمین یکشنبہ تا چہارشنبہ آسمان اور پنجشنبہ تا جمعہ زمین (بنائی) ۔

ملفوظات ص22

جبکہ قرآن مجید میں ہے۔ سورۃ حم سجدہ آیت نمبر 10، 11، 12 کا ترجمہ دیکھیے "تم فرماؤ! کیا تم لوگ اس کا انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہیں۔ وہ ہے سارے جہاں کا رب اور زمین میں اس کے اوپر سے لنگر ڈالا اور اس میں برکت رکھی اور اس کے بسنے والے کے لیے روزیاں مقرر کی یہ چار دن ہیں۔ (یعنی زمیں اور زمیں پر یہ سارا کچھ چار دن میں ہوا) ٹھیک جواب پوچھنے والوں کے لیے پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا تو اس نے آسمان و زمین سے فرمایا دونوں حاضر ہو چاہے خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی رغبت کے ساتھ حاضر ہیں تو پھر سات آسمان کر دیئے دو دن میں۔"

پتہ چلا آسمان دو دن میں زمین اور اس سے متعلقات چار دن میں جبکہ اعلیٰ حضرت کا اعلیٰ جھوٹ آپ نے ملاحظہ فرمالیا۔

13۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس (گائے) کا گوشت تناول فرمانا ثابت نہیں۔

ملفوظات ص33، حصہ اوّل

جبکہ ان کے صاحبزادے لکھتے ہیں۔

حدیث مسلم کتاب الزکوۃ کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے گوشت گاؤ (یعنی گائے کا گوشت) صدقہ میں آیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور حضور سے عرض کیا گیا یہ صدقہ ہے۔ کہ بریرہ کو آیا ہے۔ فرمایا: اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ اس سے بظاہر تناول فرمانا معلوم ہوتا ہے۔

حاشیہ ملفوظات مطبوعہ مکتبۃ المدینہ ص68

آپ دیکھیں یہ بھی فاضل بریلوی کا جھوٹ ہے۔

14۔ فاضل بریلوی ایک جگہ مصر کے میناروں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ان کی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام سے 14 ہزار برس پہلے ہوئی۔

ملفوظات حصہ اول ص96

آگے لکھتے ہیں: آدم علیہ السلام کی تخلیق سے بھی تقریباً پونے چھ ہزار برس پہلے کے بنے ہوئے ہیں۔

ملفوظات ص95، حصہ اول

اب ظاہر ہے دونوں میں سے ایک تو جھوٹ ہے۔

15۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ: خودکشی کرنے والے اور اپنے ماں باپ کو قتل کرنے والے اور باغی ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا ان کے جنازے کی نماز نہیں۔

ملفوظات ص98، حصہ اول

دوسری جگہ خودکشی کرنے والے کے متعلق لکھتے ہیں: اس کے جنازے کی نماز پڑھی جائے گی۔

فتاویٰ افریقہ ص42، مسئلہ ص39

اب ایک بات تو جھوٹ ہے۔

16۔ اعلیٰ حضرت سے پوچھا گیا نمازی کے آگے سے کتنی دور سے گزرنا چاہیے تو بتایا کہ چھوٹی مسجد میں، مکان وغیرہ میں تو جائز ہی نہیں مگر بڑی مسجد میں جائز ہے اور بڑی مسجد وہ ہے جو 47، 48 گز ار مساحت کی ہو۔

ملخصاً عرفان شریف ص14، مسئلہ نمبر 38

جبکہ دوسری جگہ فرماتے ہیں: بڑی مسجد سوائے مسجد خوارزم جس کا ایک ربع چار ہزار ستون پر ہے۔ یا مسجد حرم شریف ہے۔

ملخص ملفوظات حصہ اول ص 99

اب ایک تو جھوٹ ہے۔

17۔ ارشاد فرمایا کہ اس بار مجھے 34 دن کامل بخار رہا۔ کسی وقت کم نہ ہوا۔ انہوں نے عرض کیا جاڑا (بخار میں سردی بھی لگتی ہے؟) بھی آتا ہے۔ اس پر ارشاد ہوا جاڑا طاعون اور وبائی امراض جس قدر ہیں اور نابینائی و یک چشمی برص جذام وغیرہ کا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ ہے۔ کہ یہ امراض تجھے نہ ہوں گے۔

ملفوظات حصہ 4، ص414

دوسری جگہ فرماتے ہیں: میری عادت ہے بخار میں سردی بہت معلوم ہوتی ہے۔

(ملفوظات ص154 حصہ دوم

ان میں سے کوئی بات تو جھوٹی ہے۔ اس قسم کے کافی احمد رضا کے جھوٹ دیکھے جاسکتے۔ جن سے یہ بات معلوم ہو جائے گی جو جھوٹا ہو اس کی حسام الحرمین میں اکابر اہل السنۃ دیوبند پر لگائے گئے فتوؤں کا کیا اعتبار ہو گیا۔

* * * *

باب دوم

حسام الحرمین کا تفصیلی جائزہ

حسام الحرمین کا تفصیلی جائزہ

ہم نے بقدر کفایت گفتگو پیچھے مقدمہ اور اجمالی جائزہ میں کر دی ہے اسی کو ہی مد نظر رکھ لیا جائے تو حسام الحرمین کا کافی و شافی جواب ہو سکتا ہے۔ مگر قدرے تفصیل اس لیے لکھ رہے ہیں تاکہ فاضل بریلوی کا دجال و کذاب ہونا آفتاب کی طرح روشن ہو جائے۔ حسام الحرمین میں ہمارے اکابر اربعہ کی چار عبارتیں قطع و برید کر کے پیش کی گئی ہیں سب سے پہلے حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی کی عبارت ہے۔ پھر قطب الارشاد حضرت گنگوہی کی پھر فخر المحدثین حضرت سہارنپوری پھر حکیم الامت حضرت تھانوی کی عبارت ہے رحمھم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔ ہم ترتیب سے ہر ایک پر تفصیلی گفتگو کرتے ہیں۔

الزام بر حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی:

مولوی احمد رضا نے یہ الزام لگایا کہ یہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اب ہم تفصیلاً مولوی احمد رضا کے دجل سے پردہ اٹھائیں گے۔

ہوا یہ کہ ہندوستان میں بعض حضرت کی طرف سے حدیث ابن عباسؓ کی تردید اور انکار ہونے لگا اور وہ حدیث و اثر یہ ہے کہ زمینیں سات ہیں اور ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح نبی تمہارے آدم کی طرح آدم اور نوح تمہارے نوح کی طرح اور ابراہیم تمہارے ابراہیم کی طرح اور عیسیٰ تمہارے عیسیٰ کی طرح موجود ہیں۔ اس اثر و حدیث کو چونکہ علماء امت نے صحیح قرار دیا اس لیے حضرت حجۃ الاسلام نے لوگوں کو اس حدیث کے انکار سے بچانے کے لیے ایک کتاب لکھی جس کا نام تحذیر الناس من

انکار اثر ابن عباسؓ اس کتاب کو پڑھ کر اپنے تو اپنے مخالفین بھی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ اس میں مولانا رحمہ اللہ نے ختم نبوت کی ایسی تشریح کی جس سے منکرین ختم نبوت کا منہ بھی بند ہو گیا اور اس اثر کے انکار کا راستہ بھی بند ہو گیا۔ مگر خدا برا کرے تعصب کا اس نے یہاں بھی اپنا رنگ دکھایا۔ جس شخصیت نے پنڈتوں اور دھریوں اور آریہ سماج سے مناظرے کر کے سرکار کی نبوت و ختم نبوت پر پہرا دیا اسی کو متعصبین نے منکر ختم نبوت ٹھہرا دیا۔

آیئے ہم جائزہ لیتے ہیں کہ جو الزام اس ولی اللہ پر اہل بدعت نے لگایا اس الزام میں اہل بدعت پھنسے خود نظر آتے ہیں۔ اور بریلوی فتاوی سے اُمت کے مقتدا و اکابر بھی نہیں بچ سکے۔ اب ہم نمبر وار ان اعتراضات کا جائزہ لیتے ہیں جو حجۃ الاسلام پر کیے جاتے ہیں۔

اعتراض نمبر 1:

1۔ سید تبسم شاہ بخاری لکھتے ہیں:

اس اثر کو صحیح ماننے سے جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل اور نظیر ہونے کا عقیدہ پیدا ہوتا ہے۔ وہیں ختم نبوت کے اجماعی عقیدے پر بھی زد پڑتی ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 41

مولوی حسن علی رضوی لکھتے ہیں:

ان (مولوی نقی علی خان) کی رائے میں اثر ابن عباس کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا محمد احسن منکر خاتم النبیین ٹھہرتے تھے۔

محاسبہ دیوبندیت ج 2، ص 451

ایک اور بریلوی مولوی لکھتا ہے: اثر ابن عباس کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا احسن نانوتوی منکر خاتم النبیین ٹھہرتے ہیں۔

جسٹس محمد کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 12

مولوی غلام نصیر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

اگر نانوتوی صاحب ختم زمانی کے قائل تھے تو وہ اثر ابن عباس کی تصحیح و تقویت کیوں کر رہے ہیں۔

عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ص 192، ج1

ان عبارات کا خلاصہ یہ ہوا کہ جو اس اثر ابن عباس کی تصحیح کرے وہ ختم نبوت کا منکر ہے۔ اب دیکھیے اس فتوے کی زد میں اکابرین اُمت بھی آتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی لکھتا ہے۔

امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو روایت نہیں کیا حافظ ذہبی نے بھی کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی نے اس حدیث کو دو سندوں سے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی لکھتے ہیں اس حدیث کی سند حضرت ابن عباس سے صحیح ہے راوی مرہ کے ساتھ شاذ ہے اور میں نہیں جانتا کہ ابو الضحی کا کوئی متابع ہے۔

کتاب الاسماء و الصفات ص 390، 389۔ تبیان القرآن ج 12، ص 92

سعیدی صاحب آگے لکھتے ہیں: حافظ عماد الدین بن عمر بن کثیر شافعی متوفی 774ھ نے اپنی تفسیر میں سات زمینوں سے متعلق اثر ابن عباس کو امام بیہقی کے کتاب الاسماء والصفات کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس کی سند پر کوئی تبصرہ نہیں کیا

تبیان القرآن ج 12، ص93

آگے ابن حجر عسقلانی کی تحقیق نقل کی ہے کہ انہوں امام ابن جریر کا اقتباس نقل کیا ہے۔ جس میں انہوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ آگے علامہ عسقلانی نے فیصلہ یہ لکھا ہے کہ امام بیہقی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ یہ مُرّہ کے ساتھ شاذ ہے۔

سعیدی صاحب لکھتے ہیں :

علامہ عینی نے بھی سات زمینوں کی اسی طرح تحقیق کی ہے۔

تبیان ج12، ص 93

آگے لکھتے ہیں: حافظ جلال الدین سیوطی متوفی 911ہجری نے اس اثر کا ذکر امام ابن جریر امام ابن ابی حاتم، امام حاکم اور ان کی تصحیح کے ساتھ اور امام بیہقی کی شعب الایمان اور کتاب الاسماء والصفات کے حوالوں سے کیا ہے۔

آگے علامہ آلوسی کا قول نقل کیا ہے کہ: میں کہتا ہوں کہ اس اثر کے صحیح ہونے میں کوئی عقلی شرعی مانع نہیں ہے۔

بتیان ج12، ص 94

علامہ عبد الحی لکھنوی لکھتے ہیں: اقول رواته ثقات علی الری الصحح وصحح سنده جمع من ارباب التصحیح و سکت علیه جمع من اصحاب الترجیح فعدم قبوله رای غیر نجیح یعنی میں کہتا ہوں کہ اس کے راوی صحیح قول کی بنیاد پر صحیح ہیں اور اس کی سند کو ارباب تصحیح نے صحیح قرار دیا ہے اور اصحاب ترجیح کے جم غفیر نے اس پر سکوت کیا ہے پس اس اثر کو قبول نہ کرنا ناپسندیدہ بات ہے۔

مولانا لکھنوی آگے مستدرک حاکم سے ایک مختصر روایت نقل کرتے ہیں۔

عن ابن عباس قال فی کل ارض نحوا براهیم هذا حدیث علی شرط البخاری و

مسلم یعنی ابن عباسؓ سے مروی ہے ہر زمین میں ابراہیم علیہ السلام جیسے افراد ہیں۔ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

زجرالناس ص5

المختصر یہ سارا رسالہ دیکھنے کے قابل ہے جو کئی صفحات پر مشتمل ہے اور تقریباً سارا اس کی سند کو صحیح ثابت کرنے پر دلائل ہیں۔ مولانا لکھنوی اس اعتراض کا کہ یہ اثر شاذ ہے یہ جواب دیتے ہیں اگرچہ اس دور میں کئی لوگوں نے اس بات سے دھوکہ کھایا ہے۔ لیکن اہل علم کے ہاں یہ اعتراض معتبر نہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ ہر شاذ و منکر مردود نہیں ہوتی بلکہ ان میں مقبول بھی ہوتی ہیں۔ آگے لکھتے ہیں کہ شاذ کی دو قسمیں ہیں۔ غیر مقبول اور مقبول

زجر الناس ص11

آگے لکھتے ہیں: شاذ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حدیث مردود الروایت ہو۔

زجرالناس ص12

آگے لکھتے ہیں: القصہ کوئی شک نہیں کہ اس اثر کی سند صحیح ہے یا حسن اگرچہ شاذ بھی ہے اور جو اس میں شک کرے وہ جاہل ہے ان باتوں سے جو ائمہ حضرات نے لکھی ہیں اور مخالف ہے ان کی باتوں کا۔

زجر الناس ص12

آگے لکھتے ہیں: تحقیق تو نے پہچان لیا کہ اس اثر کے طرق محفوظ ہیں جرح و قدح سے پس ضروری ہے کہ یہ مقبول ہو اور لائق احتجاج ہو۔

(زجر الناس ص 13)

مولانا لکھنوی ایک جگہ لکھتے ہیں: حدیث مذکور صحیح بسند اور معتبر ہے ارباب تحقیق نے اس کی توثیق کی ہے۔ جموعۃ فتاوی اردو ج 1 ص15

ایک جگہ لکھتے ہیں حدیث مذکور محققین محدثین کے نزدیک معتمد ہے حاکم نے اس کے حق میں صحیح الاسناد کہا ہے اور ذھبی نے حسن الاسناد کا حکم دیا ہے اس حدیث کے ثبوت میں کوئی علت قادحہ معتمدہ نہیں ہے۔

مجموعۃ فتاوی اردو ج 1 ص 33

قارئین گرامی قدر! ان اجلہ علماء وائمہ کے سامنے ان چند رضاخانی حضرات کی کون سنتا ہے۔ باقی ہمارا سوال اور استدلال اس سے یہ ہے۔ ان سب کو منکر ختم نبوت مانتے ہو یا نہیں۔ جس وجہ سے مولانا احسن نانوتوی اور حجۃ الاسلام کی تکفیر کرتے ہیں۔ وہی وجہ مولانا لکھنوی سے لے کر امام حاکم بیہقی، سیوطی، ابن جریر، عسقلانی، عینی، آلوسی، ذہبی رحمہم اللہ میں پائی جاتی ہے۔ تو کیا یہ سب منکرین ختم نبوت ہیں؟ خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف والے کہتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ حدیث مثلھن کے معنی بطون سے تعلق رکھتے ہیں۔

مقابیس المجالس ص538

معلوم ہوا خواجہ صاحب اس کو درست مانتے تھے ورنہ اس کی تشریح کی ضرورت نہ تھی بلکہ رد کر دیتے اور کہہ دیتے کہ یہ صحیح نہیں ہے تو کیا وہ بھی کافر ہیں ؟بینواء یا اهل البدعة و الشرك۔

اعتراض نمبر2:

مولوی غلام نصیر الدین سیالوی لکھتے ہیں:

جب مصنف تحذیر الناس اس اثر کے مضمون کو صحیح سمجھتے ہیں تو ختم نبوت زمانی کے قائل کیسے رہے۔

عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ج1، صف 202

مولوی یاسین اختر مصباحی لکھتے ہیں: مولانا محمد احسن نانوتوی نے قیام بریلی کے زمانہ میں جب اپنے اس مسلک و موقف کا اظہار کیا کہ مختلف طبقات ارض میں بھی انبیائے کرام مثل آدم و نوح و محمد علیہم السلام موجود ہیں اور اس کی بنیاد اثر ابن عباس کو بنایا تو حضرت مولانا نقی علی خان بریلوی نے اس کا زبردست تعاقب کیا کہ یہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہے۔

رسائل فضل رسول بدایونی ص60

یعنی اس اثر کے مضمون کو درست سمجھنا کہ باقی طبقات ارض میں انبیاء کرام مثل انبیاء کرام علیہم السلام موجود ہیں تو یہ ختم نبوت کا انکار ہے۔

جبکہ مولانا غلام دستگیر قصوری لکھتے ہیں: ہر ایک کی خاتمیت اضافی ہے یعنی ان زمینوں میں جو نبی ہیں ان کی خاتمیت ان زمینوں کے اعتبار سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت اس زمین میں مبعوث ہونیوالے انبیاء کے اعتبار سے ہے۔

تبیان القرآن ج12، ص94

دوسری جگہ لکھتے ہیں: ہم آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کے ممتنع بالذات ہونے کے اس جہان دنیا میں قائل ہیں پس اگر کوئی اور جہاں ہو اور اس میں سوائے اس دنیا کے انبیاء مبعوث ہوں اور ہر ایک ان کا خاتم ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نبی اور خاتم ہونے میں ہو تو اس کے ممتنع ہونے پر ہم حکم نہیں کرتے۔

تقدیس الوکیل ص134

مولانا عبد الحئ لکھنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: جس طرح ایک خاتم الرسل اس طبقہ میں ہے اسی طرح سے ایک ایک خاتم ہر طبقہ میں ہے۔

مجموعۃ فتاوی اردو ج 1 ص20

تو قصوری صاحب اور مولانا لکھنوی نے مختلف زمینوں میں اور انبیاء مان لیے تو بریلویوں کو چاہیے تھا کہ ان کے خلاف بھی منکر ختم نبوت ہونے کی وجہ سے کتاب لکھ دی جاتی۔ مگر ایسا کیوں نہیں اگر یہی جرم مولانا کا ہو تو ان پر فتویٰ کفر اور یہی جرم قصوری اور مولنا لکھنوی کا ہو انہیں معافی آخر کیوں؟ بینو! یا اہل بدعت۔

اعتراض نمبر3:

سید تبسم شاہ بخاری لکھتے ہیں: ایک اور مسئلہ یہ نکالا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر ممکن ہے اس عقیدے سے بھی ختم نبوت پر زد پڑتی ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 25

ایک جگہ لکھتے ہیں: نظیر کو محال نہ مانا بلکہ ممکن مانا تو آپ ختم نبوت کے منکر اور کذب الٰہیہ کے قائل ٹھہرے اور یہ بھی کفر ہے۔

دیوبندیوں سے لاجواب سوالات ص 1052

پیر مہر علی شاہ صاحب نے جبکہ امکان نظیر کے قائلین کو ماجور و مثاب لکھا ہے۔

دیکھیے فتاویٰ مہریہ ص9

تو کیا ختم نبوت کا منکر ماجور و مثاب ہوتا ہے اور علامہ فضل حق خیر آبادی کے دوست مفتی صدر الدین آزردہ نے بھی امکان نظیر کے مسئلہ میں شاہ صاحب سے اتفاق کرتے ہوئے علامہ کی رائے سے اختلاف کیا ہے۔

خیرآبادیات ص 131

تو اب ان دونوں پیر مہر علی شاہ اور مفتی صدر الدین آزردہ کو منکر ختم نبوت کیوں نہیں کہا گیا اور نہ کہنے کی بناء پر آج تک کی بریلویت کیا مسلمان ٹھہری؟

اعتراض نمبر4:

مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں: احناف کا عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بعد کسی کو نبی فرض کرنا بھی کفر ہے۔

مقیاس حقیقت ص 198

جبکہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: لو کان بعدی نبی لکان عمر،

اور دوسری حدیث یوں ہے:

لو عاش ابراھیم لکان نبیاً جیسے ارشادات عالیہ کا کیا بنے گا؟ تو نبی پاک علیہ السلام نے بھی تو نبوت کو فرض کیا ہے۔

اب اچھروی کے ایمان کی خیر مناؤ۔

کاظمی لکھتا ہے: اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض محال بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو۔ تو خاتمیت محمدی میں ضرور فرق آئے گا۔

مقالات کاظمی ص 298

1۔ ہمارا سوال ہے کہ کاظمی وغیرہ دیگر بریلوی حضرات جو کاظمی کے ہم مشرب تھے یا ہیں ان کا کیا بنے گا۔ یہ سب اعتراضات تھے۔ تو حجۃ الاسلام پر اور پھنستے بریلوی ملاں جا رہے ہیں۔

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

کیا کاظمی کافر ہے اگر نہیں تو کیوں؟

اعتراض نمبر 5:

مولوی غلام نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے: مولانا سرفراز خان صاحب

صفدر نے یہ بات ثابت کرنے کے لیے مولوی قاسم نانوتوی ختم نبوت زمانی کے قائل تھے۔ فرمایا حضرت نانوتوی نے منطقی طور پر ختم نبوت ثابت کی ہے۔ کیونکہ نانوتوی صاحب نے فرمایا ہے مابالعرض کا سلسلہ مابالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔

دوسرے انبیاء وصف نبوت کے ساتھ بالعرض متصف ہیں حضور علیہ السلام بالذات متصف ہیں لہٰذا سلسلہ نبوت آپ پر ختم ہو گیا۔ سرفراز صاحب قاسم نانوتوی کی اس عبارت کو ختم نبوت زمانی پر بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اس طرح تو باقی انبیاء علیہم السلام کی نبوت سے تو انکار ہو جائے گا۔

عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ص198ج1

یعنی نبی پاک علیہ السلام کو بالذات نبی ماننا اور باقی کو بالعرض ماننا یہ انبیاء کی نبوت ورسالت کا انکار ہے۔

مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت میں ذاتی اور عرضی کی تفریق کرنا قرآن مجید کی متعدد آیات کے خلاف ہے۔

مقالات کاظمی حصہ سوم ص531

مولوی تبسم شاہ بخاری لکھتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بالذات اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ورسالت کو محض بالعرض اور مجازی نبوۃ ورسالت قرار دینا قرآن مجید میں تحریف معنوی اور انبیاء کی نبوت کا صریح انکار ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس 197

القصہ بریلوی اصول یہ ہے کہ ذاتی اور عرضی کی تقسیم کرنا انکار نبوت ہے۔

الجواب:

یہ حجۃ الاسلام کی اپنی اصطلاح ہے اور اصطلاحات اپنی اپنی ہو سکتی ہیں۔ پیر کرم شاہ بھیروی لکھتے ہیں لا مشاحۃ فی الا صطلاح

تحذیر الناس میری نظر میں 40

یعنی اصطلاحات کے بنانے میں کوئی جھگڑا نہیں۔

یعنی حضرت کی بات کا مطلب یہ ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کو نبوت کسی کے وسیلے سے نہیں ملی۔ اور باقی انبیاء کو نبوت آپ علیہ السلام کے وسیلے سے ملی اسی کو حضرت نے بالذات و بالعرض کا نام دیا ہے اور یہ بات تو بریلوی حضرات کو بھی مسلم ہے۔ ہم آگے چل کر اس کی تفصیل عرض کرتے ہیں۔ سر دست ذاتی و عرضی کے معنی عرض کرتے ہیں۔ علماء نے اس کے کئی معنی لکھے ہیں۔

آپ شرح مطالع ہی ملاحظہ فرمالیتے تو مسئلہ حل ہو جاتا۔ اس میں ہے۔

الخامس ان یکون دائم الثبوت للموضوع و مالا یدوم ھو العرضی یعنی ذاتی کا پانچواں معنی یہ ہے کہ چیز اپنے موضوع کے لیے ہمیشہ ہمیشہ ثابت ہو اور جو چیز ہمیشہ نہ ہو وہ عرضی ہے۔

اورآپ کی نبوت آپ کو شروع سے ہی ملی یہ آپ ہی کا وصف ہے کیونکہ دوام کا معنی بھی یہ کیا جاتا ہے کسی چیز کا تمام اوقات میں موجود رہنا۔ تو جب رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وصف نبوت تمام انبیاء سے قبل ملا ہے۔ اور آپ شروع ہی سے نبی تھے یعنی آپ کی روح مبارکہ بھی شروع ہی سے نبی تھی۔

تو یہی تو آپ کی نبوت کے بالذات ہونے کی دلیل ہے اور باقی انبیاء کی نبوت کے بالعرض ہونے کی اور اسی کتاب شرح مطالع میں ہے السادس ان یحصل لموضوعہ

بلاواسطہ وفی مقابلہ العرضی یعنی جو چیز اپنے موضوع کو بلاواسطہ ملی ہوئی ہو وہ ذاتی ہے۔ جو کسی واسطہ سے ملی ہوئی ہو وہ عرضی ہے۔

ہم بھی تو یہی کہہ رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت بلاواسطہ و وسیلہ ملی ہے اور باقی انبیاء کو نبوت آپ کے واسطے و وسیلے سے ملی ہے۔ تو نبوت کا ذاتی اور عرضی کی طرف تقسیم کرنا بالکل درست ہے ان معنوں میں جو ہم نے عرض کیے۔ (مخلصا چراغ سنت)۔

باقی آپ کے فتاویٰ میں کون کون بریلوی پھنستا ہے۔ آیئے دیکھیے!

آپ کے عطا محمد نقشبندی جامعہ اسلامیہ عربیہ خیر المعاد ملتان کے شیخ الحدیث لکھتے ہیں: علامہ سلیمان جمل کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بالاصالت یعنی اصل اور مستقل نبی و رسول ہونے کے لحاظ سے داعی تھے۔ اور دیگر انبیاء کرام نے آپ کے نائب و خلیفہ ہونے کی حیثیت سے دعوت دی۔

خلاصۃ الکلام ص53

یہاں نبی پاک علیہ السلام کو اصل نبی قرار دیا گیا اور باقی سب کو نائب۔

یہی آپ کے شیخ الحدیث آگے لکھتے ہیں۔

عارفین اُمت نے تصریح کی کہ حقیقی اور مطلق رسول آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ سابقہ انبیاء کرام نے اپنے اپنے زمانہ میں آپ علیہ السلام کے تابع ہو کر آپ کی نیابت میں رسالت و نبوت کا فریضہ سرانجام دیا۔

خلاصۃ الکلام ص 61

یہاں آپ کو حقیقی رسول قرار دیا گیا ہے۔ جیسے آپ بریلویوں نے حجۃ الاسلام کی بات سے اپنا مطلب نکالا ہے ایسے ہی کوئی یوں کہہ دے کہ حقیقی مقابل

مجازی ہوتا ہے۔ اب عارفین کرام پر کیا آپ الزام لگائیں گے کہ وہ جملہ انبیاء کو سوائے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے مجازی نبی مانتے ہیں۔ اگر نہیں لگاتے تو کیوں نہیں؟ جب بات حجۃ الاسلام اور عارفین کی تقریباً ایک ہے۔ تو فتویٰ ایک کیوں نہیں؟ یہی آپ کے جید شیخ الحدیث آگے لکھتے ہیں ۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں: اسی لیے عارفین نے فرمایا نبی مطلق رسول حقیقی اور مستقل شریعت لانے والے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دیگر جملہ انبیاء حضور علیہ السلام کے تابع ہیں۔

خلاصۃ الکلام ص 63

اور بخاری صاحب نے تو لکھ بھی دیا ہے کہ باقی انبیاء کی نبوت مجازی قرار دینا یہ انکار نبوت ہے۔ تو اب عارفین و آلوسی بھی آپ کے فتوے سے منکر نبوت ٹھہرے یا نہیں۔

اور یہی بات غلام نصیر الدین سیالوی نے لکھی ہے عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ میں۔ یہی شیخ الحدیث علامہ عطا محمد نقشبندی لکھتے ہیں علامہ آلوسی کی ایک اور عبارت نقل کر کے کہ:

”علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت کا مطلب واضح ہے کہ جب دیگر بعض انبیاء کو بچپن میں نبوت عطا کی گئی اور ان میں استعداد موجود تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بچپن میں اس کی استعداد کے زیادہ لائق ہیں۔“

کیونکہ آپ اصل ہیں اور وہ فرع۔ اصل کی صلاحیت فروع سے زیادہ ہوتی ہے۔

خلاصۃ الکلام ص114

ہم اصل کے لفظ پر کلام آگے کرتے ہیں۔ سر دست ایک حوالہ اور بھی دیکھ لیجئے۔

مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے: شیخ ابو عثمان نے فرمایا ابتداء سے لے کر انتہا تک کوئی نبی بھی حقیقی نہیں ہے۔ سوائے اس حقیقت احمدیہ کے۔

تو ادھر بھی کچھ فتوے کا رُخ کریں نا۔۔۔۔۔

رئس البریلویہ وامام البریلویہ جناب مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم منصب نبوت میں اصل ہیں۔

الکلام الاوضح ص192، سرور القلوب ص 226

ذاکر حسین شاہ سیالوی لکھتے ہیں: نبوت کا اصل آپ علیہ السلام کی ذات اقدس ہے۔

نبی الانبیاء و المرسلین ص 91

مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں: سلسلۂ رسالت کی اصل اور بنیاد آپ ہیں۔

کوثر الخیرات ص35

مولوی عبد المجید خان سعیدی لکھتا ہے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت میں بھی اصل اور واسطہ ہیں۔۔۔ الخ

نبوت عند الشیخین ص6

مزید لکھتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول الخلق سبب ایجاد عالم اصل اور واسطہ کل ہیں۔

نبوت عند الشیخین ص19

بریلوی علامہ کاظمی لکھتا ہے حضور تمام عالم کے وجود اس کے ہر کمال کی اصل ہیں۔

نبوت عند الشیخین ص 20

پیر کرم شاہ بھیروی نے مولانا نانوتوی کی عبارت نقل کر کے پھر محشی کی عبارت نقل کی ہے پھر آگے لکھا کہ علماء اہلسنت کا یہی عقیدہ ہے ان عبارات میں یہ تھا

”آپ کی نبوت ذاتی ہے اور دیگر کی عرضی“ تو اس کو پیر کرم شاہ اہلسنت کا عقیدہ قرار دے رہے ہیں۔

تحدیز الناس میری نظر میں ص27

اب آیئے دیکھیئے! جتنے لوگوں نے اصل کا لفظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے لیے بولا ہے۔ چاہے علامہ سلیمان جمل ہوں یا آلوسی یا عارفین اُمت رحمہم اللہ یا نقی علی خان، یا ذاکر سیالوی یا عطا محمد نقشبندی سب زد میں آگئے وہ اس طرح کہ: سید تبسم شاہ بخاری لکھتا ہے: یہ لفظ اصلاً ہی بالذات کا ترجمہ ہے لفظ اصل ذات کے معنی میں آتا ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق بے شمار لغوی اشتہادات پیش کیے جاسکتے ہیں۔ (کہ آتا ہے)

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 162

مولوی غلام مہر علی لکھتا ہے: یہاں ذات کا بدل اصل اور اصل کا بدل ذات موجود ہے

دیوبندی مذہب ص 595

تو معلوم ہوا کہ اصل کا معنی ذاتی بھی ہے۔ تو جتنے اکابرین اور بریلویوں نے اصل کے لفظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استعمال کیے ہیں۔ وہ منصب نبوت میں آپ کو ذاتی مانتے ہیں اور باقی انبیاء کو ذاتی نہیں مانتے۔ تو پھر عرضی ہی مانتے ہیں۔ تو جو بات حجۃ الاسلام نے کہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منصب نبوت میں ذاتی ہیں۔ باقی عرضی تو وہی بات یہ سب اکابرین اور بریلوی بھی کہہ رہے ہیں۔ اب کاظمی سے لے کر یہ تبسم بخاری تک سے سب کان کھول کر سن لیں کہ ان کو یعنی اپنے بریلویوں کو کافر کہو ورنہ ہم کہیں گے کہ تم بھی کافر ہو جیسا کہ شروع میں ہم لکھ آئیں ہیں بریلویوں کے حوالے سے کہ جو کافر کو کافر نہیں کہتا وہ خود کافر ہوتا ہے۔

القصہ جو بات حضرت حجۃ الاسلام نے فرمائی تھی کہ اللہ نے آپ کو براہ راست وصف نبوت دیا اور باقی انبیاء کرام کو آپ کے واسطے سے دیا۔ (یہ بھی بریلوی علماء کے گھر میں موجود ہے۔)

علامہ کاظمی لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی نعمت حضور ہی کے وسیلہ سے ملتی ہے اور یقینا نبوت و رسالت بھی انبیاء کرام ورسل عظام علیہم السلام کو حضور ہی کے طفیل ملی۔

بحوالہ ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 197

بریلوی شیخ القرآن مولوی غلام علی اوکاڑوی لکھتے ہیں: اہل سنت اس بات کے قائل ہیں کہ ہر صاحب کمال کو جو کمال ملا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ملا ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 188

اعتراض نمبر6:

حجۃ الاسلام پر اعتراض کرتے ہوئے سید تبسم شاہ بخاری صاحب لکھتے ہیں:

قرآن حکیم نے جب خاتم النبیین فرما دیا تو آیت آپ کے آخری نبی ہونے میں نص قطعی ہو گئی۔ آخری نبی کا معنی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا صحابہ کرام تابعین اور تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا عقیدہ ایمان اسی پر رہا اور اسی پر رہے گا۔ جملہ ائمہ کرام مفسرین و محدثین نے قرآن و حدیث کی روشنی میں یہی بتایا کہ خاتم بمعنی آخری نبی ہے اسی پر اجماع ہے۔ اور اسی پر تواتر ثابت ہے۔ اس معنی میں نہ کوئی تاویل مانی جائے گی نہ کوئی تخصیص بلکہ تاویل و تخصیص کرنے والا بھی خارج از اسلام ہو گا اور سمجھ بوجھ کر بھی ایسے کافر کے کفر میں شک کرنے والا اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 23

دوسری جگہ لکھتے ہیں: **انقطاع نبوت کا انکار اور تکمیل نبوت کا اقرار یہ عقیدہ قادیانیت کے لیے بہت مفید ہے۔**

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 112

اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

1۔ اس لفظ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کے علاوہ کوئی اور لینا کفر ہے۔

2۔ ایسے کفر کو جو کفر نہ کہے وہ بھی کافر۔

3۔ اس کا معنی تکمیل نبوت کرنا، انقطاع کا نہ کرنا قادیانیت کو مفید ہے۔

اور اس معنی میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں ہو سکتی۔

القصہ دیکھیے: بریلویت بانی فاضل بریلوی نے اپنے والد کی کتاب الکلام الاوضح کی تعریف و توصیف کی اور اسے علوم کثیرہ پر مشتمل کہا ہے۔

دیکھیئے الکلام الاوضح ص ز

اسی میں لکھا ہے: **جو اس لفظ کو بموجب قرأت عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے خاتم النبیین بفتح تا پڑھیں تو ایک اور خاصہ آپ کا ثابت ہوتا ہے۔ کہ سوا آپ کے یہ لقب بھی کسی کو حاصل نہ ہو۔ مہر سے اعتبار بڑھتا ہے۔ اور آپ کے سبب سے پیغمبروں کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوتی ہے اور آپ انبیاء کی زینت ہیں۔**

الکلام الاوضح ص 202

اس لفظ کا معنی صرف آخری نبی نقی علی خان بھی نہیں مانتا۔ بلکہ اس کا معنی انبیاء کی نبوت پر مہر لگانے والا کیا ہے۔ تو یہ بھی نص قطعی کا منکر، اجماع اُمت کا منکر، اس معنی میں تاویل کرنے والا ہے۔ لہٰذا کافر ہوا اور پیچھے گزر چکا کہ جو کسی کفر کی تحسین کرے وہ بھی کافر ہے۔ لہٰذا فاضل بریلوی بھی گیا۔ اس لیے تبسم صاحب ذرا

قدم پھونک پھونک کے رکھیے۔ آگے دیکھیے۔

پیر جماعت علی شاہ کے بیٹے سید محمد حسین شاہ جماعتی لکھتے ہیں:

جن اوصاف حمیدہ، اخلاق جمیلہ شمائل حسنہ، فضائل برگزیدہ مکارم اخلاق سے انبیاء کرام خالی تھے۔ وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے ہیں اور آپ ہر طرح سے کامل و مکمل ہے۔ ختم نبوت کے یہی معنی ہیں کہ نبوت آپ کے ذریعے سے تکمیل کو پہنچ گئی۔

افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم ص 130

اس کو مدون کیا ہے آپ کے جید عالم مولوی صادق قصوری نے اس پر مقدمہ پیر کرم شاہ صاحب نے لکھا ہے۔: تو یہ سب قادیانیوں کی تائید کرنے والے اور ختم نبوت کے اجماعی معنی اور قطعی معنی سے ہٹ کر معنی کرنے والے ہیں۔ یہ بھی بقول آپ کے سب کافر۔ اگر کوئی بریلوی اب ان کی تعریف و تحسین کرے گا وہ بھی آپ کے بقول کافر جا ٹھہرا۔ آگے آیئے:

مولانا محمد ذاکر صاحب خلیفہ مجاز خواجہ ضیاء الدین سیالوی کی ادارت میں چھپنے والے رسالے میں ہے۔ ختم نبوت سے مراد قطع نبوت یا انقطاع رسالت نہیں بلکہ تکمیل نبوت و ابدیت رسالت ہے۔ یعنی نبوت اس کارگہ حیات میں اپنے تمام ارتقائی منازل طے کر کے جس نقطہ عروج پر پہنچی اس کا نام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

الجامعہ نومبر دسمبر 1961ئ، جلد نمبر13، شمارہ نمبر4، ص10

کیا مولانا ذاکر صاحب خواجہ قمر الدین سیالوی کے اخص الخواص لوگوں سے

تھے۔ وہ قادیانی نواز ہیں کیا انہیں آپ کافر کہیں گے۔ اگر نہ کہیں بھر بھی جاتے ہیں اور اگر کہیں تو پھر بھی۔

سوچ لیں۔ مشورہ کر کے جواب دیں آپ کو قیامت تک کی مہلت ہے جو الزامات جناب آپ مولانا نانوتوی پر لگا رہے تھے وہ سب کے سب آپ کے گھر میں ملتے ہیں۔ پہلے اپنے گھر کی فکر کیجئے۔ پھر باہر۔

اعتراض نمبر7:

کاظمی صاحب لکھتے ہیں: ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک کسی نبی کی نبوت میں دوسرے نبی کی نبوت کے بالمقابل کوئی فرق نہیں پایا جاتا نہ کسی نبی کا وصف نبوت کسی دوسرے نبی کے وصف سے کم و بیش ہو سکتا ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 191

اب دیکھیے قارئین کرام!

جتنے بریلوی لوگ اور اکابرین اُمت ہم پیش کر چکے ہیں کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو اصل اور حقیقی نبی سمجھتے ہیں تو فرق کے تمہارے بریلوی قائل ہو گئے اب آپ اپنے دام میں خود پھنس گئے ہیں۔ پتہ نہیں بریلویت کے کفر پر ایک کتاب یہ تبسم صاحب کب لکھیں گے۔

اعتراض نمبر8:

غلام نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے: بعض حضرات یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا: انی عند اللہ لمکتوب خاتم النبیین وآدم لمنجدل فی

طینتہ۔

اس کے بارے میں گزارش ہے کہ اس حدیث سے استدلال درست نہیں کیونکہ اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی ہے تو آپ خاتم الانبیاء کیونکر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے۔ تو پھر بعد میں ایک لاکھ 24 ہزار انبیاء کیسے مبعوث ہوئے۔ اس طرح تو پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ اگر بعد زمانہ نبوی کوئی اور نبی آجائے گا تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ نیز دیگر انبیاء علیہم السلام صرف علم الٰہی میں نبی تھے بالفعل نہیں ہے۔ تو پھر سرکار علیہ السلام ان سے آخری کیسے ہو گئے۔ آخری نبی ہونے کا مطلب تو یہ ہے کہ سارے انبیاء علیہم السلام کے بعد نبوت کا اعطا ہوا اور اس ہستی کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

تحقیقات ص 393، 394

اس سے چند باتیں ثابت ہوئیں۔

1۔ اگر نبوت آپ کو سب سے پہلے ملنا مانی جائے تو آپ خاتم النبیین نہیں ہو سکتے۔

2۔ اگر آپ کو شروع سے ہی یعنی تخلیق آدم سے پہلے ہی سے ختم المرسلین مانا جائے تو پھر مولانا نانوتوی کا کلام درست ہو جائے گا۔ بالفاظ دیگر اس کا اور مولانا نانوتوی کا نظریہ ایک جیسا ہو گا۔

3۔ آخری نبی کا مطلب یہ ہے آپ کو نبوت سب کے بعد ملے۔

4۔ مفتی عبد المجید خان سعیدی نے غلام نصیر الدین سیالوی کے متعلق لکھا ہے کہ بیٹا اور اس کے توسط سے مولنا نادرست اور موید عقیدہ کفریہ نانوتویہ بتا رہا ہے۔

مسئلہ نبوت ص30

یعنی یہ کہنا کہ اب جناب آدم سے پہلے ہی خاتم الانبیاء تھے یہ غلام نصیر الدین سیالوی کے نزدیک عقیدہ کفریہ کا موید ہے تو پھر اگلے آنے والے سب علماء بھی کفر کے موید ہونے کی وجہ سے کافر ہوئے۔

پہلی اور تیسری بات تقریباً ایک ہی طرح ہے۔ ہم اس پر کلام کر کے آگے چلتے ہیں۔

جو نبوت آپ کو شروع ہی سے ملنا مانے وہ خاتم الانبیاء نہیں مان سکتا یا اس صورت میں آپ خاتم الانبیاء نہیں بن سکتے۔ تو وہ آدمی آپ کے فتوے سے ختم نبوت کا منکر ہوا۔ تو پھر لیجئے: ان کتابوں کے مصنفین اور مویدین اور مصدقین جو تقریباً نصف صد سے زائد بریلوی اکابر علماء ہیں وہ سب ختم نبوت کے منکر ٹھہرے۔

1۔ خلاصۃ الکلام	مولوی عطا محمد نقشبندی
2۔ نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ	پروفیسر عرفان قادری
3۔ نبوت مصطفیٰ اور عقیدہ جمہور اکابر علماء امت	مفتی نذیر احمد سیالوی
4۔ تنبیہات	مولوی عبد المجید خان سعیدی
5۔ اہم شرعی فیصلہ	پیر محمد چشتی
6۔ تجلیات علمی فی رد نظریات سلوی	مفتی محمود حسین شائق
7۔ توضیحات	قاضی محمد عظیم نقشبندی
8۔ نبی الانبیاء والمرسلین	سید ذاکر حسین شاہ سیالوی

یہ سب سب کے اس پر مصر ہیں کہ آپ علیہ السلام کو نبوت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ملی۔ تو کیا یہ سب منکرین ختم نبوت ہیں؟ اگر ہیں تو بتائیں ورنہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے لعنت کا طوق آپ پر ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ آپ

علیہ السلام کو شروع ہی سے خاتم الانبیاء مان لینا مولانا نانوتوی کے کلام سے متفق ہونا ہے۔ اب دیکھیے کیا ہوتا ہے:

آپ کے شارح بخاری مولوی محمود رضوی لکھتے ہیں: حضور نے فرمایا! میں خاتم الانبیاء اس وقت سے ہوں جب کہ آدم آب و گل میں تھے۔

(مسند احمد ج4، ص 127)(دین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ص85)

بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی لکھتے ہیں کہ "احمد اور بیہقی اور حاکم نے صحیح اسناد سے حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں رب تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا حالانکہ ابھی آدم علیہ السلام اپنے ضمیر میں جلوہ گر تھے۔" (مشکوۃ)

رسائل نعیمیہ ص64

مولوی عبد الاحد قادری لکھتے ہیں کہ: حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت خاتم النبیین تھا جب ابھی حضرت آدم علیہ السلام مٹی ہی تھے۔"

رسائل میلاد مصطفی ص258

مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق و ایجاد سے پہلے نبوت و رسالت اور خاتم النبیین کے منصب پر فائز تھے۔"

(ملخصاً تنویر الابصار ص22،23، بحوالہ سندیلوی کا چیلنج منظور ہے)

کاظمی صاحب لکھتے ہیں حدیث کا مطلب یہی ہے کہ میں فی الواقع خاتم النبیین ہو چکا تھا نہ یہ کہ میرا خاتم النبیین ہونا علم الہی میں مقدر تھا۔

مسئلہ نبوت عند الشیخین ص21

سیالوی صاحب! آپ کا کیا پروگرام ہے۔ یہ مولانا نانوتوی کے موافق تمہارے بزرگ ہوئے یا نہ اب ان کے کفر و ایمان کا مسئلہ نہ رہا۔ بلکہ تمہارے ایمان کا مسئلہ بن گیا اب بھی ان کو بزرگ مانتے ہو تو تم بھی گئے اور اگر ان کو بھی کافر مانو تو یہ تم سے ہو نہ سکے گا کہ باپ کو بھی کافر کہو۔

اب ہم تفصیل سے عبارات تحذیر الناس کے متعلق کچھ عرض کرتے ہیں۔

اعتراض نمبر 9:

حجۃ الاسلام پر ایک اور اشکال اور اس کا جواب۔ کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

ہمیں نانوتوی صاحب سے شکوہ نہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تاخر زمانی تسلیم نہیں کی یا یہ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعیان نبوۃ کی تکذیب و تکفیر نہیں کی انہوں نے سب کچھ کیا ہے۔ مگر قرآن کے معنی منقول متواتر کو عوام کا خیال قرار دے کر سب کیے پر پانی پھیر دیا۔

مقالات کاظمی ج2، ص360

الجواب: الحمد للہ یہ تو بریلوی مان گئے کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت زمانی کو مانتے ہیں اور یہ بھی مان گئے انہوں نے آپ علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کی تکفیر بھی کی ہے۔ اعتراض صرف یہ رہا کہ یہ عوام کا خیال بتایا۔ تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ عوام سے مراد جہلاء نہیں کیونکہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں۔

عوام سے مراد وہ ہوتے ہیں جو حقائق تک نہ پہنچے ہوں چاہے عالم کہلاتے ہوں۔

فہارس فتاویٰ رضویہ ص401

یعنی جو بات کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے ان کو بھی عوام کہا جاتا ہے۔ چاہے وہ

علماء بھی ہوں یہ بات تو صاف ہو گئی جہلا مراد نہیں۔ باقی حضرت کے ارشاد کا مطلب صاف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا عام طور پر لوگ یہی مطلب سمجھتے ہیں کہ آپ کا زمانہ آخری ہے اور اس کی علت اور اصل وجہ کو نہیں پا سکتے کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ تو اس کی وجہ اور علت آپ کا خاتم المراتب ہونا ہے۔ اور اکمل و مکمل ہونا ہے۔ اسی وجہ سے آپ کو آخر میں بھیجا گیا بولیے اس میں کیا قباحت ہے۔ اس علت کی وجہ سے آپ کے خاتم النبیین ہونے کا کسی مفسر و محدث کو بھی انکار نہیں۔ اور آپ کے گھر سے بھی اس کی کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں اور گزر بھی چکی ہیں۔ جیسے فاضل بریلوی نے رسوخ فی العلم نہ رکھنے والوں کو طبقہ عوام میں شامل کیا اسی طرح حضرت نے کہا نہ یہ کہ یہ خیال جاہلوں کا بتایا یعنی مولانا نانوتوی نے ان کو عوام کہا ہے جو رسوخ فی العلم نہیں رکھتے نہ کہ حضرت نے جاہل لوگوں کو عوام کہا ہے لہٰذا مولانا کا دامن صاف ہے۔

اعتراض نمبر10:

حجۃ الاسلام پر ایک اور اشکال اور اس کا مسکت جواب: مولانا نے آیت ختم نبوت میں اجماعی مفہوم آخری نبی کو چھوڑ کر اور مفہوم لیا ہے۔

الجواب: حضرت حجۃ الاسلام نے خاتم النبیین کا اجماعی مفہوم ترک نہیں کیا۔ اجماعی مفہوم تھا آخری نبی ماننا تو حضرت نے اسی آیت سے آپ کا آخری نبی ہونا بھی ثابت کیا۔ حضرت اجماعی مفہوم مان کر بطور فائدے یا نکتے کے اپنے مدعا کو بیان کرتے ہیں اور یہ کوئی جرم نہیں کیونکہ مفسرین نے اپنی تفاسیر میں یہ سب کچھ کیا ہے۔ دور نہ جائیں اسی تفسیر نعیمی کو دیکھ لیں۔ جو آپ کے گھر کی معتبر تفسیر ہے اس میں ہر آیت

کی تفسیر کے بعد اس سے چند فوائد نکال کر بیان کیے گئے ہیں۔

بریلویت کی ریڑھ کی ہڈی کاظمی صاحب لکھتے ہیں: ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا کی تفسیر میں "اے عائشہ! پہلے طے کر لو اس بات کو کہ بیٹے کی خواہش ہے یا نہیں تاکہ آگے جا کر کوئی یہ بکواس نہ کرے اور اگر کرے تو اپنا منہ آپ ہی کالا کرے۔ تم یہ آج فیصلہ کر لو کہ بیٹے کی خواہش ہے تو پھر رسول کے گھر میں نہیں رہ سکتیں۔"

التبیان العظیم ص 81

اس آیت کی یہ تفسیر پوری اُمت میں کس نے کی ہے کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اجماعی مفہوم جو آج تک لیا گیا ہے کہ تمہیں دنیاوی زیب وزینت اور دنیا چاہیے تو پھر تمہیں رخصت کر دیا جائے اس کو ترک کر کے کاظمی صاحب نے الگ مفہوم گھڑا ہے۔ اگر آپ یہ جواب دیں گے کہ نہیں وہ مفہوم مان کر بطور نکتے اور فائدے کی یہ بات کہی ہے تو یہی جواب ہماری طرف سے بھی سمجھ لیں۔ مگر یہ آپ کی بات پھر بھی ٹھیک نہیں کیونکہ یہ بہت بڑا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر آپ بہتان لگ رہے ہیں اور قرآن پر بھی جھوٹ بول رہے ہیں کیونکہ اولاد کی خواہش تو ہر شادی شدہ عورت کو ہوتی ہے اور یہ قلبی شوق اور خواہش ہوتی ہے جس کو آپ اتنے سخت الفاظ میں رد کر رہے ہیں۔ (اللہ ہی آپ کو سمجھ دے۔)

اسی طرح صلوٰۃ وسطیٰ کا تذکرہ قرآن نے فرمایا ہے اور احادیث میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریحات سے وہ عصر کی نماز معلوم ہوتی ہے۔ مگر آپ کو بھی علم ہے کہ کئی حضرات نے اس سے مختلف نمازیں مراد لی ہیں۔

اب ان کے متعلق کیا فتویٰ سرزد ہو گا۔ جو جواب آپ ادھر لیں وہی ہماری طرف سے بھی تصور فرمالیں۔

اعتراض نمبر 11:

جب اہل السنۃ دیوبند کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے تینوں عبارتوں کو آگے پیچھے کیوں کیا؟ تو بریلوی علامہ تبسم شاہ بخاری کود کر میدان میں آ ٹپکے اور کہنے لگے وہ تین عبارات علیحدہ علیحدہ بھی مستقل طور پر کفریہ ہیں۔

حاشیہ جسٹس کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 135

ابو کلیم محمد صدیق فانی بھی چلایا کہ: تحذیر الناس کی تینوں عبارتیں اپنی اپنی جگہ پر مستقل کفریہ عبارتیں ہیں۔

افتخار اہلسنت ص25

الجواب بعون الملك الوهاب پہلی عبارت تحذیر الناس کی جو اعلیٰ حضرت نے پہلے لکھی ہے۔:

ویسے تو وہ ص14 کی ہے۔ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

تمہید ایمان مع حسام الحرمین ص 70

اگر یہ کفر ہے تو دیکھیے بڑے بڑے بریلوی کفر کی دلدل میں پھنس جائیں گے۔

1۔ شاہ نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں: ”چار پیغمبر یعنی حضرت ادریسؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کہ بعد آپ کی بعثت کے زندہ رہے۔

سرور القلوب ص225

مولوی احمد رضا خان فرماتے ہیں: چار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وہ ہیں جن پر ابھی

ایک آن کے لیے بھی موت طاری نہیں ہوئی دو آسمان پر سیدنا ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دو زمین پر سیدنا الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت خضر علیہ السلام۔

ص 437 ملفوظات مشتاق بک کارنر لاہور

مولوی محمد اشرف سیالوی بریلوی لکھتا ہے: حضرت عیسیٰ، حضرت ادریس، حضرت خضر، حضرت الیاس علیہم السلام ظاہری حیات کے ساتھ زندہ موجود ہیں۔

کوثر الخیرات ص 70

یہ سب بریلوی کہہ رہے ہیں کہ اب بھی یہ چار نبی موجود ہیں دو زمین پر اور دو آسمان پر تو یہ کہہ کر یہ سب کافر ہوئے یا نہیں؟ اور آپ پڑھ چکے ہیں جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے تو پھر دنیا جہان کے بریلوی بشمول فانی صاحب اور تبسم صاحب کافر ٹھہرے کیونکہ یا تو وہ اس عقیدے کو مانتے ہیں یا منکر ہیں۔ اگر مانتے ہیں تو پھر بھی ان دو فتوؤں کی وجہ سے کافر۔ نہیں مانتے تو احمد رضا کے ہم عقیدہ نہ ہونے کی وجہ سے کافر ہیں۔

حضرت کی عبارات کو سمجھنے سے پہلے تھوڑی سی تمہید:

اس کے لیے ہم امام الحکمۃ و الکلام حضرت العلامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے چند باتیں عرض کر رہے ہیں۔

یوں سمجھیے ایک کمرے میں 10 آدمی یکے بعد دیگرے داخل ہوئے کیا کوئی بھی یہ کہے گا کہ آخری آدمی ان سب سے افضل ہے کیونکہ وہ آخر میں آیا۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح سیدنا علیؓ کا زمانہ خلافت بعد میں ہے مگر افضل پہلے خلفاء ہیں تو معلوم

ہوا محض آخر میں آنے کی وجہ سے آدمی افضل نہیں ہوتا۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔

کہ قرآن نے تو خاتم الانبیاء کی اسی وصف کی وجہ سے تعریف کی ہے۔ جب محض آخر میں آنا افضلیت کی بات اور دلیل نہیں تو اس آیت سے تعریف کیوں کر ثابت ہو گی۔

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ چونکہ ہمارے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اعلیٰ اور مقام و مرتبہ سب سے بلند بالا ہے۔ اس لیے آپ کو آخر میں مبعوث کیا گیا۔ تو آپ کے آخری نبی ہونے کی وجہ اور علت یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کی شان و مقام و مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے۔ یہیں ایک اعتراض ہو سکتا ہے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جس کی شان سب سے زیادہ ہو اس کو آخر میں بھیجا جائے تو ہم اس کے متعلق یہ عرض کرتے ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے بھیج دیا جاتا تو آپ کے بعد آنے والے نبی مقام میں کم ہونے کی وجہ سے ان کے لائے ہوئے احکام بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے احکامات سے مقام میں کم ہوتے۔ یہاں قرآن تھا وہاں صحائف یا دیگر کتب ہوتیں۔ تو پھر اعلیٰ احکام کو ادنیٰ کے ذریعے منسوخ کر دیا جاتا۔

اور اگر درمیان میں بھی آتے تو بھی یہی صورت بنتی کہ نسخ اعلیٰ بالادنیٰ ہوتا یعنی کم مقام والے احکامات کے ذریعے اعلی شان و مقام والے احکام منسوخ ہو جاتے جو کہ حکمت خداوندی کے خلاف ہے۔ کیونکہ حکمت تو یہ ہے:

ماننسخ من آیۃ اوننسھا نات بخیر منھا ۔ الایۃ یعنی جو آیت ہم منسوخ یا بھلاتے ہیں۔ اس سے بہتر لاتے ہیں۔ یعنی منسوخ سے ناسخ بہتر ہوتا ہے یا برابر۔

تو نہ تو آپ علیہ السلام کے برابر کوئی تھا اور نہ افضل۔ اس وجہ سے آپ کا

آخر میں آنا آپ کا کمال ہے۔ اب سوال پیدا ہوا کہ آپ علیہ السلام کے برابر یا افضل کیوں کوئی نہیں ہو سکتا۔

تو اس کا جواب یہ ہے: اوصاف کی دو قسمیں ہیں ذاتی، عرضی، ذاتی کہتے ہیں کہ یہ وصف اپنے موصوف کے لیے شروع ہی سے ثابت ہو اور عرضی کہتے ہیں کہ یہ وصف اپنے موصوف کے لیے شروع ہی سے تو نہ ہو بعد میں ثابت ہو یا ذاتی کہتے ہیں۔ یہ وصف اس کا اپنا ہوتا ہے یعنی کسی ذریعے سے نہیں ملتا اور عرضی اس وصف کے کہتے ہیں جو اپنا نہیں ہوتا کسی کے ذریعے سے ملتا ہے۔

مثال کے طور پر: یہ در و دیوار روشن ہیں ان پر روشنی سورج کی ہے۔

تو در و دیوار کی روشنی عرضی ہے ذاتی نہیں اس لیے رات کو یہ روشن نہیں اور سورج کی روشنی ذاتی ہے۔ وہ کبھی بھی اس سے جدا نہیں ہوتی۔ اسی طرح:

چاند کی روشنی اپنی نہیں بلکہ اس میں روشنی سورج سے آرہی ہے۔ تو چاند کی روشنی جن چیزوں پر پڑتی ہے۔ ان کو روشنی چاند کی وجہ سے بھی۔ اب سلسلہ چلا کہ رات کو مختلف اشیاء روشن ہیں۔ چاند کی وجہ سے اور چاند روشن ہے سورج سے۔ تو روشنی کا سلسلہ یہاں سورج پر آکر ختم ہو گیا۔ اسی طرح دیکھئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارکہ کو جب پیدا کیا گیا تو اسے نبوت سے سرفراز کیا گیا اور باقی نبیوں کو نبوت روح اور بدن عنصری کے متعلق ہو جانے کی بعد ملی۔ گویا آپ علیہ السلام موصوف بالذات ہوئے وصف نبوت سے اور باقی انبیاء موصوف بالعرض ہوئے۔ جب اللہ نے آپ علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا تو اپنی حکمت سے یادداشت کے اوپر حکمت کے پردے لٹکا دیئے۔ آپ کو پچھلا منظر یاد نہ رہا۔ جب آپ کی عمر مبارک

40سال کو پہنچی تو پھر آگاہ فرمایا کہ اپنی نبوت کا اعلان فرمادیں۔ القصہ آپ علیہ السلام اس وصف نبوت سے موصوف بالذات ہیں تبھی تو آپ ارشاد فرمارہے ہیں کہ: کنت نبیا و آدم بین الروح و الجسد کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم روح اور جسد کے مابین تھے۔

اب دیکھیے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے رات کو روشنی جو مختلف چیزوں پر ہے یہ آتی ہے چاند سے اور چاند کی روشنی آئی سورج سے اور یہاں سورج پر پہنچ کر سلسلہ ختم ہو گیا اسی طرح تمام انبیاء کی نبوت آپ علیہ السلام کے وسیلے سے ان کو ملی ہے اور آپ علیہ السلام کی نبوت بالذات ہے یعنی کسی کے وسیلے سے نہیں ملی تو یہ سلسلہ آپ علیہ السلام پر پہنچ کر ختم ہو گیا۔ یعنی آپ علیہ السلام پر تمام کمالات کو تمام محاسن و فضائل کو ختم کر دیا گیا۔ اس کو ختم نبوت مرتبی کہتے ہیں۔

یہ مقام و مرتبہ اس وقت سے ملا جب آدم علیہ السلام پیدا بھی نہیں ہوئے تھے لیکن اس ختم نبوت مرتبی کے باوجود انبیاء تشریف لاتے رہے اور سلسلہ نبوت چلتا رہے اور جب آپ اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ نے اعلان فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے تو پھر ختم نبوت زمانی کہ آپ کے زمانہ کے بعد کوئی نبی نیا نہیں آئے گا بھی آپ کو حاصل ہو گئی۔ اب دو قسم کی ختم نبوت ہوئیں۔

1۔ ختم نبوت مرتبی اور

2۔ ختم نبوت زمانی ہمارے نزدیک دونوں قسم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

ایک دوسری طرح دیکھتے ہیں: ایک نقطہ ہوتا ہے اور اسے مرکز دائرہ بھی کہتے ہیں اور ایک اس کے گرد دائرہ ہوتا ہے۔ اب دائرہ کا اس مرکز سے پورا تعلق ہوتا ہے اور دائرہ اسی مرکز کی وجہ سے بنتا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مرکز نبوت ہے اور باقی انبیاء دائرہ نبوت ہیں۔ مرکز نہ ہو تو دائرہ کہاں تو یہ دائرہ اسی مرکز کی وجہ سے ہوتا ہے تو تمام انبیاء کو نبوت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ملی اور سارے انبیاء کا سلسلہ نبوت آکر آپ علیہ السلام پر ختم ہو جاتا ہے اور اللہ نے شان و مرتبہ و مقام و منصب کو بھی آپ پر ہی ختم فرمادیا۔ تو اسی کو ختم نبوت مرتبی کہتے ہیں۔

القصہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں قسم کی ختم نبوت حاصل ہیں۔ قادیانی صرف ایک مانتے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت مرتبی مانتے اور یہ مسلمان صرف ختم نبوت زمانی مانتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی حکمت دیکھیے کہ قادیانی سے برسوں پہلے خدا نے مولانا نانوتوی کو پیدا کیا اور ان سے یہ جواب دلوادیا کہ ہم دونوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو قادیانیوں کا منہ بند کر دیا۔

اس بات کو دوبارہ ذہن نشین فرمالیں کہ مولانا نانوتوی نے یہ نہیں فرمایا کہ آخر میں آنے میں کوئی فضیلت نہیں بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ آخر میں آنے میں بالذات فضیلت نہیں یعنی بالعرض تو فضیلت ہے وہ ہم عرض کر چکے ہیں۔

ماخوذ ازمناظرے مباحثے بتغیر یسیر

اب دیکھیے اصل عبارات کو: اگر آپ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی بالفرض نبی موجود ہو۔ تو بھی ختم نبوت میں فرق نہیں پڑتا تو اس سے مراد حجۃ الاسلام کی یہ ہے کہ خاتمیت مرتبی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

کیونکہ یہ تو آپ کو شروع ہی سے حاصل تھی اور دیگر انبیاء تشریف لاتے رہے تو فرق نہ پڑا اب اگر بالفرض والمحال کوئی نبی آجائے تو کیسے فرق پڑے۔ سوال ہوگا کہ خاتم زمانی میں تو فرق پڑے گا۔ جواب یہ ہے کہ بالکل پڑے گا اسی لیے تو حجۃ الاسلام نے بالفرض واگر جیسے لفظ استعمال کیے ہیں کہ ایسا ہو نہیں سکتا کہ آپ علیہ السلام کے بعد کوئی نیا نبی آئے یہ عبارت تو صرف خاتمیت مرتبی کو ہی سامنے رکھتے ہوئے حضرت نے فرمائی ہے۔ اگر نبی کے آنے کو جائز مانتے ہوتے تو حضرت فرض کیوں کرتے اور یہ بات تو فاضل بریلوی بھی لکھتا ہے کہ فرض محالات جائز ہے۔

اللہ جھوٹ سے پاک ہے ص139

تو اعتراض کیوں؟ باقی زمانی ختم نبوت کا خیال کر کے اسے محال سمجھا کہ آپ کے بعد کوئی نبی آئے تبھی تو فرض کیا۔ جیسے پیچھے گزر چکا ہے کہ بریلویوں نے لکھا ہے اگر مرزا قادیانی نبی ہوتا تو سیدنا ابراہیم کی اولاد سے ہوتا۔ تو جیسے یہ اگر کہنے سے نبی بن نہیں گیا یہاں بھی اگر اور بالفرض کہنے سے نئے نبی کے آنے کو ممکن نہیں مانا جارہا بلکہ محال ہی مانا جارہا ہے کیونکہ محال کو ہی فرض کیا جاتا ہے نہ ممکن کو۔ بعض لوگ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ خاتم زمانی کو خاتم مرتبی کے لیے لازم مانتے ہو جب نیا نبی آجائے خاتم زمانی ٹوٹ گیا اور جب وہ نہ رہا تو ملزوم بھی نہ رہا۔

تو جواباً عرض ہے کہ اسی لیے تو حجۃ الاسلام نے اگر اور بالفرض کہا یعنی ایسا ہونا محال ہے نا کہ ممکن، اور محال کو فرض کرنا جرم نہیں۔ جیسا کہ قرآن مقدس میں بھی محالات کو فرض کیا گیا ہے۔ جیسے اگر رحمن کا بیٹا ہوتا... الخ، اور اگر زمین و آسمان میں دو خدا ہوتے الخ... ایک اور بات حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی ختم نبوت زمانی کے

قائل ہیں اور منکر کو کافر کہتے ہیں دیکھیے۔

شیخ العرب والعجم حضرت مدنی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم زمانی ہونے کی پانچ دلیلیں ذکر فرمارہے ہیں۔ تین دلیلیں قرآن سے ایک حدیث سے اور ایک اجماع اُمت سے آیت قرآنی اس بارے میں: ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں لفظ "خاتم النبیین" یا تو عام مانا جائے کہ اس کے دو افراد ہوں ایک خاتم مرتبی اور دوسرا خاتم زمانی اور لفظ خاتم کا دونوں پر اطلاق اس طرح کیا جاتا ہے جیسے کہ مشترک معنوی اپنے متعدد افراد پر اطلاق کیا جاتا ہے۔ (جیسے لفظ عین کئی معنوں میں مشترک ہے۔ ہر ایک پر برابری کے ساتھ بولا جاتا ہے) پس اس دلیل سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہر دو وصف اس آیت سے ثابت ہوں گے۔ (اور یہ دلالت مطابقی ہے کہ لفظ اپنے موضوع لہٗ پر دلالت کرے۔)

یہ دلیل اول کی اجمالاً تقریر ہوئی اور دلیل ثانی کی تقریر یہ ہے کہ لفظ خاتم کے معنی حقیقی خاتمیت مرتبی کے لیے جاویں اور خاتمیت زمانی معنی حقیقی نہ ہوں بلکہ مجازی ہوں لیکن آیت میں مراد ایسے معنی ہوں کہ جو معنی حقیقی اور مجازی دونوں کو شامل ہوں بطریق عموم مجاز کے اس صورت میں ہر دو وصف کا ثبوت آپ کی ذات پاک کے لیے ظاہر ہے اور دلیل ثالث یہ ہے کہ معنی حقیقی خاتم کے خاتمیت مرتبی کے ہیں لیکن خاتمیت مرتبی کو خاتمیت زمانی لازم ہے۔ (تاکہ نسخ الاعلی بالانی لازم نہ آئے اسی لیے یہ ختم زمانی ختم مرتبی کو لازم ہے۔)

اس لیے بدلالت التزامی خاتمیت زمانی پر دلالت کرے گی اور اس آیت سے خاتمیت مرتبی اور زمانی کا ثبوت لازم آئے گا دلیل چہارم یہ کہ احادیث متواتر سے ثابت ہو گیا کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اس لیے ثبوت خاتمیت زمانی کا ضرور ہو گا اور منکر اس کا اسی طرح کافر ہو جیسے کہ منکر احادیث متواتر کا لیکن ان احادیث کا تواتر لفظی نہیں تواتر معنوی ہے دلیل پنجم یہ ہے کہ اجماع اُمت کا منعقد ہو گیا ہے کہ آنجناب علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الانبیاء زماناً ہیں اور اقرار اجماع کا کرنا ضروری اور منکر اس کا کافر ہے۔

الشہاب الثاقب ص 73، 74

حجۃ الاسلام کی برأت بریلویوں کے قلم سے

پیر کرم شاہ صاحب بھیروی نے اپنے مدرسہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے اساتذہ کے ساتھ مل کہ تحذیر الناس کو پڑھ کر تمام اساتذہ کے ساتھ مل کر یہ فیصلہ لکھا۔ یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے کیونکہ یہ اقتباسات بطور عبارۃ النص اور اشارۃ النص اس امر پر بلاشبہ دلالت کرتے ہیں کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت کو ضروریات دین سے یقین کرتے تھے اور اس کے دلائل کو قطعی اور متواتر سمجھتے تھے انہوں نے اس بات کو صراحتہً ذکر کیا ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت زمانی کا منکر ہے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

جمال کرم ج 1، ص 694

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں: وہ لوگ جن کے پیش نظر تلاش حق اور بیان حق ہے وہ تو مولانا کے مقصد کلام کو سمجھنے کے لیے ان قواعد کو پیش نظر رکھیں گے کہ یہاں قضیہ فرضیہ ہے اور قضیہ فرضیہ اور ہوتا ہے اور قضیہ واقعیہ حقیقیہ اور ہوتا ہے۔

تحذیز الناس میری نظر میں ص15

معلوم ہوا افاضل بریلوی کے پیش نظر بیان حق اور تلاش حق نہیں ہے۔

2۔ حافظ احمد بخش لکھتے ہیں: تحذیر الناس کی عبارت کے بارے میں حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طرف پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے موقف پر عمل کیا۔

جمال کرم ج1، ص 696

آگے لکھتے ہیں: حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ نے نانوتوی موصوف کی

عبارت کو قضیہ فرضیہ پر محمول کرتے ہوئے اسے کفریہ کہنے میں احتیاط برتی ہے۔

جمال کرم ج1، ص 696

معلوم ہوا پیر صاحب ان عبارات کو کفریہ کہنے کے لیے تیار نہیں۔

3۔ ڈاکٹر طاہر القادری فرماتے ہیں:

میں تکفیری مہم کا فرد نہیں ہوں...... دوسرے مسلک کی توہین اور تکفیر دینداری نہیں بلکہ عین فرقہ واریت ہے ہم پر لازم ہے کہ اُمت مسلمہ کے مختلف طبقات کو ساتھ لے کر چلیں۔

خطرہ کی گھنٹی ص233

4۔ ڈھول کی آواز نامی کتاب مولانا کامل الدین رتوکالوی صاحب کی ہے۔ جو حضرت حجۃ الاسلام کی عبارات کی صفائی میں لکھی گئی ہے۔

اس پر مندرجہ ذیل اکابر اور بریلوی علماء کی تصدیقات

1۔ جناب خواجہ قمر الدین سیالوی

2۔ مولانا محبوب الرسول سجادہ نشین للہ شریف جہلم

3۔ قاری الحاج محمد حنیف صاحب سجادہ نشین کوٹ مومن

4۔ مولانا حکیم مولانا صدیق صاحب

5۔ مولانا تاج الملوک

6۔ مولانا محمد فضل حق خطیب میلووالی ضلع سرگودھا

7۔ مولانا غریب اللہ صاحب بھیرہ

8۔ مولانا الحاج مفتی محمد سعید نمک میانی

9۔ حضرت پیر سید حامد شاہ خطیب مسجد متصل ہسپتال

10۔ حضرت پیر سید محمد صاحب خطیب جامع مسجد پولیس لائن سرگودھا

ڈھول کی آواز ص116 تا 127

بریلوی کہتے ہیں کہ: خواجہ صاحب کے حوالے سے جو لکھا گیا ہے ڈھول کی آواز میں کہ ”میں نے تحذیر الناس کو دیکھا میں مولانا محمد قاسم صاحب کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں۔ مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان کا نام موجود ہے۔ خاتم النبیین کا معنی بیان کرتے ہوئے جہاں مولانا کا دماغ پہنچا ہے۔ وہاں تک معترضین کی سمجھ نہیں گئی قضیہ فرضیہ کو قضیہ واقعہ حقیقہ سمجھ لیا گیا ہے۔

فقیر قمر الدین سیال شریف

جعلی ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص431

جواباً ہم عرض کرتے ہیں تبسم صاحب یہ جعلی نہیں ہے بلکہ اصل ہے دلیل یہ ہے۔

حاجی مرید احمد چشتی سیالوی آپ کے معتمد علیہ رائٹر ہیں وہ لکھتے ہیں:

حضور شیخ الاسلام سیالوی نے ایک مرتبہ کسی دیوبندی مولوی کے سامنے مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس کے بارے میں چند الفاظ فرمائے اسے خانوادہ دیوبند نے بڑے پیمانے پر شائع کیا۔

فوز المقال ج4، ص553

کیوں بخاری صاحب اصلی ہے یا جعلی ہے؟ اب ہم کہتے ہیں جو تم بریلویوں نے خواجہ صاحب کا اس عبارت سے رجوع کا افسانہ بنایا ہے اور فتویٰ خود لکھ کر خواجہ صاحب کا نیچے نام لکھ دیا وہ جعلی و من گھڑت ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ کی کتاب ختم نبوت اور تحذیر الناس کے

ص435 پر یہ جعلی خط ہے اس کے نیچے بھی خواجہ صاحب کے دستخط دیکھ لیں اور خواجہ صاحب کے اصلی دستخط بھی دیکھ لیں اگر آپ کے پاس نہ ہوں۔ تو ہم پیش کر دیں گے۔ خدا شاہد ہے وہ دونوں نہیں ملتے۔ بخاری صاحب نقل کے لیے عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔

دلیل دوسری یہ ہے کہ آپ کے گھر سے جو جعلی فتویٰ چھپا ہے۔ خواجہ صاحب کے طرف منسوب ہو کر اس میں یہ لکھا ہے۔

فقیر (قمرالدین) کے پاس ایک استفتاء پہنچا کہ زید یہ کہتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی صرف آخری نبی اگر نہ بھی لیا جائے بلکہ یہ معنی بھی کر لیا جائے کہ تمام انبیاء کرام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و فیوض سے مقتبس ہیں تو نہایت مناسب ہو گا کیا زید پر فتویٰ کفر لگایا جا سکتا ہے یا نہ؟

جواب میں لکھا کہ: اس قول پر زید کو کافر نہ کہا جائے گا بعد میں سنا گیا کہ بعض علماء اہل سنت نے فقیر کے اس فتویٰ کو اس وجہ سے ناپسند کیا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے رسالہ تحذیر الناس کی اس نوعیت کی عبارت پر علماء واہل سنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص434

اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

1۔ خاتم النبیین کے معنی میں تخصیص و تاویل کرنے والے کے کفر میں شک کرنے والا تبسم صاحب آپ کے اصول سے کافر ہے۔ جیسا کہ آپ اپنی کتاب کے ص23 پر لکھ آئے ہیں تو خواجہ صاحب آپ کے فتوے کی رو سے کافر ہیں کیونکہ وہ تاویل کرنے والے کو کافر نہیں کہہ رہے۔

اگر یہ جعلی فتویٰ صحیح ہے تو خواجہ صاحب کافر ہیں۔ خواجہ صاحب کو بریلوی کافر بنانا چاہتے ہیں۔

2۔ اس جعلی فتوی میں جو بریلویوں نے گھڑا ہے کہ زید کے متعلق سوال ہوا ہے: جبکہ ہم پیچھے حاجی مرید احمد چشتی صاحب کے حوالے سے لکھ آئے کہ خواجہ صاحب نے تحذیر الناس جو حضرت محمد قاسم نانوتوی کی کتاب ہے اس کی تعریف فرمائی تھی۔

اس جعلی فتوے سے خواجہ صاحب کاذب ثابت ہوتے ہیں اور بحکم قرآن ملعون ٹھہرے۔ یہ مہربانی بریلویوں کی ہے۔

3۔ یہ جعلی فتویٰ کہتا ہے۔ فرضی زید اور مولانا نانوتوی کی عبارت کی نوعیت ایک ہے تو پھر ہمارا سوال یہ ہے کہ خواجہ صاحب نے ایک کی تکفیر کیوں کی اور ایک کی عدم تکفیر کیوں؟ ایک ہی نوعیت والی عبارتوں کا حکم ایک ہونا چاہیے مگر یہ حکم میں فرق کرنے کی وجہ سے خواجہ صاحب پھنس جائیں گے۔ تبسم صاحب اس جعلی فتوے کی وجہ سے خواجہ صاحب کا ایمان خطرے میں پڑ جائے گا اس لیے اس جعلی خط کو تسلیم نہ کریں۔ ایک بات پر سید تبسم شاہ کو بڑا ناز ہے کہ شرف قادری سیال شریف گئے اور وہاں جا کر سند دیکھی تو اس میں مولانا کا نام تک نہیں۔

ملخص: ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 431

یعنی ڈھول کی آواز میں جو یہ لکھا ہے کہ خواجہ صاحب نے کہا میری سند میں مولانا نانوتوی کا نام آتا ہے۔ مجھے اس پر فخر ہے۔ اس کا جواب تبسم صاحب دے رہے تھے۔ تبسم صاحب آپ ذرا ہوش سنبھالیے۔ ذرا ہماری بھی سنیے: وہ بگہ شریف کا ٹکڑا جہاں سے پیدا ہونے والے لوگ اکثر مرید سیال شریف کے حضرات سے ہوئے

تھے۔ ان کا صاحبزادہ ڈاکٹر انوار احمد صاحب بگوی لکھتا ہے:

مولانا اجمیری کا تعلق علماء کے معروف سلسلہ خیر آبادی سے تھا۔ جنہوں نے انگریزوں کے خلاف زبردست جدوجہد کی تھی آپ دیوبند سے فارغ التحصیل اور حضور خواجہ ضیاء الدین ثالث سیالوی کے مرید تھے۔

تذکار بگویہ ج1، ص 426

کیوں بخاری صاحب جب دارالعلوم دیوبند کے فاضل ہیں تو سند میں حضرت حجۃ الاسلام کا نام آیا یا نہ؟ جب ان کی سند میں ہے تو خواجہ قمر الدین سیالوی کی سند میں بدرجہ اولیٰ ہوا۔ اب کدھر جائیں گے۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو ہم اس موضوع پر مزید بھی لکھ دیں گے۔ (ان شاءاللہ)

خیانات احمد رضا

فاضل بریلوی نے عبارتوں کو نقل کرنے میں خیانت سے کام لیا۔

خیانت نمبر 1:

1۔ تین عبارتوں کو ایک بنادیا مثلاً عربی عبارت جو بنائی وہ یہ ہے:

و لو فرض فی زمنه صلی الله علیه وسلم بل لو حدث بعده صلی الله علیه وسلم نبی جدید لم یخل ذالك بخاتمیته و انما یتخیل العوام انه صلی الله علیه وسلم خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین مع انه لا فضل فیه اصلا عند اهل الفهم

حسام الحرمین عربی اردو، ص19

ولو فرض فی زمنه صلی الله علیه وسلم (ایک ٹکڑا)، بل لو حدث بعده صلی الله علیه وسلم نبی حدید لم و یخل ذالك بخاتمیته (دوسرا ٹکڑا)، و انما یتخیل العوام سے آخر تک۔ (تیسرا ٹکڑا)

پہلا ٹکڑا: تحذیر الناس کے ص 14 کا ہے۔ اس کے شروع اور آخر سے عبارت کو کاٹ دیا۔

دوسرا ٹکڑا: ص 28 کا اس کے ساتھ بھی یہی حشر کیا۔ پھر ص 3 کا ٹکڑا لے آئے اور اس کے ساتھ بھی یہی حشر کیا۔

ہمارا سوال ہے بریلوی ملاؤں سے اگر تمہارے بقول تینوں ٹکڑے کفر تھے تو یہ بتاؤ کہ سیاق وسباق کے کاٹنے کی ضرورت کیا تھی اور عبارات میں تقدیم و تاخیر کہ پہلے والی عبارت کو آخر میں لانے اور آخر والی عبارت کو درمیان میں لانے کی اور درمیان والی عبارت کو شروع میں لانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اس سے معلوم ہوتا

ہے کہ اگر وہ عبارات کفریہ ہوتی تو فاضل بریلوی کو یہ کبڈی کھیلنے کی ضرورت نہ تھی۔

پھر فاضل بریلوی نے یہ بھی نہیں بتایا کہ عبارات تین ہیں بلکہ ایک ہی بنا کر دکھائی۔ پھر درمیان میں کچھ فاصلہ بھی نہیں رکھا اور تو اور ترتیب بھی بہت ہی خاص انداز میں بنائی: پہلے ص14 پھر دوسرا ص28 پھر تیسرا ص03

یعنی ترتیب کو نہ شروع سے کیا کہ چلو ص03 پھر ص14 پھر ص28 ہو یا اُلٹ کر کے ص28، ص14، ص3 ہوتے۔ خدا برا کرے اس تعصب کا۔

4۔ تکفیر کے مسئلہ میں انتہائی احتیاط ہوتی ہے کہ مبادا یہ تکفیر پلٹ کر مجھ پر نہ آ پڑے چونکہ فاضل بریلوی کے گلے میں یہ طوق فٹ آ چکا تھا اس لیے اس نے عبارات کو نقل کرنے میں احتیاط نہیں برتی۔

بہر حال سیاق وسباق عبارات کو کاٹ کر ان عبارات کو پیش کیا جو کہ کبھی بھی تکفیر کے لیے مفید نہیں کیونکہ بریلوی مناظر اور علامہ اشرف سیالوی پیر نصیر الدین گولڑوی کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

آپ نے بندہ کے مقالہ میں سے صرف ایک عبارت سیاق وسباق سے کاٹ کر اور پورے مضمون و مفہوم اور بنیادی مطلب و مقصد کو قارئین سے پوشیدہ رکھ کر جس تحکم اور سینہ زوری اور ظلم اور تعدی اور ناانصافی و بے اعتدالی کا مظاہرہ کیا اور باری تعالیٰ کی مشکلات سبکدوشی کا عنوان قائم کر کے اس کو میرا عقیدہ قرار دے دیا ہے۔ اور کفر کا فتویٰ پھر جڑ دیا۔

ازالۃ الریب ص71

یہی رونا ہم رو رہے ہیں کہ فاضل بریلوی نے ظلم وتعدی کر کے سیاق وسباق

کو کاٹ کرنا انصافی کر کے ہمارے بنیادی مقصد کو چھپا کر تحکم اور سینہ زوری سے ہماری عبارات کا مطلب گھڑا ہے ہم اس گھڑنتو مطلب سے بری ہیں۔ اگر سیالوی صاحب اس طرح کافر نہیں تو ہم کیوں؟

خیانت نمبر2:

مرزا قادیانی کے اقوال نقل کر کے آگے لکھا ہے منہم الوہابیہ (حسام الحرمین) یعنی یہ وہابیہ مرزائیوں سے ہیں حالانکہ دنیا جانتی ہے یہ مرزائی نہ تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ فتویٰ ہمارے اکابر کو مرزائی بتلا کر لیا گیا ہے اس لیے اس فتوے کی کوئی حیثیت نہیں

خیانت نمبر3:

حسام الحرمین میں عبارات عربی بنائیں گی جبکہ ہماری کتب اردو میں تھیں حالانکہ حرمین شریفین کے علماء اُردو نہ جانتے تھے۔ اوربقول بریلویہ کے محض مخالف کے بیان پر اعتماد کرتے ہوئے بلا تحقیق فیصلہ صادر کر دینا نہ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول و پسندیدہ ہے اور نہ ہی اسے اہل علم و دانش قبول کر سکتے ہیں۔

البریلویہ کا تحقیقی جائزہ ص62

تو حرمین کے علماء نے فاضل بریلوی پر اعتماد کر کے یہ فتویٰ دیا جو فاضل بریلوی نے ان کی طرف منسوب کیا حقیقت اللہ بہتر جانتا ہے۔ تو یہ فتویٰ دینا نہ خدا کو پسند ہے نہ ہی اہل علم و دانش کو بلکہ چند بریلوی بھیڑوں کو ہی یہ اچھا لگا ہے۔ القصہ وہ علماء حرمین اُردو نہ جانتے تھے۔

صاحبزادہ حمید الدین سیالوی نے ایک خط حکومت سعودیہ کو اس وقت لکھا

جب وہاں کنزالایمان پر پابندی لگی بلکہ جلانے کا فتویٰ صادر ہوا۔

وہ خط یہ تھا کہ: اس میں شک نہیں ہے کہ ترجمہ و حواشی اُردو زبان میں ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ ادارہ البحوث العلمیہ (جس نے فتویٰ دیا جلانے کا) کے اکثر ارکان اردو زبان نہیں جانتے ایک خاص گروہ نے اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو کبھی قبول نہ کرے اس ترجمہ اوران کے حواشی کو جھوٹے رنگ میں رنگ کر ادارۃ البحوث العلمیہ کے اراکین کے سامنے پیش کیا اوراپنی چرب زبانی اور عیاری کے باعث ان سے یہ فتویٰ صادر کرانے میں کامیاب ہوگئے۔

ہم کہتے ہیں اور جو ہم کہتے ہیں اس کے سچائی پر اللہ تعالیٰ کو گواہ پیش کرتے ہیں۔ انہو ں نے شر، کفراور آیات کے معانی میں تحریف کا بہتان ایسے دوبانی عالموں پر لگایاہے۔ جنہوں نے اپنی زندگیوں کا ایک ایک لمحہ اپنا علم اپنی دانش اور اپنی قابلیت اللہ کی بات کوبلند کرنے کے لیے اور ہندوستان میں بسنے والے بت پرستوں کو دعوت توحید پہنچانے کے لیے صرف کی اور وہ بہت سے بت پرستوں کوشرک کے گھپ اندھیروں سے نکال کر اسلام کے نور کی طرف لانے میں کامیاب ہو گئے اس مخصوص گروہ نے اپنے دل سے جھوٹی تہمتیں اور ظلم وکذب بیانی سے ان پاک نفوس پر الزام لگایا۔

انوار کنزالایمان ص 846، 847

یہی کچھ ہم اپنے اکابرین کی صفائی میں کہتے ہیں۔ عبارات کا مطلب وہ گھڑا جو ان اکابرین کے ذہن وخیال میں بھی نہیں آیا۔

بریلوی جید مناظر لکھتے ہیں: بزرگوں کے کلام کاان کی مراد کے خلاف مطلب نکال

کر مراد لینا سراسر جہالت ہے۔

میٹھی میٹھی سنتیں اور دعوت اسلامی ص74

مولوی اشرف سیالوی جو بریلوی ملت کے مناظر اعظم اور قائد ہیں وہ لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ صحیح سوچ اور فکر نصیب فرمائے اور مقصودِ متکلم بھی سمجھنے کی توفیق بخشے۔

تحقیقات ص62

معلوم ہوا متکلم کی مراد نہ سمجھنا الٹی سوچ و فکر ہے جو فاضل بریلوی اور دیگر بریلوی علماء میں ہے۔

ایک بات ضمناً عرض کرتا جاؤں گا۔ اسماء الرجال میں جرح اس آدمی کی لی جاتی ہے۔ جو متشدد نہ ہو گا۔ اگر متشدد ہو گا تو اس کی جرح کو کوئی نہیں دیکھتا۔ بریلوی حضرات نے خود تسلیم کیا ہے کہ وہ فاضل بریلوی متشدد تھے۔ دیکھیے لکھتے ہیں:

فاضل بریلوی کی طبیعت کی شدت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ اقبال نے مزید فرمایا اگر یہ چیز درمیان میں نہ ہوتی تو اس دور کے ابو حنیفہ کہلا سکتے تھے۔

ملفوظات ص6، مشتاق بک کارنر لاہور

یعنی متشدد قسم کے آدمی تھے۔ اور مولوی حشمت علی کے بارے میں بریلوی مفتی اعظم لکھتے ہیں۔

مولانا حشمت علی صاحب کا اسم گرامی سننے کے ساتھ ایک عرصہ سے ان کے کچھ اوصاف بھی سنتا رہا ہوں کہ اپنے کو بریلوی کہتے ہیں اور مزاج میں نہایت درجہ تشدد ہے۔

فتاویٰ مظہریہ ص71

ایک نے حسام الحرمین لکھی دوسرے نے الصوارم الہندیہ لکھی تو ان متشدد

لوگوں کے فتویٰ تکفیر کا کوئی اثر نہیں۔ عربی عبارت میں اتنی خیانتیں فاضل بریلوی نے کیں اب اردو والوں کو بھی دیکھیے:

خیانت نمبر4:

مکتبہ نبویہ والوں نے اردو میں شائع کی تو پہلے ٹکڑے میں فاضل بریلوی نے جتنا حصہ کتاب کا لیا تھا انہوں نے دیکھا کہ عام قاری بھی یہ غلطی اور خیانت پکڑ لے گا تو انہوں نے عبارت کو کچھ بڑھا دیا۔

پہلا ٹکڑا فاضل بریلوی نے یوں لکھا تھا: ولو فرض فی زمنہٖ صلی اللہ علیہ وسلم

”اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی کوئی نبی فرض کر لیا جائے۔“

مگر مکتبہ نبویہ والوں نے اس کے ساتھ ایک جملہ اور بڑھا دیا اور شروع میں بلکہ کا اضافہ بھی کر دیا۔

یوں لکھتے ہیں:

”بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو۔ جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔“

یہ اس لیے کیا گیا کہ فاضل بریلوی کی خیانت پکڑی نہ جائے مگر عربی خواں تو جانتے ہیں بہر حال یہ اردو خواں لوگوں کی بھی خیانت معلوم ہو گئی کہ اُردو والی حسام الحرمین میں ایک ٹکڑے کا اضافہ کر دیا۔

خیانت نمبر5:

کچھ مکتبے اور آگے نکلے انہوں نے حسام الحرمین کی عبارت کہ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کو یوں کر دیا عوام

کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بے ایمانی ہے۔

تمہید ایمان مع حسام الحرمین ص70، مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور، تمہید ایمان مع حسام الحرمین ص 53، مطبوعہ مکتبہ غوثیہ کراچی، تمہید ایمان مع حسام الحرمین ص70، مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی

ان تینوں مکتبوں نے خیانت کے ریکارڈ توڑ دیئے۔ انما اشکوابثی و حزنی الی اللہ ہی کہا جاسکتا ہے۔

خیانت نمبر6:

تحذیر الناس ص 3 کی جب عبارت نقل کی گئی تو اس میں ایک جملہ چھوڑ دیا گیا جو کہ ”بایں معنی ہے کہ“ کے بعد موجود تھا۔ ”آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد“

تحذیر الناس ص3

پوری عبارت یہ ہے کہ: ”سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں“

تحذیر الناس ص 3

کئی خیانات:

اُردو والوں نے کہیں، بلکہ، کا لفظ چھوڑ دیا کہیں ”سو“ کا لفظ نہیں لائے کہیں ”اگر“ کا لفظ بھی چھوڑ گئے اور خیر سے فاضل بریلوی نے بھی ”بلکہ“ وغیرہا کئی جملوں کا عربی میں ترجمہ ہی نہیں کیا۔

اصل کتاب تحذیر الناس میں یوں تھا کہ اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدیم و تاخیر زمانی

میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

تحذیر الناس ص3

مگر عربی میں ترجمہ کرتے وقت یوں لکھا گیا: انہ لا فضل فیہ اصلاً عند اھل الفھم بالذات کا ترجمہ ہی نہیں کیا گیا۔

اب بریلوی کہتے ہیں بالذات کا ترجمہ لفظ اصلاً میں آ گیا تو پھر جواباً عرض یہ ہے کہ اصلاً کا مطلب یہ بنتا ہے کہ بالکل کوئی فضیلت ہی نہیں نہ ذاتی نہ عرضی جو کہ متکلم کے الفاظ و معانی و مراد کے بالکل خلاف ہے کیونکہ متکلم بالعرض فضیلت کا قائل ہے۔ بہرکیف یہ فاضل بریلوی کی خیانات اور دجل و فریب کا مجموعہ ہے۔

بریلویوں کو یہ تو ماننا پڑے گا اس نے دھوکہ دہی و خیانت سے کام لیا ہے باقی بحث بعد کی بات ہے اور جب حسام الحرمین کذبات، خیانات، دھوکہ جات کا مجموعہ ہو تو پھر اس کا جواب دینے کی ضرورت بھی باقی نہ رہے گی۔ مگر منہ بند کرنے کی غرض سے ہم آگے بھی کلام کرتے ہیں۔

بریلویوں سے دو سوال:

مفتی احمد یار نعیمی گجراتی صاحب کی سنئے وہ فرماتے ہیں:

1۔ جو کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا امکان بھی مانے وہ بھی کافر ہے۔

علم القرآن ص97

ایک جگہ لکھتے ہیں: حضور علیہ السلام کے بعد کسی نئے نبی کا آنا جائز یا ممکن مانے وہ مرتد ہے۔

شان حبیب الرحمن ص107

جبکہ بریلوی فقیہہ ملت کے فتاویٰ فیض الرسول میں ہے: بے شک سرکار اقدس آخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا شرعاً محال اور عقلاً ممکن بالذات ہے۔

فتاویٰ فیض الرسول ج1، ص9

اب بتایا جائے کہ یہ فقیہہ ملت مرتد و کافر ہوا یا نہ؟

سوال نمبر2: غلام نصیر الدین سیالوی لکھتے ہیں: وہ (ملا علی قاری) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ بعدالعلم بخاتمیتہ علیہ السلام لایجوز الفرض و التقدیر ایضاً یہ جاننے کے بعد کہ حضور علیہ السلام خاتم النبیین ہیں فرض اور تقدیر کے طور پر کسی نبی کے آنے کا قول کرنا جائز نہیں۔

عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ج1۔ ص202

جبکہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں: یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاکؒ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و جائز اطلاق ہے۔

عرفان شریعت۔ ص84

مفتی یار احمد نعیمی لکھتے ہیں: اگر قادیانی نبی ہوتا تو آج کل سائنس کا دور ہے اسے ایسی ایجادات عطا ہوتی جو ان تمام ایجادوں سے اعلیٰ ہوتی۔

تفسیرنور العرفان پارہ نمبر 7، سورۃ مائدہ آیت نمبر110

آگے لکھتے ہیں: اگر قادیانی نبی ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہوتا۔

تفسیر نور العرفان پارہ نمبر7، سورۃا لانعام، آیت نمبر84

آگے لکھتے ہیں: اگر قادیانی نبی ہوتا تو وہ دنیا میں کسی کا شاگرد نہ ہوتا۔

تفسیر نور العرفان، پارہ نمبر7، سورۃ الانعام، آیت نمبر83

ایک جگہ لکھتے ہیں: اگر مرزا قادیانی نبی ہوتا تو پٹھانوں کے خوف سے حج جیسے فریضہ

سے محروم نہ رہتا۔

نور العرفان ص806، کتب خانہ نعیمی لاہور

اب بتائے کہ یہ فرض نبوت کی وجہ سے مسلمان رہے یا کافر؟

ہو سکتا ہے کوئی کہے کہ یہ لفظ تو "اگر" ہے فرض کرنا تو نہیں۔ تو ہم عرض کریں گے" اگر"کا عربی میں ترجمہ "لو" سے اور "لو" کا معنی فرض کرنا ہے جیسا کہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں، لو، فرض کے لیے ہے۔

اللہ جھوٹ سے پاک ہے ص139

سید تبسم بخاری اور دیگر بریلویت اپنوں کی زد میں:

مولوی عبد الحکیم شرف قادری لکھتے ہیں: علماء دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ المہند علی المفند ترتیب دیا جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا گیا ہے ہمارے عقائد وہی ہیں جو اہل سنت وجماعت کے ہیں۔

حسام الحرمین اردو ص8

یعنی المہند علی المفند میں عقائد وہی ہیں جو بریلویہ کو بھی تسلیم ہیں کہ اہل سنت کے ہیں۔

بریلوی مناظر مولوی عبد العزیز مرادآبادی لکھتے ہیں: المہند علی المفند میں اپنے عقائد بالکل سنیوں کے مطابق ظاہر کیے۔

الدیوبندیت ص14

یعنی المہند علی المفند میں جو کچھ لکھا ہوا ہے یہ بریلوی عقائد کے موافق ہے۔

اور مولوی عبد الستار خان نیازی لکھتے ہیں: المھند علی المفند مصنفہ مولانا خلیل احمد انبیٹھوی کی جو اعلی حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کی تصنیفات حسام الحرمین اور

الدولتہ المکیہ کے جواب میں شائع ہوئی جس میں انہوں نے اپنے عقائد نظریات کی وضاحت کی ہے ایک نہایت ہی مفید کتاب ہے۔

اتحاد بین المسلمین ص115

اب آیئے اس میں دیکھتے ہیں کہ کیا لکھا ہے: اور آئندہ بھی ہم اس کتاب میں اسی المہند علی المفند سے دلیل لائیں گے چونکہ یہ بریلویوں کے ہاں بھی مستند ہے۔

خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت بااعتبار زمانہ وہ یہ ہے کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے خاتم ہیں اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار ذات جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم ومنتہٰی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے۔ اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء کی نبوت بالعرض اس لیے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ کی نبوت کے واسطہ سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل ویگانہ اور دائرہ رسالت ونبوت کے واسطہ ہیں پس آپ خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی اور زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں اس لیے کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور غایت رفعت اور انتہا درجہ کا شرف اسی وقت ثابت ہو گا جبکہ آپ کی خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپ کی سیادت ورفعت نہ مرتبہ کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت وفضل

کلی کا شرف حاصل ہو گا۔

المہند علی المفند ص51، 52

اس میں مندرجہ ذیل باتیں بیان ہوئیں۔

1۔ قرآن پاک میں وارد شدہ لفظ خاتم النبیین ایک جنس ہے اس کو دو نوعیں ہیں ایک خاتم زمانی اور دوسرا خاتم مرتبی۔

2۔ آپ نبوت سے موصوف بالذات ہیں اور باقی انبیاء موصوف بالغرض ہے۔

3۔ صرف زمانہ کے اعتبار سے ہی خاتم ماننا اور ذات کے اعتبار سے خاتم نہ ماننا کوئی بڑی فضیلت نہیں بنتی۔

تبصرہ از مصنف

1۔ تبسم صاحب، کاظمی، غلام نصیر الدین سیالوی، غلام مہر علی صاحب کی کتابیں اور ان کے دلائل جو ان تین باتوں کے رد میں لکھے گئے وہ سب بے کار اور کالعدم ہوئے کیونکہ وہ سب اہل سنت کے عقائد جو المہند میں لکھے ہوئے ہیں اس کا رد کر رہے ہیں۔

2۔ شرف قادری اور عبد العزیز مراد آبادی وغیرھما بھی انہیں باتوں کو سنیوں کے عقائد کہتے ہیں جو حجۃ الاسلام نے لکھی ہیں تو یہ بھی کافر و گستاخ ٹھہرے کیونکہ ان باتوں کی وجہ سے بریلوی حجۃ الاسلام کی تکفیر کرتے ہیں۔ ان دونوں کی تعظیم کرنے کی وجہ سے تبسم اینڈ کمپنی بھی پھنس گئے۔

3۔ ہم مکہ و مدینہ شریفین اور ازہر و دمشق کے اکابر علماء کے نام بھی پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں جو ان تین باتوں کو عقائد اہلسنت کے موافق اور درست و ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

علماء مکہ شریف

1۔ الشیخ محمد سعید صبیّل الشافعی امام وخطیب مسجد حرام شریف
2۔ الشیخ احمد رشید حنفی
3۔ الشیخ محب الدین مہاجر مکی حنفی
4۔ الشیخ محمد صدیق افغانی مکی
5۔ الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ
6۔ الشیخ مولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف

علماء مدینہ شریف

1۔ الشیخ السید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانہ نبویہ
2۔ الشیخ رسوحی عمر مدرس مدرسۃ الشفاء
3۔ الشیخ ملا محمد خان المدرس فی الحرم النبوی
4۔ الشیخ راجی فیض الکریم خلیل بن ابراہیم خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
5۔ الشیخ السید احمد الجزائری شیخ المالکیہ بالحرم النبوی الشریف
6۔ الشیخ عمر بن حمدان المحرسی خادم العلم بالمسجد النبوی الشریف
7۔ الشیخ محمد العزیز الوزیر التونسی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
8۔ الشیخ محمد زکی البرزنجی خادم العلم بالمسجد النبوی
9۔ الشیخ محمد السوسی الخیاری
10۔ الشیخ احمد بن مامون البلغیش من مشاہیر العرب

11۔ الشیخ موسیٰ کاظم بن محمد خادم العلم والمدرس باب الاسلام

12۔ الشیخ احمد بن محمد خیر الحاج العباسی خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی

13۔ الشیخ ابن نعمان محمد منصور خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی

14۔ الشیخ معصوم احمد سید خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی

15۔ الشیخ عبداللہ القادر بن محمد بن سودہ العرسی ولیہ من علماء العرب

16۔ الشیخ یاسین غفرلہ

یہ دو حضرات دمشق کے علماء میں سے ہیں۔ شیخ یاسین اور شیخ توفیق

17۔ الشیخ محمد توفیق

18۔ الشیخ ملا عبدالرحمن المدرس بالحرم النبوی الشریف

19۔ الشیخ محمود عبدالجواد خادم العلم بالحرم الشریف النبوی

20۔ الشیخ احمد ساطی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی

21۔ الشیخ محمد حسن سندی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی

22۔ الشیخ احمد بن احمد اسعد خادم العلم بالحرم الشریف النبوی

23۔ الشیخ عبداللہ خادم العلم بالحرم الشریف النبوی

24۔ الشیخ محمد بن عمر الفارانی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی

25۔ الشیخ احمد بن محمد الشنقیطی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی

علماء مصر و ازہر

1۔ الشیخ سلیم البشری شیخ الازہر

2۔ الشیخ محمد ابراہیم القایانی ازہر

3۔ الشیخ سلمان العبد ازہر

4۔ مولانا السید محمد ابو الخیر الشہیر بابن عابدین بن العلامہ احمد بن عبد الغنی بن عمر عابدین الدمشقی یہ فتاویٰ شامی کے مصنف کے نواسہ ہیں۔

5۔ الشیخ المصطفیٰ بن احمد الشطی الحنبلی

6۔ الشیخ محمود رشید العطار تلمیذ رشید بدر الدین محدث شامی

7۔ الشیخ محمد البوشی الحموی دمشق

8۔ الشیخ محمد سعید الحموی دمشق

9۔ الشیخ علی بن محمد الدلال الحموی دمشق

10۔ الشیخ محمد ادیب الحورانی

11۔ الشیخ عبد القادر

12۔ الشیخ محمد سعید دمشق

13۔ الشیخ محمد سعید لطفی حنفی دمشق

14۔ الشیخ حضرت فارس بن محمد دمشق

15۔ الشیخ مصطفی الحداد

یہ حرمین شریفین و ازہر و دمشق کے۔ 46 جید علماء کے نام آپ نے ملاحظہ کیے۔ جنہوں نے المہند کی تصدیق کی۔

تو یہ تین اقوال جو ہم نے پیچھے عرض کیے تھے جو ہم نے المہند والی عبارت سے اخذ کیے تھے وہ ان سب کے مصدقہ ہیں۔ اب اگر یہ کفر والحاد و بے دینی ہیں تو

حرمین شریفین و ازہر دمشق کے سارے علماء کرام پر ہی فتویٰ لگے گا اگر یہ درست ہیں تو تبسم بخاری اور کاظمی، غلام نصیر الدین سیالوی ان کو کفر و بے دینی کہہ کر خود کافر بے دین ہوتے ہیں۔

کیونکہ تبسم صاحب نے اپنی کتاب ختم نبوت اور تحذیر الناس کے ص 23 پر لکھا ہے کہ خاتم النبیین کا معنی صرف آخری نبی ہے اس میں تخصیص و تاویل کرنا کفر ہے۔ ملخصًا

اور دوسری جگہ لکھتے ہیں: بالذات اور بالعرض کی تقسیم سرے سے باطل ہے۔

ختم نبوت ص189

ایک جگہ لکھتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بالذات اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت و رسالت کو محض بالعرض اور مجازی نبوت و رسالت قرار دینا ہے۔ قرآن مجید میں تحریف معنوی اور انبیاء کی نبوت کا انکار صریح ہے۔

ختم نبوت ص197

ایک جگہ لکھتے ہیں: نبوت میں ذاتی اور عرضی کی تفریق قرآن مجید کی متعدد آیات کے خلاف ہے۔

ختم نبوت ص 197

وغیرھا عبارات اس پر دلالت کرتی ہیں۔

بریلویوں کے نزدیک جو جرم حجۃ الاسلام نے کیے وہی ان حرمین شریفین اور مصر و دمشق کے علماء نے بھی کیے۔ اگر حجۃ الاسلام کی تکفیر اس بناء پر کی جاتی ہے۔ تو یہ حرمین شریفین و دیگر اکابر علماء بریلی کی تکفیری مشین گن سے کیا محفوظ رہے؟

اللہ تمام مسلمان کو محفوظ رکھے۔

قارئین ذی وقار! ان عبارات پر جو کلام ہماری سمجھ میں ہونا چاہیئے تھا اور جن کی ضرورت تھی وہ ہم نے سب ہی نقل کر دیا۔ ضرورت پڑی تو مزید عرض کیا جائے گا۔

الزام بر قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی:

قطب الارشاد گنگوہی پر فاضل بریلوی نے یہ الزام لگایا کہ: اس نے یہ افتراء باندھا کہ اللہ کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے۔

حسام الحرمین ص14

آگے لکھتا ہے: ظلم و گمراہی میں یہاں تک بڑھا کہ اپنے فتوے میں جو اس کا مہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا صاف لکھ دیا کہ جو اللہ سبحانہ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو۔...الخ

حسام الحرمین ص15

الجواب: ہم بریلویوں سے گزارش کرتے ہیں کہ ہمیں بھی وہ قلمی فتوی دکھاؤ کہ کہاں ہے یہ فاضل بریلوی کا اتنا بڑا جھوٹ ہے جو شاید کسی پنڈت سے تو امید ہو سکتی ہے۔ مسلمان سے نہیں۔

قطب الارشاد کی اپنی تحریر ملاحظہ فرمائیں: ذات پاک حق جل جلالہ کی پاک و منزہ ہے۔ اس سے کہ متصف بصفت کذب کیا جاوے معاذ اللہ اس کے کلام میں ہرگز ہرگز شائبہ کذب کا نہیں: قال اللہ تعالیٰ و من اصدق من اللہ قیلاً

جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے وہ کذب بولتا ہے وہ قطعاً کافر ہے ملعون ہے اور مخالف قرآن و حدیث کا اور اجماع امت کا ہے وہ ہر گز مومن نہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ ص90

اب بھی کوئی کہے کہ نہیں جی میں تو نہیں مانتا۔ تو ہم اسے اتنا کہیں گے کہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں پیشی کے لیے تیار رہے۔ بعض رضاخانی یہ کہہ دیا کرتے ہیں اجی انہوں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں نے یہ تحریر نہیں لکھی۔ تو جواباً عرض ہے استفتاء میں اگر یہ پوچھا جاتا کہ آپ نے ایسی تحریر لکھی ہے تو آپ اس کا جواب دے دیتے کہ میں نے نہیں لکھی جب پوچھا نہیں گیا تو یہ جواب دینے کی کیا معنی، جیسے کوئی کہے کہ فتاویٰ مہریہ میں پیر مہر علی شاہ نے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا تو یہی کہا جائے کہ بھائی اس کے کفر کا سوال ہی نہیں کیا گیا تو جواب کہاں ہوتا۔ جو سوال ہو جواب اس کے موافق ہوتا ہے۔

سوال تھا کہ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ذات باری تعالیٰ عزا اسمہ موصوف بصفت کذب ہے یا نہیں اور خدا تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے یا نہیں اور جو شخص خدا تعالیٰ کو یہ سمجھے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

فتاویٰ رشیدیہ ص90

تو جواب حضرت نے وہی دیا جو نقل کیا جا چکا ہے۔

مولانا خلیل احمد خان قادری برکاتی لکھتے ہیں: فاضل بریلوی نے اپنے رسالہ از کی الاھلال میں دربارہ رویت ہلال خط وغیرہ تحریرات کو ناقابل اعتماد فرمایا ہے پھر تکفیر مسلم کے بارے میں مجرد قلمی تحریر پر کیوں اعتماد کر کے احکام کفر و ارتداد جاری کیے۔

انکشاف حق ص210

یعنی چاند کے دیکھنے کے بارے میں کسی کے خط اور تحریر پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہو سکتا ہے کسی اور نے لکھی ہو کیونکہ تحریر میں آدمیوں کی بعض دفعہ لکھائی مل بھی جاتی ہیں یعنی یہ ہو سکتا ہے لکھی کسی نے ہو اور نام کسی کے لگائی ہو۔

جب چاند دیکھنے کے معاملے میں کسی کی تحریر جو موصول ہو اس پر فیصلہ نہیں ہو سکتا تو اتنے بڑے تکفیر کے مسئلے میں کیونکر کسی کی تحریر پر تکفیر ہو ہاں اگر صاحب تحریر قبول کرے کہ یہ میری تحریر، پھر بات اور ہے جب حضرت گنگوہی خود کہہ رہے ہیں کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بری ہے۔ تو پھر کیونکر یہ بات ان کے ذمے لگائی جائے۔ ہداہم اللہ۔

اور یہ بات فاضل بریلوی نے بھی کہی ہے کہ: خط خود کب معتبر تمام کتابوں میں تصریح ہے کہ الخط لا یشبہ الخط او الخط لا یعمل بہ۔

ملفوظات ص203

یعنی خط معتبر نہیں۔ اس کو بنیاد بنا کر عمل نہیں کیا جائے گا تو فاضل بریلوی نے خود عمل کیوں کیا؟

مسئلہ عموم قدرت باری اور اہل السنۃ دیوبند

اس مسئلہ میں اکابرین اہل السنۃ دیوبند کا نظریہ ہماری مستند کتاب المہند علی المفند میں فخر المحدثین وبدر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے یوں لکھا: ہمارے اور ہندی منطقیوں و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہے کہ حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی یا ارادہ کیا۔ اس کے خلاف پر اس کو قدرت ہے یا نہیں سو وہ یوں کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف اس کی قدرت قدیمہ سے خارج ہے اور عقلاً محال ہے ان کا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر کو ارادہ اور علم کے مطابق کرے اور ہم یوں کہتے ہیں ان جیسے افعال یقینا قدرت میں داخل ہیں البتہ اہل السنۃ والجماعت اشاعرہ وماتریدیہ سب کے نزدیک ان کا وقوع جائز نہیں ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز اور نہ عقلاً اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں۔

المہند علی المفند ص 76، 77 سوال و جواب نمبر 25

ہماری بات کو حرمین شریفین اور مصر و دمشق کے تقریباً 46 علماء نے درست قرار دیا ہے اور یہی ہمارا اور اہل بدعت کا اصل نقطہ اختلاف ہے۔ اہل بدعۃ حضرت کے نزدیک ہمارا نظریہ جو عرب و عجم کا مصدقہ ہے کفریہ ہے دیکھیے:

1۔ بریلویوں کے مفتی اعظم مفتی احمد یار نعیمی گجراتی لکھتے ہیں: جو یوں کہے کہ رب قادر ہے کہ ولیوں کو دوزخ میں ڈال دے وہ قادر ہے کہ ابو جہل کو جنت میں بھیج دے وہ رب کی حمد نہیں کر رہا بلکہ کفر بک رہا ہے۔

تفسیر نعیمی ج7، سورۃ انعام آیت نمبر 65

2۔ مناظر بریلویہ جناب مولوی اجمل شاہ صاحب لکھتے ہیں: حضرت نعمانی کے اس قول کا رد کر کے "اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ جو خبر اس نے اپنے کلام ازلی میں دی ہو اس کے خلاف کرنے سے وہ عاجز نہیں سکتا۔" (یہاں تک حضرت نعمانی کا ارشاد تھا) اس کے یہی تو معنی ہوئے کہ وہ کلام جھوٹا ہو سکتا ہے اس کی خبریں غلط ہو سکتی ہیں یہ شائبہ کذب ہوا یا نہیں ہوا ضرور ہوا تو صاحب سیف یمانی اپنے قول سے کافر و ملعون ہوا اور اس کے تمام وہ اکابر جن سے یہ عقیدہ لیا ہے وہ بھی اسی حکم میں داخل ہوئے۔

رد سیف یمانی ص201

اجمل شاہ صاحب ذرا کان کھول کر سنیئے گا ہمارا جو نظریہ ہے جس کو آپ کفر قرار دے رہے ہیں۔ یہی نظریہ پیران پیر روشن ضمیر محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے وہ لکھتے ہیں:

اگر وہ (فرضاً) انبیاء کرام و صالحین میں سے کسی کو دوزخ میں داخل کر دے تب بھی وہ عادل ہے اور یہ اس کی حجت بالغہ ہو گی ہم پر تو یہی واجب ہے کہ ہم کہیں معاملہ و حکم سچا ہے اور ہم چوں چرا نہ کریں۔ ایسا ہو سکتا ہے اور ممکن ہے اور اگر ہو گا تو حق بجانب ہو گا اور سراپا انصاف ہو گا یہ ایسی بات ہے جو ہو گی نہیں اور نہ اس میں سے کوئی بات کرے گا۔

الفتح الربانی عربی اُردو، مجلس نمبر61، ص584 فرید بکسٹال لاہور

کیوں بریلوی صاحب کیا اگر ہمارا نظریہ اور ہمارے اکابر غلط اور اسی بنیاد پر ہماری تکفیر ہے۔ تو ہم نے یہ نظریہ پیران پیر سے لیا ہے۔ اب فتویٰ دیکھتے ہیں کہاں لگتا ہے اور یہی بات آپ کے گھر میں بھی مل جائے گی تو ماننا پڑے گا کہ بریلوی فتویٰ

تکفیر کی زد میں بریلوی خود پھنس گئے۔

1۔ بریلوی فقیہ ملت لکھتے ہیں: بے شک مغفرت مشرکین تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔

فتاویٰ فیض الرسول ج1 ص2)مصدقہ منشا تابش قصوری

2۔ کاظمی صاحب لکھتے ہیں: نیکوں کو دوزخ میں ڈالنا یا بالعکس اس میں ہمارا کلام نہیں۔

مقالات کاظمی ج2، ص240، 241

یعنی خدا تعالیٰ کی قدرت میں یہ بات داخل ہے۔

3۔ بریلویوں کا بڑا علامہ غلام رسول سعیدی کہتا ہے: اگر وہ تمام کفار پر انعام فرمائے اور ان کو جنت میں داخل کر دے تو وہ اس کا مالک ہے۔(یعنی کر سکتا ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے اور اس کی خبر صادق ہوتی ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔

شرح مسلم ج7، ص653

شرح مسلم کی تصدیق کرنے والے بریلوی علماء

1۔ سید محمود احمد رضوی دارالعلوم حزب احناف لاہور

2۔ مولوی عبدالحکیم سرف قادری جامعہ نظامیہ لاہور

3۔ مفتی محمد نظام الدین مفتی جامعہ اشرفیہ مبارک پور

4۔ علامہ محب اللہ نوری شیخ الحدیث دارالعلوم حنفیہ فرید پور بصیر پور

5۔ علامہ اشرف سیالوی شیخ الحدیث سیال شریف

6۔ مفتی ڈاکٹر شجاعت علی قادری

7۔ علامہ سعادت علی قادری ہالینڈ

8۔ مفتی محمد گل رحمن برطانیہ

9۔ قادری عبد المجید شرقپوری برطانیہ

10۔ مفتی محمد خان قادری لاہور

11۔ علامہ خالد محمود کراچی

12۔ مولانا محمد عالم مختار حق لاہور

13۔ مفتی محمد زبیر تبسم (ناروے)

14۔ مولانا افتخار علی چشتی (ہالینڈ)

15۔ سید حسین الدین شاہ صاحب پنڈی

کیا بریلوی اپنے ان 19 مولویوں کو کافر کہنے کے لیے تیار ہیں اگر نہیں تو کیوں؟

الزام بر فخر المحدثین مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ:

فاضل بریلوی لکھتے ہیں: ان کے پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اس کا برا قول خود اس کے بد الفاظ میں ص 47 پر یوں ہے: شیطان و ملک الموت کی یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جسے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

حسام الحرمین ص15

الجواب: ہم حیران ہیں کہ شیطان پر قیاس خود مولوی عبد السمیع رامپوری نے کیا اپنی کتاب انوار ساطعہ میں اور اس پر تقریظ فاضل بریلوی کی ہے اور نام ہمارا لگا دیا۔ اس سے بڑھ کر کیا شاطرانہ چال ہو سکتی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان پر قیاس کرنا کیا یہ تعظیم نبوی ہے؟

بریلوی اس بات کا ہمیں جواب دیں شیطان پر قیاس تو رامپوری اور فاضل بریلوی کریں قصوروار ہم ٹھہریں کیوں؟ کیا بریلویوں کے ہاں شیطان پر قیاس کرنا درست ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو؟

چنانچہ رامپوری صاحب لکھتے ہیں: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے بھلا ملک الموت علیہ السلام تو ایک فرشتہ مقرب ہے۔ دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے۔ در مختار کے مسائل نماز میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے مگر جس کو اللہ نے بچا لیا بعد اس کے لکھا ہے۔ واقدرہ علی ذالك كما اقدر ملك الموت علی نظیر ذالك یعنی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دے دی ہے جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا... پس اسی طرح سمجھو کہ جب سورج آسمان پر علیین میں موجود ہے۔ اگر وہاں سے آپ کی نظر مبارک کل زمینوں کے چند مواضع و مقامات پر پڑ جائے اور ترشح انوار فیضان احمدی سے کل مجالس مطہرہ کو ہر طرف سے مثل شعاع شمس محیط ہو جائے کیا محال اور کیا بعید ہے۔
(انوار ساطعہ ص357)

حضرت سہارنپوری نے اس کے جواب میں لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے: تمام مسلمان بشمول مصنف شیطان سے افضل ہیں تو کیا اپنا علم شیطان کے دائرہ کار کے علم سے زائد مانتے ہیں۔ مولف کے ایسے جہل پر تعجب بھی ہوتا ہے اور رنج بھی ہوتا ہے۔ کہ ایسی نالائق بات منہ سے نکال کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان پر قیاس کیا یہ کس قدر دور از علم و عقل ہے۔

حضرت نے تو اس پر خوب خبر لی کہ تم نے آپ علیہ السلام کو شیطان پر

قیاس کر کے کیوں نالائق بات کہی اُلٹا بریلویوں نے ہمیں کوسنا شروع کر دیا۔

اب مولوی اشرف سیالوی کی سنیے وہ لکھتے ہیں: انبیاء و اولیاء کو اصنام و اوثان پر قیاس کرنا اور ان کے متبعین اور اطاعت گزاروں کو بت پرستوں پر قیاس کرنا یہ خالص خارجیت ہے اور مخلوقات میں بدترین مخلوق ہونے کی دلیل۔

گلشن توحید و رسالت ص139، ج2

جب بتوں پر قیاس کرنا خارجیت اور بدترین مخلوق ہونے کی دلیل ہے تو شیطان پر قیاس کرنا اور وہ بھی انبیاء علیہم السلام کو بدرجہ اولیٰ بدترین مخلوق ہونے کی دلیل ہے۔

دوسری جگہ یہی مولوی صاحب لکھتے ہیں: اوثان پر اللہ تعالیٰ کے تقرب اور فضل کے وسائل و ذرائع کو قیاس کرنا سراسر محرومی اور بدنصیبی ہے اور بے دینی و الحاد اور منصب نبوت و رسالت کی توہین و تحقیر ہے۔

گلشن توحید و رسالت ص 164، ج2

یعنی انبیاء و اولیاء کو بتوں پر قیاس کرنا۔ بدنصیبی محرومی بے دینی الحاد و منصب نبوت و رسالت کی توہین و تحقیر ہے تو معلوم ہو گیا کہ شیطان تو ان بتوں سے بھی گیا گزرا ہے۔ اس پر قیاس کرنا بڑا جرم ہو گا۔

مفتی حنیف قریشی صاحب کہتے ہیں:

جانوروں کے ساتھ کسی جنس کا ذکر کیا جائے تو یہ اس جنس کی توہین ہے۔

مناظرہ گستاخ کون ص54

تو کیا شیطان پر قیاس کیا جائے تو یہ درست مانو گے۔

مفتی احمد یار نعیمی لکھتا ہے: حضور کی شان میں ہلکے لفظ استعمال کرنے ہلکی

مثالیں دینا کفر ہے۔

نور العرفان ص345، کتب خانہ نعیمی لاہور

اس سے گھٹیا مثال کیا ہو گی کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان پر قیاس کیا جائے۔ القصہ یہ بریلوی اصول کی روشنی میں رامپوری اور احمد رضا نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ مگر ہم بریلویوں پر حیران ہیں کہ ان کو تو کچھ نہ کہا اور جس آدمی نے اس کو نالائق حرکت قرار دیا ہے۔ اس کو گستاخ رسول کہنا شروع کر دیا۔ اصل عبارت پر گفتگو شروع کرنے سے پہلے چند باتیں ذہن میں رکھیں۔

1۔ عقائد قیاس سے ثابت نہیں ہوتے۔

2۔ ہم اہل حق اہلسنت شیطان لعین کے دائرہ کار کا علم جو اس کی گندی سوچ پر مشتمل ہے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہیں مانتے۔

3۔ ملک الموت کی معلومات کہ فلاں کی روح قبض کرنی ہے اور فلاں کی وغیرہ معلومات ملک الموت کی نبی پاک علیہ السلام کو حاجت ہی کیا ہے۔

4۔ اللہ تعالیٰ نے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے شایان شان تمام باتیں بتادی ہیں۔

5۔ اگر کوئی کہے رقص وغیرہ کا علم فاضل بریلوی کو نہیں لہٰذا فاضل بریلوی صاحب کا علم رقاصہ اور سینما والے سے کم ہے تو بریلوی کہیں گے کہ یہ غلط ہے بلکہ ان کی نسبت ہی بریلوی حضرات فاضل بریلوی کی طرف کرنا توہین سمجھیں گے۔

6۔ اور دنیا کی بعض باتیں جو علم دین سے متعلق نہیں ان کو اگر انبیاء نہ جانیں تو یہ ان کے لیے عیب نہیں۔

7۔ اگر بعض جزوی باتوں کا علم کسی کو ہو اور نبی کو نہ ہو تو اس سے وہ نبی سے بڑھ نہیں جائے نہیں جیسے کہ ہدہد نے آکر سلیمان علیہ السلام سے کہا تھا ایسی خبر لایا ہوں جو آپ کو نہیں۔

8۔ سیدنا علیؓ کو حضرت مابورؓ کے قتل کے لیے بھیجا وہ کنوئیں میں چھپے تھے جب حضرت علیؓ نے نکالا اور قتل کرنے لگے وہ گر پڑے اور ان کی چادر (تہبند) کھل گئی۔ سیدنا علیؓ کی اچانک نظر ان کے ستر پر پڑی وہ تو نامرد تھے قتل نہ کیا۔ واپس آئے آپ علیہ السلام نے تو سارا واقعہ عرض کر دیا۔ تو سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الشاھد یریٰ ما لا یری الغائب

مسند احمد

اب کیا سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کا علم کوئی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کہے گا؟ ہر گز نہیں۔

اب عبارت کو دیکھیے جہاں حضرت نے اس شیطانی قیاس کا جواب دیا ہے جس کو اہل بدعت اچھا نہیں سمجھتے وہ عبارت یہ ہے:

”الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر (یعنی ان کو جو بعض جزئیات حادثہ دنیاویہ کا علم ہے کہ جن سے ان کا مقصد اغوا اور قبض ارواح ہے۔ وہ ان کو حاصل ہو گیا ہے اور یہ پیدا بھی اسی کے لیے گئے ہیں ان پر قیاس کر کے) علم محیط زمین فخر عالم کو (یعنی علم غیر عطائی ذاتی آپ علیہ السلام کو مانا جائے تا کہ روئے زمین میں جہاں بھی مجلس موجود ہو وہیں آپ تشریف لائیں۔ ہم نے علم محیط زمین کا مطلب ذاتی علم اس لیے کیا ہے۔ کہ آگے حضرت سہارنپوری نے ص 57 پر

خود لکھا ہے یہ بحث اس صورت میں ہے کہ علم ذاتی آپ کو کوئی ثابت کر کے یہ عقیدہ کرے جیسا جہلاء کا یہ عقیدہ ہے اگر یہ جانے کہ حق تعالیٰ اطلاع دے کر حاضر کر دیتا ہے تو شرک تو نہیں مگر بدون ثبوت شرعی کے اس پر عقیدہ درست بھی نہیں۔) خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ (یعنی ذاتی علم کو بغیر کسی دلیل کے نبی محترم کیسے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے یعنی ذاتی علم کو بغیر کسی دلیل کے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت کرنا شرک ہی ہے جیسا کہ فاضل بریلوی نے خود ملفوظات ص 317 میں فرمایا ہے کہ غیر خدا کے لیے کی ایک ذرہ ذاتی علم ماننا کفر ہے۔) شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت (کہ ملک الموت کا روحوں کو قبض کرنا اور شیطان کا بھاگ دوڑ کر کے لوگوں کو گمراہ کرنا جس کے لیے وہ پیدا کیے گئے ہیں) نص سے ثابت ہوئی (وہ آپ بھی مانتے ہیں اور آپ نے بھی یہ باتیں لکھی ہیں کہ ان کاموں کے لیے ان کو وسعت دی گئی ہیں۔) فخر عالم کی وسعت علم کی (یعنی ذاتی علم جو محیط ہو علم زمین پر) کون سے نص قطعی سے ثابت ہے۔

براہین قاطعہ ص55

اس میں کیا گستاخی ہے؟

1۔ اس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم محیط ذاتی ماننا شرک قرار دیا ہے۔ وہ آپ کو بھی مسلم ہے اور یہ قید ہماری نہیں بلکہ حضرت نے اس بحث کے آخر میں خود لکھی ہے کہ یہ بحث اس صورت میں ہے جب علم ذاتی مانا جائے۔

2۔ آپ علیہ السلام کے علوم عالمیہ و کمالیہ کی بات نہیں ہو رہی بلکہ شیطان و

ملک الموت کے دائرہ کار کی بات ہو رہی ہے۔

3۔ نصوص قطعیہ میں تو ایسے علوم کو سرکا دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لائق نہیں کہا گیا ہے جیسے شعر گوئی وغیرہ اس لیے شیطانی سوچ وفکر پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو محیط ماننا نصوص قطعیہ کا رد ہے۔

4۔ اور مولانا کے یہ الفاظ کہ "یہ وسعت یہ اس بات پر مشیر ہے کہ ان ملک الموت اور شیطان کے دائرہ کار کی بات ہو رہی ہے نہ کہ مطلق اور جمیع علوم کی۔

5۔ یہ بات کہ شیطان کے دائرہ کار کا علم نبی کو ہوتا ہے ہمیں مسلم نہیں بریلویوں کو مسلم ہے۔ مثلاً جاء الحق میں مفتی احمد یار نعیمی نے لکھا ہے۔ حضور علیہ السلام کو تمام جہان والوں کا علم دیا گیا اور جہان والوں میں شیطان بھی شامل ہے۔

جاء الحق ص77

اس لیے بریلویوں کو تکلیف ہے کہ یہ گستاخی ہے ہم کہتے ہیں ان گندی باتوں کا علم ماننا گستاخی ہے نہ کہ انکار۔ اس لیے کہ آپ کے جید عالم مولوی اللہ دتہ صاحب لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو وہ امور غیبیہ جن کا علم ان کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ ان کا علم عطا فرماتا ہے اور کسی کے لیے غیر ضروری معلومات مہیا کرنا حکیم اور علیم کی شان نہیں۔

تنویر الخواطر ص48

آپ کی معتبر کتاب روضۃ القیومیہ میں ہے ہزارہا علوم و معارف اس قسم کے ہیں کہ انہیں انبیاء سے منسوب کرنے سے عار آتی ہے۔

ج1۔ ص160

تو یہ بات ہمیں تو اچھی نہیں لگتی البتہ بریلوی حضرات کو اچھی لگتی ہے تو ان کی قسمت۔ الزام کا خلاصہ یہ تھا کہ یہ شیطان کے علم کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ مانتے ہیں۔ جبکہ یہ بات چور مچائے شور کے حساب سے ہے۔ کیونکہ یہ تو تم نے ہی لکھی ہے اور اپنا آپ چھپانے کے لیے ہمارے نام لگا دی جن کو اس کا وہم و گمان بھی نہیں گزرا تھا ہم تو اس کو کفر سمجھتے ہیں۔ اب سنیے !فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اوروں سے زائد ہے۔ ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔

خالص الاعتقاد ص6

یہی بات اویسی بہاولپوری نے عقائد صحابہ ص5 رسائل اویسیہ ج2 اور الیاس عطار قادری نے کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب کے ص 245 اور نعیم اللہ خان قادری نے شرک کی حقیقت کے ص132 پر نقل کی ہے۔ جس کا مطلب صاف یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کا علم اوروں سے تو زائد ہے مگر ابلیس کا علم آپ کے علم مبارک سے وسیع تو ہے مگر وسیع تر نہیں۔

2۔ مفتی احمد یار نعیمی نے معلم التقریر ص95 پر سیدنا آدم کو ابلیس کا شاگرد بنایا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ استاد کا علم طالب علم کم مان کر نہیں آتا زیادہ مانتا ہے تو پڑھنے آتا ہے۔

3۔ اور یہی مفتی صاحب نور العرفان ص730 پیر بھائی کمپنی لاہور پر لکھتے ہیں۔ شیطان نے کہا میں پرانا صوفی عابد عالم فاضل اور آدم علیہ السلام نے نہ ابھی کچھ سیکھا نہ عبادت کی۔ یعنی علم و عمل میں جناب آدم علیہ السلام سے شیطان زیادہ تھا۔

4۔ اب آپ بتائیں کہ بریلوی حضرات شیطان کے علم کو انبیاء سے زیادہ مانتے ہیں یا کم۔ مگر بدنامی کے ڈر سے یہ جرم ہم پر دھر دیا۔ وہ مثل مشہور ہے کسی علاقہ میں ناک کٹے کو حرامی کہتے ہیں۔ وہاں ایک ناک کٹا آگیا اس کو جب یہ معلوم ہوا تو جو آدمی اس کے پاس آتا اس کو حرامی کہتا۔ حالانکہ وہ ناک والے ہوتے تھے صرف اس لیے کہ یہ مجھے نہ کہیں میں پہلے ہی کہہ کے ان منہ بند کر دوں۔

ہم آخر میں اپنا نقطہ نظر المہند علی المفند سے عرض کر دیتے ہیں۔ جو عرب و عجم کی مصدقہ ہے۔

سوال: کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم واسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کے فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جا سکتا ہے ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر کا حضرت کو اس لیے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اس کی جانب توجہ نہیں فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان نہیں پیدا کر سکتا۔ جبکہ ثابت ہو چکا کہ آپ ان شریف علوم میں جو آپ کے منصب اعلیٰ کے مناسب ہیں۔ ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی شدت

التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل اور کمال کا مدار نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ کسی اپنے بچے کو جسے کسی جزئی کی اطلاع ہو گئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں بچہ کا علم اس متبحر و محقق مولوی سے زیادہ ہے جس کو جملہ علوم و فنون معلوم ہیں۔ مگر یہ جزئی معلوم نہیں اور ہم ہُدہُد کا سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ساتھ پیش آنے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں۔ کہ مجھے وہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں اور کتب حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں۔ نیز حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون و جالینوس وغیرہ بڑے طبیب ہیں جن کو دواؤں کی کیفیت و حالات کا بہت زیادہ علم ہے حالانکہ یہ بھی معلوم ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور مزے اور کیفیتوں سے زیادہ واقف ہیں تو افلاطون و جالینوس کا ان ردی حالت سے ناواقف ہونا ان کے اعلم ہونے کو مضر نہیں اور کوئی عقلمند بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر راضی نہ ہو گا کہ کیڑوں کا علم افلاطون سے زیادہ ہے۔ حالانکہ ان کا نجاست کے احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے مبتدعین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام شریف وادنیٰ واعلیٰ وافضل علوم ثابت کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ تو ضرور سب ہی کے علوم جزئی ہوں کلی آپ کو معلوم ہوں گے اور ہم نے بغیر کسی معتبر نص کے اس فاسد قیاس کی بناء پر اس علم کلی و جزئی کے ثبوت کا انکار کیا ہے۔ ذرا غور تو فرمائیے کہ ہر مسلمان کو شیطان پر فضل و شرف حاصل ہے۔

پس اس قیاس کی بناء پر لازم آئے گا کہ ہر اُمتی بھی شیطان کے ہتکھنڈوں سے آگاہ ہو اور لازم آئے گا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اس واقعہ کی جسے ہدہد نے جانا اور افلاطون و جالینوس واقف ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا گیا جس نے کند ذہن بد دینوں کی رگیں کاٹ دیں اور دجال و مفتری گروہ کی گردنیں توڑ دی ہیں۔ سو اس میں ہماری بحث صرف بعض حادثات جزئی میں تھی اسی لیے اشارہ کا لفظ ہم نے لکھا تھا تاکہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف یہ ہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ وہ کافر ہے چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے بہترے علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف ہم پر بہتان باندھے اس کو لازم ہے کہ شاہنشاہ روز جزاء سے خائف بن کر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے۔

المہند علی المفند ص 57 تا 60

مزید سنئے! بریلوی جید عالم دین مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی لکھتے ہیں:

رہی مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری مرحوم کی عبارت براہین قاطعہ جس کو مختلف جگہ کے فقروں اور ٹکڑوں کو جوڑ کر ایک کفری مضمون بنایا ہے یہ آپ کی (اعلیٰ حضرت) دستکاری کا ایک نمونہ ہے۔ کہیں کا فقرہ کہیں کاٹ کر لگا دیا اس کا سیاق وسباق غائب پھر اس میں بھی اپنی تصنیف شامل۔۔۔۔ آگے لکھتے ہیں:

مولوی نذیر احمد خان صاحب مدرس مدرسہ طیبہ احمد آباد گجرات نے اول رد

براہین قاطعہ کا لکھا تھا جس کا نام بوارق لامعہ ہے جو 1309ء بمبئی مطبع دت پرشاد سے شائع ہوا اس میں براہین قاطعہ کی اصل عبارت کا انہوں نے یہ مطلب کہیں نہ بتایا نہ اس پر حکم کفر بیان کیا۔

انکشاف حق 132

آگے لکھتے ہیں: کیا وہ ہندوستانی زبان اور اس کے محاورات کو نہ جانتے تھے یا وہ کفر واسلام کو بھی نہ پہنچانتے تھے۔ ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک براہین قاطعہ کی عبارت کا یہ مطلب ہی نہیں تھا جو آپ نے بیان فرمایا ہے۔ ورنہ وہ اس پر ضرور رد بلیغ فرماتے اور اسے احکام کفر بتاتے۔

انکشاف حق ص133

مولوی عبد السمیع رامپوری کی سنیے ! رامپوری صاحب سے جب کہا گیا کہ براہین قاطعہ کا جواب لکھیں تو انہوں نے کئی عذر کیے اور یہ بھی عذر کیا کہ مؤلف براہین قاطعہ نے بہت سے مضامین ایسے لکھ دیئے ہیں جس سے اکثر اہل اسلام متوحش اور نفوز ہو گئے اور آگے مختلف باتیں لکھیں مگر اس عبارت کا نام ونشان نہیں معلوم ہوتا ہے اس وقت کے اہل اسلام نے اس عبارت کو قابل گرفت نہ سمجھا۔

دیکھیے انوار ساطعہ ص32

آگے نظر ثانی کا عنوان قائم کر کے اس میں لکھتے ہیں: ہاں جو کوئی شبہ صاحب براہین قاطعہ کا واجب الدفع سمجھا جائے گا اب نظر ثانی (انوار ساطعہ) کی کر رہا ہوں خاص اپنی (انوار ساطعہ) میں اس شبہ کو لکھ کر حل کر دیا جائے گا۔

انوار ساطعہ 34

اگر یہ عبارت کفریہ ہوتی تو وہ ضرور اس کو بھی واجب الدفع سمجھتے مگر انہوں

نے کئی مقامات پر جوابات دینے کے باوجود اس مقام پر عبارت کو رد بالکل نہیں کیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ ہندوستان کے علماء نے بشمول رامپوری صاحب یہ عبارت قابل ردو تردید نہ سمجھی اس لیے اس کو نہ رد کیا۔ یہ صرف فاضل بریلوی صاحب کی مہربانی ہے اور عنایت ہے کہ انہوں نے تکفیر کر ڈالی۔ حسد و عناد و بغض و کینہ کی آگ میں جلتے ہوئے۔ اس وقت فاضل بریلوی نے بھی اس کو کفر نہ کہا جب اس پر تقریظ لکھی تھی۔ اور رام پوری کی ہاں میں ہاں ملائی مگر اس عبارت کی تکفیر کا کہیں بھی ذکر نہیں۔ بھذا القدر نکتفی

الزام بر حکیم الامت مجدد ملت الشاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ:

فاضل بریلوی لکھتے ہیں: اسی گنگوہی کے دم چھلوں میں سے اشرف علی تھانوی کہتے ہیں۔ اس نے ایک چھوٹی سے رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے۔ اس کی ملعون عبارت یہ ہے کہ آپ کی ذات مقدمہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے۔ یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبیی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔

حسام الحرمین ص18

اس میں گستاخی کیا ہے ہمارا یہ سوال بریلویوں سے ہے۔

وہ جواب میں لکھتے ہیں: تھانوی صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم

پاک کو ہر کس و ناکس زید و عمرو بکر بلکہ مجنون پاگلوں جانوروں کے علم سے تشبیہ دی یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو ان کے مساوی بتایا اور اس پر فریقین کا اتفاق ہے کہ ان دونوں باتوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی توہین اور تحقیر ہے۔

مسئلہ تکفیر اور امام احمد رضا ص34

خلاصۃ الکلام یہ ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گھٹیا تشبیہ دینا یا آپ کے علم کو گھٹیا چیزوں کے برابر کہنا توہین و گستاخی ہے۔ اب ہم سے سنیئے! حضرت حکیم الامت کی عبارت میں نہ تو آپ علیہ السلام کے علم مبارک کو جانوروں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور نہ ہی ان کے برابر کیا گیا ہے۔

آیئے! بریلویوں کے جید عالم مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی کی سنیئے وہ اسی عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

جناب ابھی تک آپ یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ اس عبارت میں آپ کے نزدیک تشبیہ ہے یعنی معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو ان مذکورہ اشیاء کے علم کے ساتھ تشبیہ ہے یا برابری (کیونکہ ابھی گزر چکا ہے کہ بریلوی کہتے ہیں یا تشبیہ ہے یا برابری)

فاضل بریلوی نے تو برابری کے معنی متعین کیے ہیں۔ چنانچہ اس کا ترجمہ عربی میں مثل کے ساتھ کیا ہے۔

مگر جناب کو ان کے بیان کئے ہوئے معنی میں تردد ہے جب ہی تو یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ تشبیہ دی یا برابر کر دیا۔ نعوذ باللہ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مولوی اشرف علی

صاحب کی عبارت میں نہ تشبیہ ہے نہ برابری لفظ ایسا نہ تشبیہ کے لیے متعین ہے نہ برابری کے لیے یہ فاضل بریلوی کی خوبی فہم ہے کہ اپنی رائے سے مقرر کر کے اس پر احکام کفر لگا دیئے۔

سنیئے! اہل زبان ہندوستان کے یہاں لفظ ایسا ہر جگہ تشبیہ کے لیے ہی نہیں بولا جاتا ہے ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ زید نے ایسا گھوڑا خریدا ہے۔ جو اس کو پسند آیا یا زید نے ایسا کام کیا جس سے سب لوگ خوش ہو گئے۔ کہیے کہاں دونوں مثالوں میں لفظ ایسے کے معنی تشبیہ یا برابری کے لیے کب ہوئے پھر چند سطور کے بعد لکھتے ہیں۔

اگر مولوی شریف الحق صاحب کے بقول تشبیہ ہے تو تشبیہ میں مشبہ و مشبہ بہ میں برابری کیا لازم ہے اہل فن کا مقررہ قاعدہ ہے کہ مشبہ بہ مشبہ سے اقوی ہوتا ہے۔ خلیفہ معتمد باللہ کی مدح میں جو اس مداح حسان مصیصی شاعر اندلس نے کہا تھا۔

کان ابوبکر ابو بکر الرضی
وحسان حسان وانت محمد

یعنی اے ممدوح تیرا وزیر ابو بکر ابن زیدون ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مانند ہے اور تیرا مداح شاعر حسان مصیصی حسان بن ثابت مداح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ہے اور تو خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ہے۔

اس پر بعض شارحین شفا نے کہا تھا کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر معتمد باللہ کو حسان شاعر نے کہ دیا ہے اس پر علامہ خفاجی نے شرح شفا میں اور

علامہ علی قاری نے اپنی شرح شفامیں اعتراض فرمایااور تشبیہ کی بناء پر دعویٰ برابری کو خلاف قاعدہ مقررہ اہل فن قرار دیا۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں فرمایا کہ ان شارحین کے کلام کو نہ ذکر کرنا ہی بہتر ہے۔ علامہ علی قاری نے فرمایا یعنی اس شعر حسان مصیصی پر شارحین نے مصنف کی تبعیت میں طویل کلام کیا ہے لیکن کلام اشکال سے خالی نہیں اس لیے کہ تشبیہ سے مشبہ بہ کے ساتھ کمال میں برابری لازم نہیں آتی بلکہ قاعدہ مقرر ہے کہ مشبہ بہ اقوی ہوتا ہے۔ سارے حالات میں۔ الخ............

اس میں تصریح ہے کہ تشبیہ میں برابری نہیں ہوتی اگر کسی اعلیٰ درجہ کی چیز کو کسی ادنیٰ درجہ کی چیز سے بغرض سمجھانے مخاطب کو تشبیہ دے دی جائے تو اس کو توہین و تنقیص نہیں کہا جا سکتا۔

صحیح بخاری شریف میں حدیث موجود تھی: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ آپ پر وحی کس طور سے آتی ہے۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی کبھی مجھ پر وحی مثل گھنٹہ کے آواز کے آتی ہے۔

غور کیجئے کہ اس حدیث شریف میں وحی الٰہی کے نزول کو گھنٹہ کی آواز کے مثل فرمایا یعنی گھنٹہ کی آواز سے تشبیہ دی ہے حالانکہ گھنٹہ کی آواز کو حدیث شریف میں شیطانی آواز فرمایا گیا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ:

جس قافلہ میں گھنٹہ ہوتا ہے اس قافلے میں رحمت کے فرشتے نازل نہیں

ہوتے کیا معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے توہین وحی فرمائی؟

انکشاف حق ص128تا 130

پھر آگے لکھتے ہیں: جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم کی پیدائش اور تمام عالم کی بقا کا سبب مان رکھا ہے اور تمام علوم عالیہ شریفہ لوازم نبوت کا جامع مان رہا ہے۔ کیا معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کی برابری زید عمرو مجانین۔ و بہائم وحیوانات کے علم سے کرے گا۔

افسوس عقل و انصاف کو ترک کر دینا اور اپنی انفرادی رائے کو تمام اہل علم کی رائے پر ترجیح دے دینا جبکہ مصنف خود اپنی عبارت کے لیے اس مضمون کا انکار صریح کر رہا ہے اور دوسرے اہل علم بھی اس خبیث مضمون کو اس عبارت کے لیے نہیں مانتے اس پر بھی وہی کہنا دین و دیانت کے خلاف نہیں تو اور کیا ہے۔

انکشاف حق ص131

قارئین ذی وقار! مفتی خلیل احمد صاحب قادری برکاتی نے صاف کہہ دیا ہے کہ اس عبارت میں حکیم الامت نے نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک علم کو چوپاؤں کے برابر کہا ہے اور نہ ہی تشبیہ دی ہے۔

اور ہم بھی یہی کہتے ہیں اور یہی بات حکیم الامت نے بھی ارشاد فرمائی کہ لفظ ایسا مطلق بیان کے لیے بھی آتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اللہ ایسا قادر ہے اب یہاں نہ تشبیہ ہے اور نہ برابری۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ گفتگو حکیم الامت رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم مبارکہ کے متعلق نہیں کر رہے بلکہ وہ تو لفظ عالم الغیب پر گفتگو کر رہے ہیں کہ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب بعض علم کی وجہ سے کہا جاتا ہے تو

پھر تو ہر ایک کو کہنا چاہیے کیونکہ ہر ایک کے پاس کچھ نہ کچھ معلومات ہوتی ہے جو کہ بعض علم کہلاتی ہے۔ آخری جملہ جو فاضل بریلوی نے اڑادیا اس سے یہ بات مفہوم ہو رہی تھی وہ ٹکڑا یہ ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہوتی ہے اگر ٹکڑا لکھ دیا جاتا تو ہر آدمی اس ٹکڑے کو دیکھ کر بات سمجھ لیتا ہے کہ لفظ ''ایسا علم'' سے نبی پاک علیہ السلام کے علم مبارک کی طرف اشارہ نہیں بلکہ اس آخری ٹکڑے والے علم کی طرف اشارہ ہے۔ مگر فاضل بریلوی تو فاضل تھے۔

اور دوسری خیانت فاضل نے یہ کی کہ ایک ٹکڑا اور عبارت کا آخر سے اُڑادیا جو یہ تھا کہ تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے تا کہ لوگوں کا دماغ اس طرف نہ جائے کہ بات اس پر ہو رہی ہے کہ آپ علیہ السلام کو عالم الغیب کہا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اب ٹکڑا اُڑانے سے لوگوں کو دھوکہ دیا کہ بات آپ علیہ السلام کے علم مبارک کی ہو رہی ہے۔ القصہ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے مشورہ دیا کہ بے دین لوگ آپ کی تحریر کی وجہ سے عوام کو دھوکہ دیتے ہیں عبارت اگرچہ ٹھیک ہے مگر اس کو بدل دیا جائے تو کیا حرج ہے۔ تو آپ نے اس مشورہ کو قبول کر کے عبارت کو بدل دیا، اب عبارت یوں ہے:

اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیا تخصیص مطلق بعض علوم تو غیر انبیاء کو بھی حاصل ہیں تو چاہیے سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔

تغیر العنوان ص13

مگر بریلویت وہیں کھڑی ہے۔ اب بریلویت کے گھر میں چلتے ہیں۔ انہوں

نے لفظ ایسا سے دو الزام لگائے۔

1۔ تھانوی صاحب نے آپ کے علم مبارک کو جانوروں کے علم سے تشبیہ دی۔

2۔ ان کے برابر علم کہا اب ہم بھی بریلوی لوگوں کے گھر سے ایسے الفاظ لاتے ہیں اور پھر دنیا کے غیر جاندار اور سمجھ دار لوگوں کو دعوت فکر دیں گے کہ اگر ہمارے لیے یہ اصول ہے تو ان کے لیے کیوں نہیں۔

1۔ مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

کسی کو الو گدھا کہہ دو تو وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے اور حضرت قبلہ و کعبہ کہہ دو تو خوش ہوتا ہے حالانکہ الو گدھا بھی مخلوق ہیں اور قبلہ و کعبہ بھی ایسے ہی خالق کے مختلف ناموں میں مختلف تاثیریں ہیں۔

اسرار الاحکام ص52

اب دیکھیے لفظ "ایسے ہی "کو وہ کہہ رہے ہیں جیسے کسی کو الو گدھا کہہ دیا جائے تو اثر پڑتا ہے ایسے ہی خدا کے ناموں سے دم وغیرہ کرنے میں بھی اثر ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے اثر میں خدا کے نام اور اُلو گدھا کے ناموں کو برابر نہیں کیا اور کیا ایسی گھٹیا چیز سے تشبیہ دے کر ان کا ایمان باقی رہا۔ مگر بریلویت کو سانپ سونگھ جائے جو اس عبارت کا جواب دینے کی کوشش کریں۔

2۔ یہی مفتی صاحب اور جگہ لکھتے ہیں: انبیاء نے اپنے آپ کو ظالم ضال خطاوار وغیرہ فرمایا ہے اگر ہم یہ لفظ ان کی شان میں بولیں تو کافر ہو جائیں ایسے ہی حضور سے فرمایا گیا اپنے کو بشر کہو۔

نور العرفان ص802، کتب خانہ نعیمی لاہور

تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں مفتی احمد یار نعیمی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی

بشریت کو ظلم اور گمراہی کے برابر کہا ہے یا اس سے تشبیہ دی ہے؟ جو فتویٰ حکیم الامت حضرت تھانوی پر لگاتے ہو وہ مفتی احمد یار نعیمی پر بھی لگاؤ۔

3۔ یہی مفتی اور جگہ لکھتے ہیں: جب لاٹھی سانپ کی شکل میں ہو گی تو کھائے گی پیئے گی مگر ہو گی لاٹھی یہ کھانا پینا اس کی اس شکل کا اثر ہو گا ایسے ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور ہیں جب بشری لباس میں آئے تو نوری بشر تھے۔ یہ کھانا پینا نکاح وفات اسی بشریت کے احکام ہیں۔

نور العرفان ص805 کتب خانہ نعیمی لاہور

کیوں شریف الحق امجدی صاحب: یہاں بھی لفظ ایسے آیا ہوا ہے تو کیا آپ کے اصول سے یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کو سانپ سے تشبیہ نہیں دی جا رہی کیا یہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت مبارک کو سانپ کے برابر نہیں کہا جا رہا۔ یہاں آپ خاموش کیوں ہیں کیا وہ فتوے اور اصول ہمارے لیے ہی ہیں یا یہاں بھی کچھ توجہ فرمائیں گے۔

اور یہ بات گزر چکی ہے کہ حفظ الایمان کی عبارت پر سب سے پہلے مناظرہ مولوی احمد رضا اور مولانا عبد الباری فرنگی محلی کے مابین ہوا۔ جس میں بڑی ذلت سے فاضل بریلوی کو دوچار ہونا پڑا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے

انوار مظہریہ ص292

اس وقت حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب نے حامد رضا کے اعلان پر کہ اگر یہ ہمارے متعلق ہوتی تو ہم اس پر عدالت میں درخواست دائر کرتے اور ہتک عزت کا پرچہ ان پر کروایا جاتا۔ یہی عبارت حامد رضا خان کے نام سے لے کر اپنے رسالے میں چھاپ دی مگر بریلویت کو سانپ سونگھ گیا۔ آج بھی کوئی بریلوی اپنی ضد

پر اڑا رہے تو اس کے نام سے یہ عبارت لکھ سکتے ہیں۔

ایک اور مثال:

مولوی اشرف سیالوی لکھتا ہے: وہاں سب لوگوں نے اللہ رب العزت کے سوال الست بربکم کے جواب میں بلی کہا تھا لیکن یہاں کوئی شداد کوئی فرعون کوئی ہامان اور ابو لہب بن گئے اس کی وجہ یہی ہے کہ عالم ارواح و عالم اجساد کا معاملہ مختلف ہے اسی طرح نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح میں ملائکہ و انبیاء کے نبی تھے لیکن یہاں نہ کوئی ملک نہ نبی پھر آپ نبی کس کے تھے۔

نبوت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ص62

بریلویوں حضرات سے ہمارا سوال یہ ہے کہ یہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تمثیل فرعون وہامان سے نبی دی جارہی۔ جس سے بریلوی مسلک کے لوگ بھی کہہ اُٹھے۔

آپ نے بڑی دیدہ دلیری سے اور بے باکی سے سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم ارواح میں نبی ہونے اور بقول آپ کے عالم اجساد میں تقریباً 40 سال تک نبی نہ ہونے کا موازنہ حکم خداوندی کے مطابق جانوروں سے بھی بدتر کفار بلکہ کفار کے سرداروں کے کفر سے کر دیا۔

نبوت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہر آن لحظہ ص 62، 63

اس تشبیہ و برابری پر کیا بریلوی علماء نے اس کو کافر کہا اگر نہیں تو کیوں ؟ ایک اور مثال:

فاضل بریلوی سے ایک سوال ہوا کہ ایک عالم نے اپنے وعظ میں

کہا۔ "اے مسلمانوں آپ لوگوں کو سمجھانے کے لیے ایک مثال دیتا ہوں اس کے بعد آپ لوگ خیال کریں کہ قوت ایمانی میں کہاں تک ضعیف ہو گیا ہے۔ دیکھو کسی حاکم کا چپراسی سمن لے کر آتا ہے۔ تو اس کا کس کا قدر خوف ہوتا ہے۔ حالانکہ حاکم ایک بندہ مثل وشما سمن آدھے پیسے کا کاغذ جس میں معمولی مضمون ہوتا ہے۔ چپراسی 6،5 روپے کا ملازم ہوتا ہے۔ مگر حالت یہ ہوتی ہے کہ اس کے خوف کے مارے لوگ روپوش ہو جاتے ہیں لاچاری سے لینا ہی پڑتا ہے بعدہ وکیل کی تلاش اور روپے کا صرف کرنا کذا و کذا اور اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین کہ وہم بھر میں تہہ وبالا کر سکتا ہے۔ اس کا حکم نامہ قرآن پاک ومقدس کہ جس کے ایک ایک حرف پر دس بیس تیس نیکی کا وعدہ ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے۔ الخ.........

الجواب: حاش للہ اس میں نہ تشبیہ ہے نہ تمثیل نہ اصلا معاذ اللہ توہین کی بو۔

فتاویٰ رضویہ ج15، ص150

اب دیکھیے مولوی واعظ صاحب کہہ بھی رہے ہیں کہ ایک مثال دیتا ہو اور اس میں اس نے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال چپراسی سے دی ہے۔ مگر فاضل بریلوی نے چونکہ اپنا آدمی تھا اس لیے یہ کہہ دیا کہ کوئی تشبیہ وتمثیل نہیں حالانکہ وہ کہہ رہا ہے کہ میں مثال دیتا ہوں۔ اس آدمی نے تمثیل مانی بھی ہے مگر نہ اس مثال میں چپراسی سے آپ علیہ السلام کی برابری تسلیم کی جاتی ہے۔ اور نہ تشبیہ۔

تو ہم بھی یہی کہتے ہیں ہماری مثال میں اس قسم کی گفتگو نہیں۔ اگر یہ گستاخی نہیں تو پھر ہماری کیوں ہے۔ کیا اسی وجہ سے ہے کہ ہم نے دین خالص لوگوں کو سنایا جس سے تمہیں تکلیف ہوئی۔ ایک اور مثال:

اصل میں توہین اور گستاخی بریلویت میں بہت ہے مگر چور بھی کہے چور چور کا اصول اپنا کر انہوں نے اپنی گستاخانہ عبارات اور توہین پر عشق و محبت کے مدعی ہونے کی چادر اوڑھ رکھی ہے اور علماء کرام اس فرقہ کی کتب کو جاہل و مجہول سمجھ کر پڑھتے نہیں اور جو بریلویت کو پڑھتا نہیں وہ ان کی گستاخیوں پر مطلع کیسے ہو گا۔

اس لیے علماء کرام سے گزارش ہے کہ ان کی کتب کو پڑھیں اور پھر فیصلہ فرمائیں کہ یہ لوگ گستاخ ہیں یا عاشق۔

ایک اور طرز سے:

بریلوی اس حفظ الایمان کی عبارت پر اعتراض کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کو تشبیہ دی گئی ہے جانوروں کے علم کے ساتھ تو یہ بات برابری کو لازم کرنے والی ہے۔ یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کو جانوروں کے علم سے تشبیہ دینے کی وجہ سے یہ لازم آتا ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا علم مبارک جانوروں کے علم کے برابر ہے۔ یہ بات احمد رضا خان کی کتب کو دیکھ کر سمجھ آتی ہے۔ تو جواباً عرض یہ ہے کہ ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی اور خلیل احمد رانا جیسے بریلوی اسکالر کا عقیدہ و نظریہ تو یہ ہے کہ:

مشابہت سے مساوات بھی لازم نہیں آتی چہ جائے کہ مشبّہ کی برتری کا قول کیا جائے۔

افضیلت غوث اعظم دلائل و شواہد ص86

تو معلوم ہو گیا کہ فاضل بریلوی نے بہت بڑی زیادتی کی ہے۔ جو کہ قابل معافی جرم نہیں اور یہی جرم اس کے ایمان کو کھا گیا کہ وہ خود اپنے فتویٰ کفر میں بری

طرح پھنس گیا جیسا کہ آپ اجمالی نظر میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

مفتی عبد المجید خان سعیدی لکھتے ہیں: مثال محض تفہیم کے لیے ہوتی ہے مساوات کے لیے نہیں۔

کنزالایمان پر اعتراضات کا آپریشن ص186

مفتی حنیف قریشی کہتے ہیں: تشبیہ اور استعارہ سے مشبہ و مشبہ بہ کی برابری سمجھنا پرلے درجے کی حماقت وجہالت ہے۔

ص 539، روئیداد مناظرہ گستاخ کون

مولوی ابو کلیم محمد صدیق فانی لکھتا ہے: مثال کے بیان سے مقصد کسی بات کو عام فہم انداز میں بیان کرنا مقصود ہوتا ہے یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ جس چیز کے لیے مثال دی جارہی ہے۔ مثال اس کا عین ہے اور ہو بہو اس پر صادق آتی ہے۔

محدث حافظ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں: انہ لا یلزم تشبیہ الشیء بالشیء مساواتہ لہ۔

المنار المنیف ص60 طبع بیروت

(یعنی کسی شے کو کسی سے تشبیہ دی جائے تو یہ لازم نہیں آتا کہ یہ شے اس کے برابر ہے)

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: تشبیہ اور استعارہ سے مشبہ اور مشبہ بہ سے برابری سمجھنا پرلے درجے کی حماقت (بے وقوفی) ہے۔

آئینہ اہلسنت ص 390

مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں: مثال میں صرف وجہ تمثیل کا لحاظ ہوتا ہے جملہ امور میں اشتراک نہیں ہوتا۔

حاشیہ مناظرہ جھنگ ص52

بلکہ مولانا لکھنوی نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ کبھی تشبیہ ناقص کے ساتھ مجرد

تفہیم کے واسطے ہوتی ہے۔

مجموعہ فتاوی اردو ج1ص20

ایک اور طرز سے بریلوی عالم کا اعتراض:

بریلوی علامہ سردار احمد فیصل آبادی لکھتے ہیں: اس ناپاک عبارت میں حضور پرنور شافع یوم النشور کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، جانوروں چارپاؤں کے علم سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے۔

دیوبندی سے لاجواب سوالات ص 183، 184

یعنی گھٹیا اشیاء کے ساتھ تشبیہ دینا گستاخی و توہین و کفر ہے۔ جیسا کہ جید بریلوی عالم اور بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

آپ کی شان میں ہلکی مثالیں دینا کفر ہے۔

ملخصاًنور العرفان ص 345

اب آیئے دوسری طرف:

ہم پہلے بھی چند مثالیں لکھ آئے ہیں کچھ اور بھی عرض کر دیتے ہیں:

بریلویت ملت کے قائد مولوی اشرف سیالوی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی مثال کافروں سے دیتے ہیں اور ان کی اس بات پر بریلوی علماء بھی بہت نالاں ہوتے ہیں۔

مثلاً مفتی عبد المجید خان سعیدی لکھتے ہیں: مصنف تحقیقات نے جو حدیث ”لا یقاس بنا احد“ سے انحراف کرتے ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت والا معاملہ کافروں، مشرکوں اور منافقوں سے ملا کر جس سوئے ادبی کا ارتکاب کیا ہے وہ اس پر

مستزاد ہے حالانکہ نبوت جب سلب سے پاک ہے اور سلب نبوت محال ہے تو اسے غیر نبی اور وہ کافر، مشرک اور منافق کے کفر و شرک اور نفاق سے ملا دینا اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ سلب نبوت کے قائل نہ ہوتے تو یہ بات کبھی منہ سے نہ نکالتے اور گندی تشبیہ سے پرہیز کرتے۔

سندیلوی کا چیلنج منظور ہے ص 34

مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں: نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس بشری نسبتاً کثیف تھا اس لیے اس کثافت کو بار بار کے شق صدر اوار چلہ کشی وغیرہ کے ذریعے جب لطیف کر دیا گیا تب آپ کو یہ منصب سونپا گیا اس حقیقت کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ دوپہر کے سورج کے آگے سیاہی مائل اور دبیز تہہ والا بادل۔

ملخصاً تحقیقات ص204

اس پر تبصرہ کرکے سعیدی صاحب لکھتے ہیں: مصنف تحقیقات نے حضور کے چالیس سال کی عمر شریف تک بالقوہ بمعنی صلاحیت و استعداد نبی ہونے سے بھی صاف انکار کیا ہے اور آپ کی بشریت مقدسہ و مطہرہ منورہ ازکی و اطیب کو کثیف قرار دے کر اسے موٹی تہہ والے سیاہ بادل سے تشبیہ دی ہے جو سخت سوء ادبی ہے۔

سندیلوی کا چیلنج منظور ہے۔ 47

مفتی احمد یار نعیمی کو بھی دیکھیے اور اس کی دلیری کو بھی مد نظر رکھیے کہ ام البشر سیدہ حواء علیہا السلام کے متعلق کیا تشبیہ دیتا ہے، کہتا ہے: حضرت حوا کو حضرت آدم کے جسم سے بغیر نطفہ بنایا دیکھو انسان کے جسم سے بہت سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں مگر وہ اس کی اولاد نہیں کہلاتے۔ نور العرفان ص 93، النساء آیت نمبر 1

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں: ظاہری صورت کی یکسانیت دیکھ کر اولیاء انبیاء کو اپنا مثل نہ

سمجھو نیم اور بکائن کا درخت یکساں معلوم ہو تا ہے مگر پھلوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

نور العرفان ص 169، سورۃ الانعام آیت نمبر 99

یہاں انبیاء و اولیاء کو تشبیہ بکائن کے درخت سے دی ہے جو بہت کڑوا درخت ہو تا ہے۔

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں: بھڑ اور شہد کی مکی ایک ہی پھول چوستی ہیں مگر یہ پھول کا رس بھڑ کے پیٹ میں پہنچ کر زہر اور شہد کی مکھی کے پیٹ میں پہنچ کر شہد بنتا ہے ایسے ہی ہمارا کھانا غفلت کا باعث ہے اور انبیاء کی خوراک نورانیت کے ازدیاد کا ذریعہ ہے۔

نورالعرفان ص 414، سورۃ المومنون آیت نمبر 32

لفظ "ایسے ہی" بھی موجود ہے جو بریلوی اصول میں برابری اور تشبیہ دونوں کے لیے آتا ہے اور جن بریلویوں کے نزدیک صرف تشبیہ کے لیے آتا ہے وہ بھی دیکھیں کہ انبیاء کرام کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دی گئی ہے جو کہ بریلوی اصول سے گستاخی بنتی ہے۔ آگے چلئے:

مفتی صاحب لکھتے ہیں :سانپ اور بھینس اگرچہ اللہ کی مخلوق ہے اس کی روزی کھاتے پیتے ہیں۔ مگر سانپ کے پاس زہر ہے اور بھینس کے پاس دودھ۔ اس لیے آپ سانپ کو مارتے ہیں اور بھینس کی خدمت کرتے ہیں۔ ایسے ہی کفار کے پاس کفر کا زہر ہے اور حضرات انبیاء، اولیاء، علماء کے پاس ایمان کا دودھ۔

تفسیر نعیمی ج3، ص 364، سورۃ آل عمران آیت نمبر 33

مفتی صاحب کا ایک اور ظلم ملاحظہ فرمائیں: جیسے ایک ہی رحم سے مختلف اولاد پیدا ہوتی

ہے ایسے ہی ایک ہی تعلیم سے مریدین کے مختلف حالات ہوتے ہیں نگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی تھی۔ مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے درجات مختلف۔

تفسیر نعیمی ج 3، ص243، سورۃ آل عمران آیت نمبر6

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں: سچے مرید کا قلب گویا رحم ہے اور شیخ کامل کی نگاہ گویا نطفہ۔

اتنی حقیر چیزوں سے نبی پاک اور انبیاء علیہم السلام کو تشبیہ دینے والا کیا بریلوی اُصول کی رو سے گستاخ نہیں۔

میں بریلوی مناظرین سے پوچھوں گا کہ سیالوی کی تشبیہات کا گھٹیا ہونا تم بھی مانتے ہو کیا اسے کافر و گستاخ اپنے سردار احمد کے فتوے سے کہتے ہو یا نہیں۔

اور اگر اس اصول سے حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کو معافی نہیں تو مفتی احمد یار نعیمی کو معافی کیوں جو انبیاء کو تشبیہ کبھی بھینس سے اور کبھی کسی سے دیتا ہے۔ اسے معافی کیوں ہے۔ بریلوی اکابرین نے اس کے خلاف کتنی کتابیں لکھی ہیں؟ آخر کیوں معافی دی۔ بریلوی حضرات شیر مادر سمجھ کر اور گیارہویں کا ٹھنڈا میٹھا دودھ سمجھ کر ان سوالات کو ہضم تو کرسکتے ہیں جواب نہیں دے سکتے۔

آخری بات:

بریلوی حضرات ایک اشکال لاینحل سمجھ کر کرتے ہیں اور ان کے بڑے بڑے اکابر نے یہ اشکال اپنی کتب میں لکھا ہے کہ:

مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی کا کہنا ہے کہ لفظ ''ایسا'' تشبیہ کے لیے نہیں ہے بلکہ معنی میں ''اتنا'' یا ''اس قدر'' کے ہے۔ البتہ اگر تشبیہ کے معنی میں ہوتا تو توہین نبوت ہوتی جو موجب کفر ہے اور مولوی ٹانڈوی کا کہنا ہے کہ لفظ ''ایسا'' تشبیہ کے لیے

ہے اگر معنی میں "اتنا" یا "اس قدر" کے ہوتا تو توہین رسالت ہوتی ہے۔ جس سے یہ کفر لازم آتا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ مولوی مرتضیٰ کی تاویل کی بناء پر مولوی حسین احمد پر کفر لازم آتا ہے اور مولوی حسین احمد کی تاویل و توجیہہ کے پیش نظر مولوی مرتضیٰ کافر ہوتے ہیں۔

خون کے آنسو ص 132۔ مصدقہ مصطفی رضا خان بریلوی

بریلوی حضرات نے جو تحریر لکھی ہے تو ان عبارات کا مطلب بریلوی سمجھے نہیں۔ وہ اس لیے کہ عبارات عقل سے سمجھ آتی ہیں اور یہ سب بھیڑیں ہیں جیسا کہ وصایا شریف میں فاضل بریلوی نے تصریح کر دی ہے اور دنیا جانتی ہے کہ جانوروں میں بھیڑ کو بے وقوف ترین جانور سمجھا جاتا ہے بلکہ دنیا والے بے وقوف لوگوں کو بھیڑ بھی کہتے ہیں۔

خیر ہم عرض بھی کر دیتے ہیں کہ کبھی تو اس کنوئیں سے نکل کر باہر آجائیں گے اور سمجھ لیں گے:

مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری اور مولانا منظور نعمانی رحمہم اللہ نے جو یہ کہا کہ "ایسا" کو تشبیہ کے لیے ماننا کفر ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مقدار کو تشبیہ دینا جو آپ علیہ السلام کے علم کی مقدار ہے۔ چوپاؤں وغیرہ کے علم سے تو یہ برا ہے۔

یعنی وہ مقدار جو آپ کے علم مبارک کی ہے ویسی مقدار تو چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کہنا تو یقیناً کفر و الحاد ہے۔

اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ نے لفظ "ایسا" کو جو اتنے اور اس قدر کے معنی میں لینا کفر بتایا ہے تو ان کی مراد بھی یہی ہے کہ جو یہ کہے کہ جتنا علم سرکار طیبہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو ہے اتنا اور اسی قدر اور اسی مقدار میں چوپاؤں کو بھی حاصل ہے۔ تو یہ کفر وتوہین ہے اب سب حضرات کی باتوں کا نتیجہ و مقصد یہ ہے کہ لفظ ''ایسا'' کو تشبیہ کے لیے مانو یا ''اتنا'' اور ''اس قدر'' کے معنی میں مانو اگر مقصد یہ ہے کہ جتنی مقدار نبی پاک علیہ السلام کے علم مبارک کی ہے ویسی مقدار جانوروں کے علم کی ہے یا جتنی مقدار نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کی ہے اتنی مقدار جانوروں وغیرہا کے علم کی ہے تو کفر ہے۔

اب آپ دیکھیے : کہ نہ تو فتویٰ شیخ العرب والعجم حضرت مدنی پر آیا اور نہ حضرت چاند پوری و نعمانی رحمہم اللہ پر لگتا ہے بلکہ دھوکا دینے والے رضاخانی حضرات پر لگتا ہے۔ تفصیل کے لیے جہنم کی بشارت کو ملاحظہ فرمائیے

ہم نے ضرورت کے بقدر بحث کر دی ہے اگر اور ضرورت محسوس ہوتی تو پھر مزید بھی لکھ دیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ وصلی اللہ وسلم علی حبیبہ سیدنا ومولانا محمد والہ واصحابہ اجمعین

☆☆☆